MILTON'S PARADISE REGAINED

IN URDU
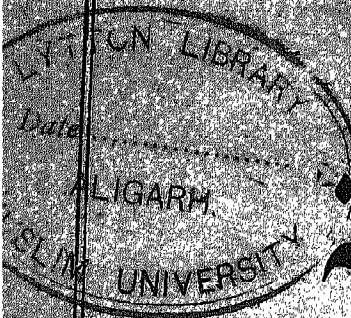
فردوس باز یافتہ

از
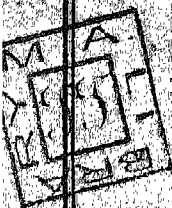
بابو ... چرن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ

سنہ ۱۹۲۲ء

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

منشی نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپکر شائع ہوا

بار اول ۵۰۰ جلد　　جملہ حقوق محفوظ ہیں　　قیمت فی جلد ۸/

فہرست مضامین
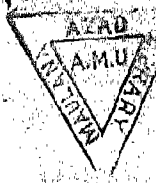
دیباچہ

بسنہ ۱۹۱۴ء مین ہمارے قابل سخن سنج دوست مسٹر عیسلی چرن صدا نے جادو بیانِ انگلستان ملٹن کی مشہور مثنوی پیراڈائز لاسٹ کا ترجمہ "فردوسِ گم شدہ" میرے دیباچے کے ساتھ شائع کیا تھا میری امید کے مطابق پبلک نے اُسکی قدر اور لایق مترجم کی حوصلہ افزائی کی - چنانچہ ہمارے معزز دوست نے اب ملٹن کی دوسری مثنوی "پیرسے ڈائزری گینڈ" کا ترجمہ بھی "فردوس بازیافتہ" کے نام سے مکمل کردیا اور اُسے پبلک کی پُرشوق آنکھون کے سامنے پیش کرتے ہین -

یہ دو تون مثنویان مذہبی رنگ مین ڈوبی ہوئی ہین - پہلی مین اسرائیلیت ملی ہوئی مسیحیت تھی اور دوسری مین خالص مسیحیت ہے - پہلی کتاب زیادہ تر عہدِ عتیق یعنی توراۃ اور دیگر سابقہ کتب سماویہ سے ماخوذ تھی اور یہ زیادہ تر عہدِ جدید یعنی انجیل سے ماخوذ ہے - پہلی مین رحمٰن و شیطان کا مقابلہ اور فردوس کا انسان کے ہاتھ سے چھن جانا تھا اور اس دوسری مین حضرتِ مسیحؑ کے طفیل مین شیطان کا شکست پانا اور انسان کا پھر جنت کو پالینا ہے -

اس دوسری مثنوی کے بغیر پہلی مثنوی دراصل ناقص تھی - لہذا ہم مسٹر صدا کے شکرگذار ہین کہ اُنھون نے ہمارے اُردو لٹریچر کی اس کمی کو پورا کردیا - مین ملٹن کے حالات و کمالات فردوسِ گمشدہ کے دیباچہ مین لکھ چکا ہون اب اس دوسری مثنوی فردوسِ بازیافتہ کے دیباچے مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مکرم اور قابل دوست مسٹر صدا کے حالات لکھکر اُن کو اپنے دوستون سے روشناس کراؤن -

آپ اکبرآباد (آگرہ) کے ایک معزز کایستہ خاندان مین یکم اپریل سنہ ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئے اور دیبی پرشاد نام ہوا جس حساب سے فی الحال آپ کی عمر ۵۱ سال کی ہے - آپ کے والدِ بزرگ منشی اجودھیا پرشاد ایک معزز وکیل تھے اور پرانے مشرقی لٹریچر کے قدردان - اسی کا نتیجہ تھا کہ مسٹر صدا نے بچپن مین سب سے پہلے ایک قدیم مذاق کے مشرقی مکتب مین فارسی کی تعلیم پائی - سنہ ۱۸۸۱ء مین پدرِ بزرگوار نے

... کالج میں مسٹر ہربرٹ نام ایک پرجوش مسیحی سے اُن
کچھ قرابت بھی تھی۔ چنانچہ اُن سے دینِ مسیحی کی تعلیم سرگرمی و شوق کے ساتھ حاصل کرنے لگے اور دینِ
عیسوی کی تمام مقدس کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اس مذہبی تعلیم کا ایک ہی سال میں یہ اثر ہوا کہ ۶ اگست
۱۸۸۵ء کو پادری جی۔ اے۔ پارجیٹر صاحب پرنسپل سینٹ جانس کالج کے ہاتھ سے اصطباغ پاکر
دینِ مسیحی اختیار کر لیا۔ اور بجائے دیبی پرشاد کے عیسٰی چرن مسیحی نام رکھا گیا۔

تبدیلِ مذہب کے ساتھ ہی آپ مشن کی سرپرستی میں تعلیم کے لئے گورکھپور بھیج دیئے گئے اور آپ کے
بڑے بھائی صاحب نے جو اب قانوناً آپ کے ولی و مربی تھے۔ پادری پارجیٹر پر دعویٰ دائر کر دیا کہ
اُنھوں نے میرے نابالغ بھائی کو مسیحی بنا کر غائب کر دیا ہے لہٰذا میرا نابالغ بھائی میری تولیت میں واپس
دلایا جائے۔ جوائنٹ مجسٹریٹ گورکھپور مسٹر میکلاوڈ نے دعوے کو اس بنا پر خارج کر دیا کہ نابالغ اتنا ناسمجھ
نہیں ہے کہ اپنے نیک و بد کا امتیاز نہ کر سکے اور جب وہ اپنے بھائی کی تولیت میں رہنا بھی نہیں پسند کرتا
تو اُس کو مجبور کر کے بھائی کی ولایت میں نہیں دیا جا سکتا۔

اس جھگڑے کی یکسوئی ہونے کے بعد آپ بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ متصل ضلع امرتسر میں جو محض مسیحی طلبا کا
مدرسہ ہے تعلیم کیلیے بھیجے گئے۔ یہیں سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اور یہیں پہلے پہل آپ کے
دل میں اُردو شاعری کا شوق پیدا ہوا جس کی محرک یہ چیز ہوئی کہ ۱۸۸۶ء میں آپ کی ایک شفیق اُستانی
اور مربیہ مس ٹکر صاحبہ نے ایک نمائش کی اسی کے سلسلہ میں ایک انگریزی نظم اُردو نظم میں ترجمہ
کرنے کیلیے پیش طلبہ کو دی [illegible] بھی تھے۔ آپ کا ترجمہ مس صاحبہ موصوفہ کو پسند آیا۔ اور اُسکے
صلے میں اُنھوں نے آپ کو انعام دیا۔ اُردو فارسی کا ذوق مکتب کی ابتدائی تعلیم نے پیدا ہی کر دیا تھا
اس انعام نے اس ذوق و شوق کو تازہ کر دیا۔

بورڈنگ ہاؤس میں اردو دیوانوں کا پڑھنا مخربِ اخلاق سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا آپ نے اُردو شعر و
سخن کی اُن کتابوں کی طرف توجہ کی جو وہاں کے کتب خانوں میں موجود تھیں مثلاً آبحیات وغیرہ۔ اُنھیں [illegible]
لے لے کر پڑھا اور شعر موزون کئے اور چونکہ شعر گوئی کی مشق شروع کر دی تھی۔ اس لئے خود اپنی تجویز سے اپنے
لئے صدا کا تخلص اختیار کر لیا۔

... جہان دو سال تک قیام

...ا اس دو سال کی مدت مین ملازمت کے سلسلہ مین انگریزی تعلیم کی تکمیل کی اور آبائی جائداد کے حاصل
[کر]نے کی بھی کوشش کرتے رہے بڑی کوششون سے جائداد کا کچھ حصہ ملا۔ جو بیکار اور غیر مفید تھا مگر
آپ نے اس کو بھی غنیمت جانا۔ اور اُسمین کی تھوڑی بہت ابتک آپ کے قبضہ مین موجود ہے۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین آپ لکھنؤ مین آئے اور چرچ مشن کے متعلق تعلیمی خدمتین انجام دینے لگے۔ جن کا سلسلہ
[د]س سال تک یعنی سنہ ۱۹۰۲ء تک جاری رہا۔ لکھنؤ مین آنے کے پہلے ہی سال یعنی سنہ ۱۸۹۲ء مین پادری
[آ]رچ ہے۔ ایڈمس کی دختر مس ہیلنا ازمیلا ایڈمس کے ساتھ شادی ہوگئی آپ کے خسر ضلع کھیری کے
ایک مسیحی گاؤن پناہ پور کے پادری تھے جو شاہجہانپور سے زیادہ قریب واقع ہے یہی زمانہ ہے جب
سے مسٹر صدا نے مشاہلانہ زندگی شروع کی۔

لکھنؤ چونکہ اُردو ادب و شاعری کا بڑا مستند مرکز خیال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس خاک پر قدم رکھتے ہی
یعنی اسی سنہ ۱۸۹۲ء مین شعر و سخن کا ذوق و شوق تازہ ہوگیا۔ اور ارادہ کیا کہ شاعری کے کسی مستند و مقبول
[گھ]رانے کی شاگردی اختیار کرکے اپنی اُردو شاعری کو مستند بنالین۔ اگرچہ یہان شاعری کا بہت چرچا ہے
[ا]ساتذۂ سخن کے پرانے خاندانون مین سے بہت کم باقی رہ گئے ہین جستجو کے کثیر کے بعد آپ کی نظر
[جن]اب سید آغا حسن صاحب امانت کے خاندان پر پڑی جن کے گھرانے سے ہزارون دلدادگانِ سخن
[فیض]یاب ہوچکے ہین۔ امانت مرحوم سلسلۂ شاعری مین استادِ سخن شیخ امام بخش ناسخ کی یادگار تھے اُنھون
نے اور اُن کے فرزندِ اکبر لطافت مرحوم نے مدتون علمِ استادی بلند کیا۔ اور دنیا سے رخصت ہوگئے
اور اب اِن کی جگہ امانت مرحوم کے دوسرے فرزند سید عباس حسن صاحب فصاحت اپنے خاندان کی
[ا]بی قابلیت کے وارث اور بڑے کہنہ مشق اور خوش گو اُستاد ہین جنھین اصلاحِ سخن کرتے ایک عمر گذر گئی
ہے علاوہ برین سخن آفرینی مین اکیلے وہی گذشتہ مذاقِ سخن کے دلدادہ اور اگلی شاعرانہ محفلون کی یادگار ہین غرضکہ
سنہ ۱۸۹۲ء مین جبکہ شادی کا تازہ جوشِ عشق سینہ مین لمعہ افگن تھا۔ اسی عشق کا تیل سخن سنجی کے چراغ مین ڈال کر
[حض]رت صدا خیال آفرینی کرنے اور جناب فصاحت کے زیر ہدایت میدانِ شاعری مین قدم مارنے لگے۔

مگر چونکہ آپکی شاعری مذہبی جوش سے پیدا ہوئی تھی۔ لہٰذا اس کو آپ نے نشو و نما کیلیے بھی مذہب ہی
آغوش مین دیا۔ چنانچہ سب سے پہلا یہ کام شروع کیا کہ بائبل کی کتاب عہدِ عتیق یعنی توراۃ مقدس کو

سے چھپکر شایع ہوا اور دوسری مثنوی پیرسے ڈ ان ری گینڈ" کا ترجمہ "فردوسِ بازیافتہ" اب مشتاقون کے ہاتھ مین آیا جاتا
مسٹر صدا کی اور نظمین بھی در بہتر ہو کہ انکو بھی شایع فرما کے آپ اپنے کلام کے شایقین کو محظوظ فرمائین۔

مثنوی "فردوسِ گشندہ" کی خریداری ممالک متحدہ وغیرہ کی ٹکسٹ بک کمیٹی نے اپنے علاقے کے کتب خانون کیلیا
منظور فرمائی ہے اور پبلک نے بھی اسکو ایسے شوق سے لیا کہ اب اسکی کوئی جلد نہین باقی رہی۔ اور مسٹر صدا اد
فرماتے ہین کہ فردوسِ بازیافتہ کے شایع ہوجانیکے بعد فوراً اسکا دوسرا اڈیشن شایع فرمائین گے۔

سنہ ۱۹۰۲ء مین مسٹر صدا کو تبادلہ ہوجانیکے باعث لکھنو کو خیرباد کہکر جبل پور جانا پڑا تھا۔ جبراً وقہراً چلے تو گئے۔ مگ
ادب شاعری کے مشاغل مین فرق پڑتے دیکھکر مشن کی نوکری سے استعفا دے دیا۔ اور سرکاری ملازمت مین
داخل ہوکر اناؤ کے گورنمنٹ ہائی اسکول کے ٹیچر مقرر ہو گئے۔ یہ خدمت سنہ ۱۹۰۴ء تک انجام دی تھی کہ ضلع
لکھنو کے سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے قریب بارہ سال تک یعنی سنہ ۱۹۱۶ء تک یہ خدمت نہایت ہوشیاری
و خوش اسلوبی سے انجام دی جس مدت مین بارہا قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر بھی رہے سنہ ۱۹۱۶ء مین آپ کا لکھنو سے تبادلہ ہوگی
اور ضلع گورکھپور مین بھیجے گئے چند ہی مہینے وہان رہے ہونگے کہ ضلع فتحپور مین ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر
ہو گئے اور اسی خدمت کو اس وقت تک انجام دے رہے ہین۔

یہ آپ کی خاص نیک نفسی کی برکت ہے کہ جہان رہے وہان کے لوگ خصوصاً ماتحت آپ سے نہایت
خوش رہے۔ اور ہر کیش و مذہب اور ہر گروہ والون کے ساتھ آپ کا یکسان منصفانہ و ہمدردانہ سلوک رہا۔ اور یہی خوبی
ہمین امید ہے کہ بہت جلد آپ کو اعلیٰ ترقی کی بلندی پر پہونچا ئیگی۔ اسوقت آپ کی چار اولادین ہین ایک بیٹا
اور تین بیٹیان۔ بڑی بیٹی ڈاکٹر جیمس ولیمس صاحب کو بیاہی ہوئی ہین جو لکھنو کے ایک مشہور ڈاکٹر ہین دوسری
صاحبزادی نے ٹریننگ کالج کا امتحان پاس کر لیا اور وانہ میکر گرلس ہائی اسکول کٹرہ الہ آباد مین مدرسہ ہین
تیسری بیٹی اور بیٹا ابھی تعلیم پا رہے ہین۔

۱۹- اگست سنہ ۱۹۲۱ء

محمد عبد الحلیم شرر لکھنوی۔

جلد اوّل

آزمائش اوّل

بنام کلمۂ ازلی و ابدی ہے   حقیقی مظہرِ ذات الٰہی ہے
دیباچہ یوحنا ۱ - ۱ سے ۵

خدا اسکے ساتھ تھا جو ابتدا سے   نہین ہرگز جدا ہے وہ خدا سے

خدا ہے وہ کلامِ پاک و برحق   ازل سے ہے وہی تو حکمتِ حق
امثال ۸ - ۲۲ سے ۳۱

وہ خالق تھا زمین و آسمان کا   وہ مالک تھا ہمارے جسم و جان کا

۵ وہی تاریک دنیا کا ہوا نور   کہ تا ہو تیرگی عالم سے کافور

اُسی کے فیض سے فردوس کا حال   شیاطین اور انسان کے کل احوال

لکھے تا ہو عدالت حق کی ظاہر   محبت اور صداقت حق کی ظاہر

بتایا گم ہوا فردوس کیونکر   کہ نافرمانیِ انسان سراسر

ہلاکت ہوگئی اور سخت آفت   رہا یان پر بھلا کیا جز مصیبت

۱۰ مگر فردوس ہم کو پھر دلایا   اُسی نے جو کہ بیٹا تھا خدا کا

مطیعِ حکمِ حق ہردم رہا وہ   کہ تھا انسان بھی اور تھا خدا وہ

اُسے شیطان نے تھا آزمایا   قوی تر اپنے سے اُسکو ہی پایا

فریب اُسکا نہ اُسپر چل سکا کچھ   نہ اُس کو جز ندامت کے ملا کچھ

شکستِ فاش کھائی اُس لعین نے   بیابان ہی مین رب العالمین سے

۱۵ کیا بارِ دگر فردوس ظاہر   اُسے پائین جو ہین ناجی و طاہر

اب اے روحِ خدا مجھ پر کرم کر   ہدایت سے تو کر اپنی منور

مسیحا کا بھی تو ہادی ہوا تھا   بیابان مین اُسے تو لے گیا تھا

خیالات اُسکے اعلےٰ تھے سراسر — وہ تھا نورِ الٰہی سے منور
تو ملٹن کی طرح میرا بھی ہو نور — تو کر عرفانِ حق سے دل کو معمور
کرو بن اُس کی طرح مین نظم یہ حال — نہین عالم مین ہرگز جس کی تمثال
بیانِ زندگی تو یہ ہی ہے — اِسی سے سارے عالم کی خوشی ہے
۲۵ یہ ہے فردوسِ تازہ اِس زمین پر — یہ ہے فردوسِ اوّل سے بھی بہتر

مسیح کی آمد

تھا جب مخلوق کا ہر طرح بد حال — گنہ کے تھے سبب سب زشت افعال
ہر اک جا دہر مین بس تیرگی تھی — شیاطین کی سراسر بندگی تھی
جو کچھ تھی روشنی اُس کو کیا دور — تھا تاریکی سے عالم سخت مجبور
چراغ عقل بھی گل تھا کہین پر — بجز ظلمت کے کیا تھا اس زمین پر
۳۰ نہ مشعل اہلِ یونان کی تھی کافی — نہین روغن رہا تھا اُس مین باقی
ہمارے ہند کا بھی تھا یہ ہی حال — تھا کلجگ جسمین ہوتے تھے بدافعال
یہودی اہلِ دنیا ہو چکے تھے — بہت کم اہلِ دین باقی رہے تھے
تھا ظاہر مین اگرچہ دین سے کام — فقط باقی رہا تھا دین کا نام
تھی ظاہر اہلِ دنیا کی ہلاکت — کہ منڈلاتی تھی ہر جا پر نحوست
۳۵ جو تھے اربابِ دانش ہر جگہ پر — ہدایت سے خدا کی جو منور
اُنھین تھا انتظارِ منجیٔ دہر — کرے گا جو خدا کا دور ہر قہر
یہودی قوم کے اہلِ خدا سب — کہا کرتے تھے یہ حق سے کہ اے رب!
مسیحا کو عنایت جلد کر دے — تو اُسکے نور سے خلقت کو بھر دے
نمودار اب تو ایسی بارگہ کر — کہ پیدا اُس سے ہو فرزندِ داور (یسعیاہ ۷-۱۴)
۴۰ عمانوئیل ہو اور ہو مسیحا — ہو قایم بادشاہت اُس کی ہر جا

ہیرودیسی حکومت جلد ہو دور ۔۔۔ ہو عرفانِ خدا سے قوم معمور

۴۹ مجوسی بھی اُسی کے منتظر تھے ۔۔۔ وہ راتون تارون کو تکتے دیکھا کرتے

ستارہ قومِ یعقوبی کا دیکھین ۔۔۔ ہوا پیدا مسیحا ہے یہ جانین

ہمارے باپ دادا منتظر تھے ۔۔۔ کہ ایشور کا یہان اوتار آئے

وہی ہو نش کلنک اور پاپ ستی کے ۔۔۔ ہرے اُس سے جگت آنند پائے

یہی تھی انتظاری جب مسیحا ۔۔۔ ہوا اس تیرگی مین جلوہ فرما

۵۰ مگر اس نور کی آمد کے پہلے ۔۔۔ تھا بھیجا ایک پیغمبر خدا نے

کرے توبہ کی وہ ہر دم منادی ۔۔۔ کہ تھی نزدیک حق کی بادشاہی

وہ تائب لوگون کو بپتسمہ دیتا ۔۔۔ متانت سے ہمیشہ کام لیتا

بہت سے لوگ بپتسمہ کو آتے ۔۔۔ کہ اُس کی باتون پر ایمان لاتے

ہوا اس وقت جیسے سال سی کا ۔۔۔ زمانہ زندگی کی یہ خوشی کا

۵۱ نجاتِ خلق پر مائل ہوا وہ ۔۔۔ ضرورتمندی کامون کا عامل ہوا وہ

یوحنا پاس بپتسمہ کو آیا ۔۔۔ نہ خاطر مین وہ ذلت کچھ بھی لایا

ہدایت سے خدا کی اصطباغی ۔۔۔ ہوا واقف زاسرارِ الٰہی

شہادت دی کہ برتر اُس سے وہ تھا ۔۔۔ کہ افضل تھا نہایت اُس سے رتبا

نہ تھا وہ کفش برداری کے لایق ۔۔۔ ہر اک صورت وہ تھا درجہ فایق

۵۲ تھا کام اپنا اُسے دینے کو تیار ۔۔۔ کہ تھا منجی وہی عالم کا مختار

شہادت پر ہوئی تصدیقِ خالق ۔۔۔ کہ ہر دم ساتھ تھی توفیقِ خالق

فلک کا در یکایک کھل گیا تب ۔۔۔ نزولِ روحِ اقدس بھی ہوا تب

بہ شکلِ فاختہ روح اُس پہ اُتری ۔۔۔ یہ آواز خدا اُس وقت آئی

یوحنا پیغمبر کے پاس خدا کا آنا۔ یسوع مسیح کا بپتسمہ پانے آنا اور اس سے بپتسمہ پانا

یوحنا پہلا بپتسمہ دینے والا

شیطان کا خداوند یسوع مسیح کی عزت افزائی دیکھکر ناخوش ہونا

"یہ پیارا بیٹا میرا اس سے خوش ہون" ہوا شیطان سن کر سخت محزون
۶۵ کہ حاضر تھا وہان پر وہ لعین بھی مجسم ساتھ مین تھے بغض و کین بھی
لگا کہنے کہ "اب وہ وقت آیا مصیبت بے طرح جو مجھ پہ لایا
یہ ہی اولادِ عورت میرے سر کو کچل ڈالے گا تا ایذا مجھے ہو
کرے گا بادشاہت میری تاراج کرے گا دہر مین یہ ہی تو اب راج
ہے بہتر پہلے حملہ اس پہ کر دون مین اس کے زور کو یکلخت توڑ دون
۷۰ اسے مانندِ حوا آزماؤن گنہ مین غل اُس کے مین پھنساؤن
مگر ہے یہ نہایت کار مشکل مرا ہر وقت ڈرتا اس سے ہے دل
ہے بہتر دون شیاطین کو خبر مین ہون حیران اور پریشان سر بسر مین
چلا یہ دل مین کہکے وان سے ملعون کہ تا وہ کر سکے کچھ ایسا افسون
رہے قایم ہمیشہ اُس کی شاہی نہ واقع ہو کبھی اُس کی تباہی

شیطان کا شیاطین کیساتھ مشورہ کرنا

۷۵ کیا اعلان تا دربارِ شاہی ہوا مین ہو میانِ مہر و ماہی
جہان بادل مین پوشیدہ ہو ہر کام کہ حاصل ہو سکے تا نیک انجام
فراہم ہون وزیرانِ ہنرمند سپہ داران ذیشان چاق و چوبند
مشیرانِ فہیم اب جمع ہون سب تدابیر ایسی سوچین جو ہون انسب
ہوا دربار شاہی اب فراہم لگے شورے شیاطین کرنے باہم
۸۰ خطاب ابلیس نے اُن کو کیا یون بصد افسردگی اُن سے کہا یون
"مشیران و وزیرانِ خردمند ہے جنکی مصلحت کی رائے اور پسند

افسیون ۲-۲ ۶-۱۲

امیران اور نوابان ذیشان ہوا کے اور اس عالم کے سلطان
ہزارون سال سے ہے یان حکومت اُسی دن سے مین لایا جبکہ آفت
گنہ مین پہلی عورت کو پھنسایا تمھین سردار دنیا کا بنایا
۸۵ مگر تھا دغدغہ اُس دن سے مجھ کو کہین پیدا نہ وہ فرزندان ہو
سراسر جو کہ کچلے میرے سر کو نہ معلوم اُس سے میرا حال کیا ہو

نہ فتوے اب تلک پورا ہوا وہ — نہ میرے واسطے ایذا ہوا وہ
کہ فتوے دیر میں ہوتے ہیں پورے — بہت دن سامنے حق کے ہیں تھوڑے
مگر نزدیک اب وہ وقت آیا — نہ جانے کیا زیان اب ہو ہمارا
90 ہماری سلطنت آزادگی بھی — ہماری اس جہان کی زندگی بھی
سراسر خطرہ میں ہے دوستو اب — خبر اندوہ کی مجھ سے سنو اب
کہ ہے اولادِ عورت ابنِ مریم — بڑھائی دیدہ اُس کی ہر زمان غم
ہمارے سر کو شاید وہ ہی کچلے — نہ جانے کیا مصیبت ہم پہ لائے
کہ اب وہ ہو گیا ہے سال سی کا — نہ دل خوش سن کے ہوگا اب کسی کا
95 مجسم نیکی ہے وہ اور حکمت — ہر اک خوبی میں اُس کو ہے فضیلت
کہ مقصد تا بر آئے حق کا اُس سے — ہوں اُس سے سارے برتر کام پورے
منادی ایک بھیجا ہے خدا نے — مخالف نے ہمارے کبریا نے
ہے دعوت اُس کی تا ہر ایک آئے — کرے توبہ وہ اور بپتسمہ پائے
کرے وہ بہرِ عیسیٰ سب کو تیار — کہ تا بیعت کریں اُس کی گنہ گار
100 اُسی کو وہ شہنشاہ اپنا مانیں — اُسے مختار اعلیٰ سب پہ جانیں
بہت بپتسمہ پانے وان پہ آئے — وہ تائب دل کو اپنے ساتھ لائے
اور اُن کے ساتھ خود عیسیٰؑ بھی آیا — اُسے دیکھا تو ڈر دل میں سمایا
نہ مطلب تھا زیادہ پاک ہو وہ — کہ تائب ہو کے چھوڑے عیب کو وہ
کرے حاصل مگر حق کی شہادت — کریں تا ساری تو بین اُسکی طاقت
105 کی صد درجہ نبی نے اُس کی تعظیم — فلک نے کی نہایت اُس کی تکریم
جو نہیں بپتسمہ اُس نے اُس سے پایا — خدا نے یہ کرشمہ تب دکھایا
کھلا بلّور کا در آسمان کا — نزولِ روح شکلِ فاختہ تھا
ندا آئی کہ یہ پیارا ہے بیٹا — اسی سے دل ہمیشہ خوش ہے میرا
ہے انسان اسکی مان اسمین نہیں شک — ہوا انسان ظاہر یہ ابھی تک

۱۱۰ مگر آدم سے ظاہر ہے یہ ہوتا — پدر اس کا ہے مالک آسمان کا

بڑھائے گا اسے حد درجہ یان پر — ہمارے سر کو تا پچلے سراسر

یہ وہ ہے جس نے جنت سے نکالا — یکایک قعرِ دوزخ مین تھا ڈالا

نہایت پر خطر ہے وقت آیا — ہمارے واسطے ہے موت لایا

چلے گا اب نہین باتون سے کچھ کام — بچھائین مکر کا اب ایسا ہم دام

۱۱۵ نہین اُس کے سبب نقصان پائین — ہم اپنی عقل کے جوہر دکھائین

گنہ مین وہ پھنسے برباد ہو جائے — نہ خلقت مین خدا کی سلطنت آئے

سفر مشکل نہ ایسا جیسا تب تھا — کہ جب حوّا کو جا کے آزمایا

ہوئی تھی کامیابی مجھ کو حاصل — مجھے ہو کامیابی اب بھی کامل"

ہوئے سُن کر شیاطین سب پریشان — ہوئے سب صیدِ غم اور سخت حیران

۱۲۰ مگر اظہارِ غم کا تھا نہین وقت — مناسب کام کا تھا بالیقین وقت

سرانجام مہم شیطان پہ چھوڑا — بھروسہ اُنکا اُس پر تھا نہ تھوڑا

کہ انسان کو گنہ مین تھا پھنسایا — جہنم سے اُنھین یان پر تھا لایا

انھین سردار دنیا کا بنایا — اُنھین تاج اور تخت اُسنے دلایا

بنایا خلق کا معبود اُن کو — تمامی دہر کا مسجود اُن کو

۱۲۵ سوئے بیرون چلا شیطان ملعون — جسے تھے یاد لاکھون مکر و افسون

مجسم سانپ تھا با مکر اور زہر — تھا عالم کے لیے اللہ کا قہر

کہ تا ابنِ خدا کو آزمائے — گنہ مین آزما کر وہ پھنسائے

نہ قائم ہونے دے اللہ کی شاہی — وہ لائے دہر پر از حد تباہی

وہ پورا کرتا تھا مقصد خدا کا — وہی جو تھا ازل سے کبریا کا

۱۳۰ کہا جبریل سے ہنسکر خدا نے — علیم و غیب دان و کبریا نے

تُو اے جبریل اور سب قدسیِ پاک — تعلق جن کا ہے با عالمِ خاک

ذرا دیکھو مری قدرت نمائی — اور اسکے ساتھ شیطان کی تباہی

ہوا بیٹا مرا اب سال سی کا — ہے باعث وہ ہی دنیا کی خوشی کا
وہ ہی جسکی بشارت تونے دی تھی — یہ جا کے بات کنواری سے کہی تھی
۱۳۵ تولد ہوگا تجھ سے بیٹا ایسا — بزرگی مین ہوا ہرگز نہ ویسا
وہ کہلائے گا فرزند خدا بھی — وہ انسان ہوگا ۔ ہوگا کبریا بھی
یہ جب پوچھا کہ کیونکر ہوگا بیٹا — کہ کنواری تھی وہ زن اور تھی عفیفہ
کہا تونے کہ روحِ پاک تجھ پر — خدا بھیجے گا جو ہے ربّ اکبر
کرے گی اُسکی قدرت تجھ پہ سایہ — بڑھے گا عورتون مین تیرا پایہ
ہوا پیدا اُسی سے میرا فرزند — میرا منظر جگر گوشہ وہ دلبند
۱۴۰ یہ ہم جاری رہا اسوقت تک وہ — اطاعت مین رہا بیش از ملک وہ
پھر اب روح سے ہے اُسکو مین نے — کہ ہون کارِ شفاعت اُس سے پورے
بھیجا اُس کو شیطان آزمائے — ندامت آزما کر سخت پائے
کرے شیطان کے وہ فخر کو دور — کرے اب وہ جو کچھ چاہے وہ مغرور
وہ عیاری و مکاری سے لے کام — اسی سے ساتھیون مین اُسکا ہے نام
۱۴۵ ہوا جس جا مرا تھا فضل کامل — ہوا کوشش سے اُس کو کچھ نہ حاصل
خلاف ایوبؑ کے گرچہ رہا وہ — خلاف اُس کے جو چاہا تھا کیا وہ
مگر دکھ مین رہا ایمان پہ قائم — مصیبت مین رہا دیندار الم
مین قدرت اپنی دکھلاؤنگا اب اور — حقیقت مین نرالے جس کے ہین طور
کہ مین اولادِ عورت سے لعین کو — عدو سے ہولناک و خشمگین کو
۱۵۰ کرونگا پست اور برباد آخر — بالآخر اوسپہ یہ ہوجائے ظاہر
فریب اُس کا نہ اُسپر چل سکے گا — وہ نہایت درجہ تک عاجز رہیگا
نہین زور اور ساتھی آئینگے کام — ہلاکت ہوگا آخر اُن کا انجام
جہنّم مین وہ لے جائیگا اُن کو — ابد تک تا نہ اُن کو مخلصی ہو
دغا کھا کر تھا انسان نے جو کھویا — وہ جس کے واسطے ہر وقت رویا

۱۵۵ ظفر پاکر کریگا سب وہ حاصل — کریگا وہ خوشی انسان کی کامل
بیابان ہی مین اب ابن خدا کو — جہان کے منجی کو اور کبریا کو
روانہ کرتا ہون تا ہو وہ تیار — اُٹھانے کو نجاتِ خلق کا بار
ظفر موت اور گنہ پر پائے آخر — کرے دہری مری قدرت کو ظاہر
اور اس کی پست حالی اور مصیبت — ہو راحت اور خوشی بھی بہرِ خلقت
۱۶۰ وہ کر دوری سے اپنی زورِ شیطان — کرے نابود یکسر بہرِ انسان
یہی انسان کامل سب کا منجی — ہمیشہ تک کرے خلقت پہ شاہی
خدا کا یہ کلام پاک سُن کر — فلک کو تھا خوشی سے وجد یکسر
ثنا خوانی مین کی نغمہ سرائی — خوشی اپنی ہر یک صورت دکھائی
بہشتی ساز ساتھ اُس کے بجائے — ملایک رقص مین یکلخت آئے
۱۶۵ طوافِ تختِ حق سب نے کیا اب — ہوئے نغمہ سرا اس طرح سے سب
ظفر حاصل ہو اب ابن خدا کو — مسیحا یعنے شاہِ دوسرا کو
وہ شیطان سے ہے کرنے جنگ جاتا — وہ اپنی نیکی کے جوہر دکھاتا
کہ نیکی اور حکمت سے کرے زیر — اُسے جو ہے بلا کو صورتِ شیر
کرے رد اس کے سارے مکر و افسون — کیا کرتا ہے جن سے روز و شب خون
۱۷۰ خدا ابن خدا کو جانتا ہے — وہ سب سے اُس کو افضل مانتا ہے
وہ شیطان کے مقابل بھیجتا ہے — بھروسہ ہر طرح اُس پر بڑا ہے
نہ کوئی آزمائش آئیگی کام — بچھائے گرچہ شیطان مکر کا دام
ڈرانے اور پھسلانے سے لے کام — شکستِ فاش اُس کا ہوگا انجام
جہنم کے غرض مکر و فریب اب — یون اُس کے سامنے نابود تم سب
۱۷۵ وہ جب کرتے تھے یون نغمہ سرائی — مسیحا کے یہ دل مین بات آئی
چلے وان سے جہان بپتسمہ پایا — جہان اپنے کو عاجز کر دکھایا
خیال و غوض مین تھا مبتلا وہ — یہی ہر وقت دل مین سوچتا وہ

نجات خلق کا کیونکر کرے کام — وہ ہے کارِ بشارت کیسے انجام
اُسے تنہائی مین جاتا تھا منظور — جو ہو آبادی سے انسان کی دور
وہ روحِ پاک سے پاکر ہدایت — اور اُس کی ساتھ مین لے کر رفاقت
چلا آہستہ دل مین سوچتا وہ — اور آخر اک بیابان مین گھسا وہ
جہان پر تھین چٹانین اور تھے غار — خورش کی جستجو وان پر تھی بیکار
نہ انسان کا وہان نام و نشان تھا — مصیبت کا مگر سامان عیان تھا
تھے حیوانات خونخوار اور ظالم — تھے مشہور اُن کے ہر جا پر مظالم
کبھی طوفانِ صحرائی تھے برپا — مگر ہرگز نہین اُن سے وہ ڈرتا
وہ تھا غور و تامل مین سراسر — یہ ہی کہتا تھا وہ فرزندِ اکبر
خیالاتِ عجب نے مجھ کو گھیرا — دماغ و دل ہے جن سے محو میرا
سکون اندر پریشانی ہے باہر — مصیبت سے یہ جا پر ہے سراسر
خیالِ کارِ اعلیٰ ہے ہر اک دم — مصیبت سے ہے خلقت کی مجھے غم
مین تھا جس وقت اک کم عمر لڑکا — نہ اورون کی طرح تھا حال میرا
نہ بھاتی تھی مجھے بازیِ اطفال — ریاضت مین گذرتے تھے مرے سال
پڑھون علم و ہنر ہی مین زیادہ — کہ ہو خلقِ خدا کا تا افادہ
خیال آتا تھا میرے دل مین ہر بار — کہ خلقت کی ہے کیسی حالتِ زار
پھنسے سب ہین گنہ کی گندگی مین — بطالت کی سراسر بندگی مین
ہوا پیدا کرون مین پاک سب کو — صداقت اور نیکی ہر جگہ ہو
مین پڑھتا تھا کلامِ حق ہمیشہ — اور اُس کی باتون پر مین غور کرتا
وہ شیرین تھا مجھے اُسمین خوشی تھی — مری اُس کے مطابق زندگی تھی
ہوا علمِ الٰہی مین مین کامل — ہوا عرفان ایسا مجھ کو حاصل
مین تھا بارہ برس کا جب کہ لڑکا — مجھے پیارا بہت تھا گھر خدا کا
گیا مین عید مین بہرِ عبادت — تھے وان موجود اُستادانِ ملت

سکھاتے جو تھے سنتا غور سے تھا | میں شائق علم کا ہر طور سے تھا
سوالاتِ مناسب پوچھتا تھا | مجھے اور اُن کو اُنسے فائدہ تھا
ہوئے سب سن کے میری باتیں حیران | ہوئے حد درجہ وہ میرے ثنا خوان
ہوئے پھر اور بھی پیدا خیالات | لگا میں سوچنے یہ ہی دن اور رات
۲۰۵ کہ ذلت میں مری ہے قوم ساری | جو آہے روم کا اُن سب پہ بھاری
کروں مثلِ مکابی اُن کو آزاد | قیامت تک رہیں تاخرّم و شاد
کروں دُنیا سے میں ظلم و ستم دور | عدالت سے کروں عالم کو معمور
کروں میں راستی سے سب کا انصاف | کروں اہلِ دغا کو خلق سے صاف
مگر بہتر یہ سمجھا آخرکار | کروں میں خلق میں نیکی کا اظہار
۲۱۰ کروں لوگوں کو میں توبہ پہ مائل | نجات اپنی کریں حق سے وہ حاصل
نہ لوں میں خوف سے ہرگز کوئی کام | محبت کا بچھاؤں اس طرح دام
محبت کو خدا کی خوب سمجھیں | اور اُسکے واسطے سب کچھ وہ چھوڑیں
اُنھیں تعلیم دوں اعلیٰ و برتر | اُنھیں سکھلاؤں ایسی باتیں یکسر
کہ پائیں زندگی تو گنہگار | یہ دُنیا عدن ہو جائے دگربار
۲۱۵ گنہ کا بوجھ سب کا میں اُٹھاؤں | سزا سب کو جو پانی ہے میں پاؤں
مرا کفّارہ کردے سب کو کامل | نجاتِ سرمدی ہو اُن کو حاصل
ہوئے ظاہر یہ ماں پر جب خیالات | خوشی ہوتی تھی جس کو میری ہر بات
محبّت سے لگی کہنے وہ مجھ سے | خیالات اچھے اور برتر ہیں تیرے
اُنھیں رکھ دل میں کر غور و تامّل | کہ ہو جائیں وہ پختہ تاکہ بالکل
۲۲۰ وہ آخر ایسے کاموں کے ہوں بانی | کہ جس سے خلق پائے کامرانی
کہ جس سے تو بنے مظہر خدا کا | اُسی کا ہے حقیقت میں تو بیٹا
سمجھ اپنے کو انسان کا نہ فرزند | سمجھتے لوگ ایسا تجھ کو ہرچند
ترا والد خدا ہے دو جہان ہے | اُسی کا یہ زمین و آسمان ہے

ملائک اور انسان کا ہے مالک
۲۲ کنواری تھی ملک نے دی بشارت
بڑا ہوگا تو اُس نے یہ خبر دی
کہ ہوگا تیرا ہی تو تخت داؤد
تیری میلاد کی شب قدسی پاک
لگے کرنے عجب نغمہ سرائی
۲۱ کہ پیدا ہوگیا ہے اب مسیحا
پتہ تیرا بتایا جب اُن کو
وہ آئے جہاں کہ اک بالدہ تھا
سرا مین تھی نہین جا اور خالی
فلک پر تھا نمودار ایک تارہ
۲۱ مجوسی لوگون کا ہادی ہوا وہ
کیا آکر اُنھون نے تجھ کو سجدا
تجھے گذرانا سونا اور لوبان
تجھے ہیکل مین جب ہم لے گئے تھے
معمر تھے وہان شمعون و انّا
تجھے دیکھا ہوئے خرّم نہایت
کیا شکر خدا بیحد اُنھون نے
کہا شمعون نے یہ با دلِ شاد
خدایا اپنے بندے کو تو رخصت
نجات اپنی مجھے تو نے دکھائی
جو ہے اقوام عالم کے لئے نور
جلالِ قوم یعقوبی وہی ہے

اُسی کے زیرِ فرمان سب ممالک
کہ پیدا مجھ سے ہو لو میری راخت
ہمیشہ تک رہیگی تیری شاہی
تجھی سے ہوگی ہر ملت کی بہبود
فلک سے آئے سوئے عالمِ خاک
بشارت گلہ بانون کو سنائی
کہ وہ جا کے بہت جلد اُس کو سجدا
ترا رتبہ جتایا خوب اُن کو
ہمارا وہ ہی تب مسکن ہوا تھا
عجب ظاہر تھی اپنی پست حالی
منور جو تھا اور جو خوشنما تھا
ہوا مولد تلک بھی رہنما وہ
خدا اُن کا تھا یا تو بادشہ تھا
تھی پستی مین بھی ظاہر تری تب شان
کرین حاضر حضورِ حق ادب سے
شب و روز انتظار انکو تھا تیرا
کہ تو ہی زیست کا تھا اُنکی غایت
بشارت تیری دی لوگونکو جا کے
مجھے ہین یا تین اُسکی ابتلک یاد
یہان سے کرتا ہے با امن و راحت
ہے جس سے سارے عالم کی رہائی
اُسی سے تیرگی عالم کی ہے دور
ہماری قوم کی وہ ہی خوشی ہے

کہا مجھ سے مخاطب ہو کے اُسنے — متانت سے بڑی سنجیدگی سے
یہ ہوگا رفعت و پستی کا باعث — زوال اور قوم کی ہستی کا باعث
کرتا ہو قوم کی حالت کا اظہار — گنہ مین جو کہ ہے حد درجہ سرشار
۲۵۰ تری جان سے گذر جائیگی تلوار — تھا مطلب میری ہوگی حالت زار
مین ان باتون پہ شتاب کرنے لگا غور — کہ ہو عرفان حق حاصل مجھے اور
مین توریت اور صحایف انبیا کے — غرض احکام سارے کبریا کے
لگا پڑھنے بصد غور و تامّل — مسیحا کی خبر دیتے ہین وہ کل
ہوا معلوم مین خود ہون مسیحا — ہون انسان اور بیٹا ہون خدا کا
۲۵۵ ہوئے مقصد خدا کے مجھ پہ ظاہر — کہ مین سب کو کرون گا پاک و طاہر
نجاتِ خلق کا باعث بنون گا — مصیبت دور خلقت کی کرونگا
بنون گا سب کا کاہن اور مسیحا — حکومت خلق مین ہوگی ہر اک جا
مصیبت سہنا مجھ کو بیشتر ہے — اذیت ہر طرح کی سر بسر ہے
ہے میرے واسطے ذلّت بھری موت — کسی نے بھی نہ ایسی تھی سہی موت
۲۶۰ سزا سب کی پڑیگی میرے سر پر — بنون گا لعنتی مین ہی سراسر
کہ کفارہ مین دون اہل جہان کا — کھلے در اُنکی خاطر آسمان کا
ارادے مین نہ اس سے فرق آیا — مرے دل مین نہ ہرگز ڈر سمایا
رہا مین منتظر وقتِ خدا کا — کہ میرے واسطے انسب یہی تھا
رہا طیاری کرتا سال سی تک — خیال آیا یہ تب دل مین یکایک
۲۶۵ مین جاؤن جلد نزد اصطباغی — خدا سے تھی ہدایت جس نے پائی
کرے میرے لیئے لوگون کو طیار — مرے پاس آئین تا تائب گنہگار
مین اور ونکی طرح پاس اُسکے پہونچا — نہ ہرگز مجھ کو وہ پہچانتا تھا
ہدایت سے خدا کی مجھ کو جانا — اور اپنے سے بڑا ہر طرح مانا
ہوا طالب مین بپتسمہ کا اُس سے — کرون وہ کام انسان کو تھے کرنے

۲۷۰ مگر کہنے لگا تب عجز سے یون
تو آیا پاس بپتسمہ کو ہے کیون

تھی خواہش تجھ سے مین بپتسمہ پاؤن
مین تائب دل کو تیرے پاس لاؤن

مگر سمجھا کر اُس کو یہ بتایا
سمجھنا جس کا مشکل بیگمان تھا

مناسب راستبازی کا کرون کام
کہ ہو سب راستبازی مجھ سے انجام

دیا بپتسمہ آخر اُس نے مجھ کو
مطیع حکم میرا تھا وہ خوشخو

۲۷۵ مین نکلا پانی سے جون غوطہ کھا کر
مقدس آب یردن مین نہا کر

کھلا دیکھا در جنت سراسر
کہ راضی تھا نہایت رب اکبر

نزول روح مثل فاختہ تھا
کبھی پہلے نہین ایسا ہوا تھا

ندا آئی کہ تو پیارا ہے بیٹا
کہ جس سے دل ہمیشہ خوش ہے میرا

مین سمجھا در حقیقت وقت آیا
ہر اک دم جسکا مین تو منتظر تھا

۲۸۰ بشارت کا کرون عالم مین آغاز
کہ ہو بارہ گر انسان سرافراز

مین ان باتون پہ جس دم سوچتا تھا
اثر اتنا ہوا روح خدا کا

کہ تنہا چل دیا سوئے بیابان
رفاقت مین رہون خالق کی ہر آن

مین تنہا ہون پدر ہے ساتھ میرے
یہان آئیگی برکت ہاتھ میرے

کہ تا شیطان پر مجھکو ظفر ہو
پدر کا سارا عالم سر بسر ہو

۲۸۵ ہمارا صبح کا نورانی تارہ
بیابان مین جو اُس دم تھا اکیلا

ہر اک جانب نظر کرنے لگا اب
بھیانک چیز مین تھین وان بیگمان سب

نہ صحرا مین نشان نقش پا تھا
وہ گویا سارے عالم سے جدا تھا

کہین پُرخوف وان پر تھا اندھیرا
بشر وان کیا کرے جو ہو اکیلا

رُکا یان پر نہین مرد خدا یہ
بیابان سخت تر کو اب گیا یہ

۲۹۰ تھا ماضی سامنے اسکے سراسر
خیال اسکا بھی اچھا ہوتا اکثر

تھا استقبال اُسکے سامنے بھی
نہین پوشیدہ بات اُس سے کوئی تھی

تھا خالق کی رفاقت سے وہان کام
ہمیشہ ہے اسی سے نیک انجام

نہ صحبت کوئی اس صحبت سے بہتر
گزر اس مین گئے اُس کو چہل روز
رہا میدان مین اور کوہ پر بھی ۲۹۵
کبھی وادئ لق و دق مین ٹھہرا
بلوط اور دیوارون کا تھا جنگل
تپش اور اُس سے وہ ہی پنہ تھے
کبھی وہ غار مین مسکن گزین تھا
نہ وان کوئی تھا جز حیوانِ مطلق ۳۰۰
اسے دیکھ اپنی خونخواری وہ بھولے
نہ سوتے جاگتے کرتے تھے نقصان
اُسے دیکھ اژدھا بھی بھاگتے تھے
پلنگ و شیر مثلِ بز تھے مجبور
نہین اُن روز و شبین کچھ اُسنے کھایا ۳۰۵
ہوا ابلیس خوش یہ دیکھ کر اب
بھرا روپ ایک صحرائی کا اُس نے
معمر بھی بنا وہ لعنتی اب
عصا ٹیکے وہ آیا پاس اُسکے
کہان تو ہے جوانِ نیک سیرت ۳۱۰
یہان کا راستہ کس کو ہے معلوم
یہ مشکل یان پہ تنہا کوئی آیا
موا وہ بھوک سے اور تشنگی سے
مجھے ڈر ہے نہ جانے پائیگا تو
یہ ظاہر ہے تو ہی وہ مرد کامل ۳۱۵

تجھے یردن کنارے مین سنے دیکھا — جہان پر تونے تھا بپتسمہ پایا

تہی سنے کی بہت تعظیم تیری — نہایت درجہ تک تکریم تیری

(حضرت یوحنا یا یحیی)

معزز اپنے سے ٹھہرایا تجھ کو — خدا کا برّہ بھی بتلایا تجھ کو

ضرورت سے وہان مین آگیا تھا — وہان مجھ کو ہوا دیدار تیرا

۳۲۰ کہ شہرت ہم کو بھی لیجاتی ہے دور — اگرچہ ایک عالم سے ہین مہجور

جواب اُس کو دیا مردِ خدا نے — اُسی مرتاض سنے اور پارسا نے

"نہ کچھ تو فکر میرے واسطے کر — یہان لایا ہے مجھ کو ربِّ اکبر

وہی یان سے مجھے لیجائے گا بھی — ضرورت ہے نہ مجھ کو رہنما کی"

دیا پاسخ یہ صحرائی نے اُس کو — خُدا معلوم جانا کس طرح ہو

۳۲۵ وہ شاید معجزہ سے تجھ کو لیجائے — وہ اپنی خاص قدرت کوئی دکھلائے

وگرنہ بھوک سے مرنا ہے یان پر — خوراک اچھی میسر یان کہان پر

جڑی بوٹی ہین کھا کر یانپہ جیتے — میسر پانی جب آتا ہے پیتے

بغیر آب و دانہ کچھ دنون تک — ہین جی سکتے نہین اسمین کوئی شک

شُتر کے مثل صحرائی ہین اکثر — مصیبت کو ہوئے ہین دادرسِ سر

۳۳۰ اگر ہے واقعی تو حق کا بیٹا — نجاتِ خلق کی خاطر ہے آیا

تو کہہ پتھر کو وہ بنجائے روٹی — ہمارے کام مین وہ آئے روٹی

تو اپنی بھوک کو کر اس طرح دور — نہ رہ ابنِ خدا ہو کر تو مجبور

وسیلہ سے ترے ہم کھائین نعمت — نہین دیکھی ہین ہم وہ پائین نعمت"

دیا پاسخ یہ اب ابنِ خدا نے — ہمہ دان و حکیم و کبریا نے

۳۳۵ "تو قدرت ایسی روٹی مین سمجھتا — مدار اسپر ہے گویا زندگی کا

نہین تو جانتا یہ جو لکھا ہے؟ — (یہین واقف اس سے جو مقصد ترا ہے)

فقط روٹی سے جیتا ہے نہ انسان — ہے زیست اسکی کلامِ حقِّ رحمان

(اشعیاہ ۵۵)

اِسی نے باپ دادون کو کھلایا — وہ من جو آسمان سے تھا گرایا

(آزمائش خداوند مسیح کا ... ہونا اور ... کا آزمانے حاضر ہونا ... اسے آزمانا)

تھا موسیٰ[۲] رزق بن چالیس دن رات ۔ مقدس کوہ پر تا وہ کرامات (خروج ۲۴)

۳۴۰ خدا کی دیکھے اور کامل بنے وہ ۔ خدا کی شرع کا عامل بنے وہ

مسافر اس بیابان میں تھا الیاس[۳] ۔ نہین سامان خورش کا اسکے تھا پاس (اسلاطین ۱۹-۱۸)

چہل دن تک رہا وہ فاقہ کش یہان ۔ ہوا ہرگز نہین کچھ اُس کا نقصان ۳۶

نہین نقصان ہرگز میرا ہوگا ۔ مدد ہے درحقیقت یاہوہ[۴] میرا (یہوواہ معنی وہ جو ہے خدا کا نہایت مقدس نام خروج ۳)

نہ رکھون کس لئے اُس پر بھروسہ ۔ کہ ہے ایمان رکھنا میرا پیشہ

۳۴۵ مین تجھ کو جانتا ہون کون ہے تو ۔ حقیقت مین تو ہے شیطان بدخو

لگا یون کہنے اب ابلیس بدذات ۔ (نہین ہرگز چلی اسکی کوئی گھات)

مین الحق ہون وہی کمبخت ملعون ۔ کیا خود اپنے ہاتھون اپنا ہی خون ۳۷

کیا اورونکو بھی ساتھ اپنے برباد ۔ جو تھے میری طرح سے ہر طرح شاد

نکالا مین گیا جنت سے آخر ۔ تھے میرے ساتھ اور لاکھون ہی کافر

۳۵۰ مقام اپنا ہوا قعر جہنم ۔ جہان تکلیف تھی اور ہر طرح غم

رہے وان پر نہین پابند اور قید ۔ نہ آفات زمانہ کے رہے صید

ہوئے ہم اپنی ہی کوشش سے آزاد ۔ رہین تا حشر اک جا مین نہ ناشاد ۳۸

رہین چاہین ہوا پر یا زمین پر ۔ کبھی ہم جا سکین عرش برین پر

گیا اک دن[۵] مین ہمراہ ملائک ۔ جہان اللہ ہے شاہ ملائک (ایوب ۱)

۳۵۵ خدا نے مجھ کو برتر سب سے سمجھا ۔ کہ افضل کام اُسنے مجھ کو سونپا

کہ مین ایوب کو بھی آزماؤن ۔ اور اُسکی منزلت کو مین دکھاؤن

اسی صورت سے اور اک مرتبہ بھی ۔ خدا نے منزلت میری بڑھائی ۳۸

تھی اخی اب[۱] کی ہلاکت جبکہ منظور ۔ وہ تھا راہ خدا سے بے طرح دور (اسلاطین ۱۹-۲)

ملائک سے کہا ترغیب تم دو ۔ وہ جائے جنگ کو اور قتل وان ہو

۳۶۰ لیکن تدبیرین اگرچہ پیش اُنھون نے ۔ نہ ہرگز ہو سکین منظور حق سے

وہ عاجز تھے مگر مین بول اُٹھا ۔ ترے مقصد کو مین پورا کرونگا

لڑائی پر وہان وہ کام آسئے
تو کیسے جاسنے پر مائل کریگا
کیا خوش ہو کے اُسنے مجھ کو خصت
بظاہر تھے یہو وہ کے وہ پیرو
زبان اور دل کو بھی جھوٹا بنایا
کیا مین نے جو کچھ ارشادِ رب تھا
مجھے سب لوگ کہتے باغی ہرچند
وہی کاٹا ہے مین نے جو کہ بویا
مین جس کے واسطے ہر وقت رویا
نہین الفت کا رشتہ مین نے توڑا
ہر اک نیکی کا دِلدادہ سدا ہون
کہ منبع فیض کا ہے تیرے ہی ذات
بجز تیرے رکھون اُمید کس سے
یہان جو کچھ ہے تیرا ہی وہ سب ہے
مین دیکھون تیرے پوشیدہ کمالات
عدوے دین و ایمان اور پُرفن
سمجھتا ہون نہین دشمن نہ اور غیر
نہین اُنکے سبب کچھ مین نے کھویا
حقیقت مین ہے اُلفت مجھکو سب سے
مدد کرنا ہے اُن کی میرا پیشہ
ہے اُن کے واسطے میری حمایت
کھلے اُنکے لئے دانش کا ہر باب
اُنھین محفوظ رکھتا ہر بلا سے

۳۸۵ نشانون سے ہدایت اُن کی کرتا
کلام صاف سے بتلاتا اُن کو
کیا اُن کے لیے جو تش کو ایجاد
شگون اور فال مجھسے ہین سراسر
ہین قسمت کا بتاتا اُنکو ہون حال
۳۹۰ مجھی سے سیکھتے رمّال ہر فن
حسد سے متہم وہ مجھ کو کرتے
ہین انسان کو مصیبت مین پھنساتا
ہے ممکن پہلے ایسا مین تھا کرتا
نہین ساتھی سے دُکھ ہوتا کبھی کم
۳۹۵ تسلی کیا ہو انسان میرا ساتھی
مگر ہے رنج اس کا مجھ کو دن رات
کہ انسان کو ملیگی سرفرازی
مگر میرا رہیگا یہ ہی بد حال
دیا منجی نے یہ پاسخ بہ سختی ؛
۴۰۰ گنہ پر تو گنہ اپنے بڑھائے
ترا رنج و تعب جھوٹا سراسر
ازل مین جھوٹ کا بانی ہوا تو
نہ ہوگا تا ابد تجھ سے جدا جھوٹ
جہنم سے رہائی کا ہے دعوی
۴۰۵ تجھے جنت مین آنے سے ہوا فخر
یہ سچ ہے تو کبھی جنت مین آیا
تو آیا در حقیقت قیدی بنکر

ہین اُنکے دل مین ہون اُمید بھرتا
مناسب وہ جو اُن کے واسطے ہو
خبر آیندہ کی پاکر وہ ہون شاد
ہے اُن سے فایدہ انسان کو یکسر
موافق ہے نکہت کی کونسی چال
وہ کرتے حالِ آیندہ کو روشن
(جو اُلفت کا خدا کی دم ہین بھرتے)
انھین اس طرح ساتھی مین بناتا
خیال ایسا مگر اب ہے نہ میرا
نہ دل کا دور کرتا ہے کوئی غم
نہین کم اس سے میری ہے تباہی
حقیقت مین یہی ہے رنج کی بات
نجات و زندگانی اور بحالی
رہون گا مین ہمیشہ تک بد اقبال"
"یہان لائی ہے تیری تیرہ بختی
اور آخر اپنے پر آفات لائے
سزا دے گا تجھے اللہ اکبر
اور اُس پر بیگمان قائم رہا تو
کریگا خاتمہ تیرا ترا جھوٹ
خدا تک بھی رسائی کا ہے دعوی
مگر اسمین نہین ہرگز ترا فخر
وہان حکمِ خدا تجھ کو تھا لایا
جلالی تھا جہان پر تو سراسر

نہ رتبہ وہ نہ وہ حشمت نہ اجلال — نہ وہ عزت نہ وہ صَولت نہ اقبال

تبہ حالی تری بیحد نمایان — تجھے پہچاننا تھا وان نہ آسان

۴۱ حقارت کی نظر سب کی تھی تجھپر — کہ خالی تھا تو نیکی سے سراسر

ہراک کو تیری صحبت سے حذر تھا — تو مثل گندگی وان سربسر تھا

نہ اُس جا مین تجھے ہرگز خوشی تھی — وہان تیرے لئے بے حُرمتی تھی

وہان تھی آگ تیری شعلہ زن اور — دکھاتا تھا جہنّم وان نیا طور

تھا جنّت واسطے تیرے جہنّم — تھا تیرے واسطے ویسا ہی وان غم

۴۱ خدا تجھسے بھی لیتا اپنی خدمت — سمجھتا جس کو ہے تو اپنی عظمت

مگر اس مین نہین تیری اطاعت — نہین خوبی کوئی کوئی شرافت

تو کرتا ہے بدی کے واسطے کام — خدا کرتا ہے اُسکا نیک انجام

تو کرتا خوف سے ہے اُسکی خدمت — نہین اس مین ذرا ہے تیری عظمت

حسد سے تھی لگائی تو نے تہمت — کہ پہونچاسے ہر اک صورت اذیت

۴ اُسے تھا نام نامی جسکا ایوب — رضائے حق ہمیشہ جس کو مطلوب

بالآخر صبر سے غالب ہوا وہ — اور ایمان مین سدا قائم رہا وہ

تو ہے کاذب تجھے ہے کذب مرغوب — تری دانست مین الحق یہ تھا خوب

ہو ظاہر چار سو منھ سے ترا جھوٹ — تماشہ بد اس لئے غالب ہوا جھوٹ

وہی دن رات کا تیرا ہے کھاتا — ہے شاہد جھوٹ کا تیری زمانہ

۴ رمل سے اور نجوم و فال سے بھی — ہے دیتا لوگون کو تو پیشین خبری

ہین چالاکی و فطرت سے یہ کل کام — کبھی اچھا نہین اس کا ہے انجام

اگر ہے سچ تو جھوٹ اُسمین ہے شامل — ہین جھوٹے سارے رمّال او عامل

بتون کے مندرون مین گھُسکے اکثر — تو پانڈون سے بلاتا جھوٹ یکسر

ہے مہمل ساری خبرین اور مبہم — سمجھ مین جو کہ آتی ہین بہت کم

اگر بے سمجھے جانا فائدہ کیا — اگر سمجھا بھی کچھ اس سے ہوا کیا

۴۳۰	نہ خطرہ سے کوئی بچ سکتا اُن سے	اُٹھایا فائدہ کب اُنسے کس نے
	بطالت مین ہین کل قومین جہانکی	کہ اُن سب نے بتون کی بندگی کی
	ہے اس باعث تری باتونکی شیدا	ہلاکت اُنکی اُن سے ہے ہویدا
	مگر وہ وقت اب جلدی ہے آتا	جہان کے واسطے راحت ہے لاتا
	نہین مانینگے انسان تیری باتین	نہین کام آسکینگی تیری گھاتین
۴۳۵	کلامِ حق پہ تکیہ ہوگا اُن کا	ہے سارے علم کا وہ ہی تو چشمہ
	سکھائے گا وہی مرضی خدا کی	ہو حاصل تاکہ خوشنودی خدا کی
	خدا دیگا اُنھین روحِ مقدس	ہے نت دل ہر اک کا اُس سے اقدس
	وہی ہر راستی سکھلائے اُن کو	جو بہتر باتین ہون بتلائے اُن کو
	خبر آیندہ کی اُن کو وہی دے	اُنھین ہر خطرہ سے وہ ہی بچائے
۴۴۰	ہوا یہ سُن کے شیطان سخت ناراض	مگر شرمندہ تھا وہ پیشِ مرتاض
	دیا پاسخ فروتن بنکے اُس کو	(تھین چالاکی کی باتین جنسے خوش ہو)
	ملامت بے طرح کرتا ہے مجھکو	ہین شیرین باتین تیری مجھکو خوش خو
	مین بیشک ہون خطاکار و گنہگار	ہوئی باعث ہے اسکی حالت زار
	ہوا مجبوری کے باعث برا کام	وگرنہ جھوٹ کا لیتا نہ مین نام
۴۴۵	کوئی شخص ایسا پائیگا مُشکل	مصیبت سے پریشان جس کا ہو دل
	مجبوری صداقت سے نہ پھر جائے	دغا اور جھوٹ کو وہ کام مین لائے
	خوشامد سے سراسر کام وہ لے	بُرائی سے برابر کام وہ لے
	خداوند اور مالک تو مرا ہے	کہے جو کچھ مجھے تو وہ بجا ہے
	مرا ہے کام اب برداشت کرنا	تری طاعت کا دم ہر وقت بھرنا
۴۵۰	ہے راہِ راستی بے شبہ مُشکل	ہے جسپر چلنے سے عاجز بہت دل
	بیان اسکا دل افروز اور شیرین	نہایت سُننے سے اسکے ہے تسکین
	عجب راحت رسان ہے مثلِ نغمہ	دل و جان کو وہی کرتا ہے تازہ

تری باتون کے سننے کا ہون شایق — کہ تو ہے انبیا مین سب سے فایق
تری باتین مرا دل شاد کرتین — وہی غم سے ذرا آزاد کرتین
۴۵ ثناخوان لوگ ہین نیکی کے اکثر — اسے وہ جانتے ہین سب سے برتر
مگر اس کے نہین ہوتے ہین پیرو — ہے میرا حال بھی ایسا ہی خوشخو
اجازت ہو تو مین پھر آؤن یا نپر — مین تجھ سے فیض بھی پاؤن یہان تک
تو تنہا ہے نہین آتا کوئی یان — کریگی تجھ کو تنہائی پریشان
پدر تیرا جو ہے پاک اور دانا — ثناخوان جس کی حکمت کا زمانہ
۴۶ زناکارا اور بیدین کاہنون کو — جو ہین از حد گنہگارا اور بدخو
اجازت دیتا ہے ہیکل مین آئین — وہ قربان گاہ پر نذرین چڑھائین
وہ منت مانین اور مانگین دعائین — شریعت اسکے بندونکو سکھائین
دیا بلعم کو تھا الہام اُس نے — پھر اگرچہ تھا وہ راہِ خدا سے
اجازت مجھکو دے تو بھی کہ آؤن — مین صحبت سے تری یان فیض پاؤن
۴۷ نہین باتون مین منجی اُس کی آیا — زبان پر یہ سخن اُس وقت لایا
ترا مطلب بخوبی جانتا ہون — تجھے عیار سب سے مانتا ہون
نہین کہتا ہون تو آئے نہ آئے — تو وہ کرنا تجھے جو کچھ کہ بھائے
خدا نے کر دیا ہے تجھکو آزاد — یہ آزادی کریگی تجھ کو برباد
ہوا شیطان سُنکر بس پشیمان — ہوا مثل ہوا وان سے گریزان
۴۸ ہوا ہین جلد غائب ہو گیا وہ — اندھیرے مین یکایک کھو گیا وہ
کہ تھی تاریکی ہر جا اب زمین پر — نہ نامِ روشنی تھا وان کہین پر
درختون کے تھا سایہ سے اندھیرا — رہا مردِ خدا اوان پر اکیلا
پرنداب تھے بسیرے مین سراسر — درنداب تھے مگر مانوس ساہر
وہ بھر صید ہر جا گھومتے تھے — مسیحا کے قدم کو چومتے تھے
۴۹ اُسے مولا وہ اپنا جانتے تھے — اُسے رازق وہ اپنا مانتے تھے

گنتی ۲۲ باب وغیرہ[۵]

جلد دوم

تتمۂ آزمایش اوّل

مسیحا کی رفاقت کیا ہے شیرین
ہر اک دم دل کو اُس سے ہوتی تسکین

ہمارا ہمدم و ہمدرد و ہمراز
ہمارا غمگسار و یار ہے دمساز

وہ ہے ہردم رفاقت کرنے والا
محبّت کا سدا دم بھرنے والا

وہ بھائی سے زیادہ تر ہے پیارا
ہماری جان کا وہ ہی سہارا

ہمارے دکھ مین وہ نزدیک تر ہے
ہماری شام کلفت کی سحر ہے

خوشی اس سے ہماری ہے دوبالا
شبِ تاریک مین وہ ہے اُجالا

رفاقت اس کی ہے جنّت کے مانند
وہ وقتِ موت بھی رکھتی ہے خرسند

نہین دُنیا ہے کُل اُس کے برابر
وہ سب ہے اس کے مکلّف ہے سراسر

مبارک جو رفاقت اس سے رکھتے
مزہ حُبِّ مسیحائی کا چکھتے

مبارک تھے مسیحا کے حواری
اوائل مین جو از فضلِ الٰہی

کلامِ اصطباغی کو یقین کر
اور اس کی ساری باتین دلنشین کر

مسیحا کی رفاقت کے تھے طالب
محبّت ہو چلی تھی دلپہ غالب

وہ اس سے فیض اُٹھانیکے تھے مشتاق
مگر وہ ان سے یکایک ابن خلّاق

ہوا غائب بیابان کو وہ جاکے
وہین پر وہ ظفر شیطان پہ پاکے

ہوئے اس وجہ سے از حد وہ محزون
تلاش اُسکی لگے کرنے وہ افزون

اُسے دیہات مین شہرون مین ڈھونڈھا
نشانِ نقشِ پا اُس کا نہ پایا

نہ جنگل مین کہین اُن کو ملا وہ
سراسر اُن سے پوشیدہ رہا وہ

یریحو مین اُسنے ڈھونڈھا نہ پایا
گئے سالم پتہ اُس کا نہ پایا

یہودہ سے وہ لے کر تا گلیل
رہے جویان بہ صد شوق اور ہمّت

مگر پاتے نہین اصلا اُسے تھے
ہماکے مثل پانا اُس کا معلوم
نہ پایا ڈھونڈھکر اُس کو وہ ہارے
(کہ از حد رنج و غم سے تھے بھرے وہ)
اُسی نے یک بیک تھا لے لیا دل
نکوکاری مین شاید ایک تھا وہ
حقیقت مین تھا بھیجا وہ خدا کا
نجاتِ قوم کی اور حوری کی
خوشی اپنی ہوئی خاشاک اہتو
جلالِ حق تعالے[۱] تاکہ دیکھے
خدا کی دید کا طالب ہوا وہ
یہان پر جب کہ بھیجا ہے خدا نے
کہ ہے ذات اُسکی بابرکات و طاہر
ہمین دیدار عیسےٰ[۲] پھر تو دکھلا
کرے ہم کو ظفرمند اور طاہر
ہر اک دشمن پہ غالب وہ ہی کر دے[۳]
ہماری قوم کی شاہنشہی ہو
خدا کے وعدون پر ایمان رکھین
خدا کے رحم کا ہم پر ہے سایہ
کہ ین ہم فیض اُس سے تاکہ حاصل
ہمین اُس کو یقیناً جلد دے گا
وہ جس کے واسطے دنیا مین آیا
نہین مقصد ہوا پورا ہے ابتک

[۱] خروج ۳۴-۱۸
[۲] بمعنے نجات دینے والا
[۳] کتاب یشوع

ہماری جلد برلائے گا اُمید — کرے خرم ہمین عیسیٰ کی تا دید"

یہ کہکر کچھ تسلی دل مین پائی — قوی اُمید اُن کے دل مین آئی

۴۵ مگر مریمؑ نہایت غمزدہ تھی — اُسے تکلیف دہ اب مامتا تھی

وطن کو آئے سب عیسیٰ نہ آیا — کسی سے بھی نشان اُس کا نہ پایا

اُسے فکرون نے از حد اب ستایا — خیال اندوہ کا اب دل مین آیا

اگرچہ پاک تھی دل مطمئن تھا — محبت کا پسر کی دل پہ غلبہ

ہوا اتنا ہوئی بیچین بانو — لگی کہنے بہا کر اپنے آنسو

۵۰ بہت دن ہوگئے بیٹا نہ آیا — پتہ اُس کا کسی سے بھی نہ پایا

کہان ہو کس طرح ہو کیا ہے معلوم؟ — مری آنکھون سے ہے اسوقت معدوم

ملا اعزاز تھا حق سے نہایت — ملی تھی بے گمان یہ حق سے برکت

ہوئی مین حاملہ روح خدا سے — خطاب اعلیٰ ملا یہ کبریا سے

پسندیدہ مبارک عورتون مین" — مگر ہون اس زمان مین غمزدون مین

۵۵ ہے رنج و غم مرے دل مین نہایت — ہے ڈر بھی جس سے دل کو ہے نہ راحت

مبارک اب مین کیسے عورتون مین — مری نسبت ہین خوش اپنے دلون مین

مرا آغاز سے بہتر نہ تھا حال — بظاہر اُنسے ہون مین پست اقبال

ہوا پیدا یہ جب دل کا مرے نور — ہوئی مین اس کی پیدایش سے مسرور

سرا مین جا نہین رہنے کی پائی — مصیبت مفلسی مین یہ اُٹھائی

۶۰ ہوا اصطبل مین اپنا ٹھکانا — اور اک چرنی مین بیٹے کو لٹایا

مصیبت تازہ پھر آئی یہ ہم پر — ہوے جس سے پریشان ہم سراسر

کہ شہ نے مارنا بچے کو چاہا — خدا نے راز یہ ہم کو بتایا

ہوئے فوراً روانہ مصر کو ہم — مگر تھا دغدغہ یہ رہ مین ہردم

کہین ہم کو وہ قاتل شہ نہ پائے — جگر کے ٹکڑے کو وہ مار ڈالے

۶۵ ہمین اُس نے کہین پر جب نہ پایا — شقی نے پھر ستم تازہ یہ ڈھایا

مسیح کا
سے م
غمزد

تھے ننھے بچے اُن کو مار ڈالا
بنا مولد مرے بچے کا مقتل
شقی جب مر گیا ہم وان سے پلٹے
رہے اس وجہ جا کر ناصرت ہم
نہ ہوا اُس کا کسی کو حال معلوم
تعجب خیز تھین کل باتین اُسکی
وہ تھا بارہ برس کا جبکہ لڑکا
بوقت عید جانے کھو گیا کب
ہر اک جا ڈھونڈا پر اُس کو نہ پایا
اُسے دیکھا ہوئے خوش دیکھکر ہم
اُسے پایا فقیہون پاس بیٹھے
نہایت شوق سے درس اُسکا سنتا
سوالات مناسب پوچھتا تھا
یہ مین نے پیار سے اُس سے کہا جب
بتا ہم سے جدا یان رہ گیا کیون
تجھے ہم ڈھونڈتے پھرتے تھے ہر جا
دیا پاسخ ادب سے اُسنے ہم کو
مجھے پہلے ہی کیون یان پر نہ ڈھونڈا
ہے پیارا مجھ کو میرے باپ کا گھر
ہمارے ساتھ یہ کہکر چلا وہ
ہمارے کام مین تھا وہ مددگار
عبادت مین خدا کی بھی وہ رہتا
وہ غور و خوض مین رہتا تھا مشغول
اور اُن کے خون کا دریا بہایا
ہوئین بے طرح مائین جس سے بیکل
مگر بیٹے سے اُس کے ڈرتے ہم تھے
تھے وان گمنامی کے عالم مین ہر دم
تھا وہ اہل جہان سے گویا معدوم
نہ دانش مین کسی کو ہمسری تھی
وہ ہیکل مین ہمارے ساتھ آیا
نہ پایا اُس کو بے حد غم ہوا تب
ہمین شوق اُسکا ہیکل مین لے آیا
خوشی سے پر تعجب کچھ نہ تھا کم
ادب سے اور بڑی شایستگی سے
ہمہ گوش اور سراسر محو وہ تھا
تھا ظاہر بیگمان اور اک اُس کا
”ہین قربان پیارے بیٹے تجھ پہ ہم سب
ہمین صدمہ جدائی کا دیا کیون
ہوا مسکن تھا غم کا دل ہمارا“
”بھلا کیون تم نے جا دی دل مین غم کو
تمھین معلوم اتنا بھی نہین تھا
مناسب وان پہ رہتا اور بہتر“
ہر اک ساعت اطاعت مین رہا وہ
اُسے تھی کاہلی سے ہر زمان عار
تھا نیکی کا حقیقت مین نمونا
تھا انسان اور خدا کا بھی مقبول

ہوا جب عمر مین وہ سال سی کا … ارادہ کرکے انسان کی ہی کا

۹۰ یہوداکو گیا بپتسمہ پایا … خدا اُسنے یہ کرشمہ تب دکھایا

کیا روح خدا کو اُس پہ نازل … سراسر کام اُس کے تا ہون کامل

کیا ظاہر اُسے فرزند اپنا … نہایت پیارا اور دلبند اپنا

یوحنا سے بڑا اپنے سے مانا … خداوند اور مالک اپنا جانا

کئے تشہیر وصف اسکے سراسر … کہ جانے خلق اُسے تا سب سے برتر

۹۵ ہین اس سے مجھی اچھے دن ہین آئے … مری حالت کی تبدیلی وہ لائے

مبارک ہونگی عزت ہوگی حاصل … خوشی میری جہان مین ہوگی کامل

مگر برعکس اس کے ماجرا ہے … جدائی سے مرا دل اب دُکھا ہے

خدایا دید اُس کی کر عنایت … تو لا اُس کو جو ہے ارمان کی غایت

ہین پاؤن اُس کو پہلے جیسے پایا … یکایک مجھ کو ہیکل مین ملا تھا

۱۰۰ مجھے شمعون کی باتین وہ ہین یاد … رہے کچھ باتون سے اُسکی دل مرا شاد

مگر کچھ ہین کہ جن سے ڈرتا ہے دل … مصیبت واسطے میرے ہے کامل)

یہ باعث گرنے اور اُٹھنے کا یہی … عدالت ہے اسی سے قوم کی بھی

تری جان سے گزر جائیگی تلوار … تھا مطلب ہوگی میری حالت زار

مصیبت واقعی ہے میرا حصہ … بڑھا ئیگی وہی آخر مین رتبہ

۱۰۵ مبارک ہون گی ہوگی گو مصیبت … خدا دیگا مجھے اس مین بھی راحت

نہ لاؤن گی زبان پر کوئی شکوہ … خدایا غم کو تو ہی دور کرنا

کہان دیر ہی ہے کی ابتک نہ آیا … بڑے مقصد نے اُس کو ہے چھپایا

وہ اپنے باپ کا ہے کام کرتا … اسی مین وہ سحر سے شام کرتا

رہونگی صبر سے مین اُسکی مشتاق … جدائی اُسکی ہے مجھ کو بہت شاق

۱۱۰ اگر عادی مصیبت کی ہوئی ہون … فدا وعدہ نپہ حق کے مین رہی ہون

خدا کی باتون کو دل مین ہے رکھا … رہی مین سوچتی اُن پر ہمیشہ

رہے گا صبر سے اب کام میرا
خیالات ایسے ہی آتے تھے ہر دم
گزشتہ باتون پر کرتی تھی وہ غور
خدا کے وعدون پہ ایمان تھا اُسکا
تھا جنگل مین اکیلا اُس کا بیٹا
خیال پاک اُسکی اب غذا تھے
نجاتِ خلق کا ہر دم تصور
نجاتِ خلق کا کیسے کرے کام
خدا تھا وہ تھا اور کوئی نہین تھا
ہوا مین وہ گیا تھا ہار کر اب
گیا دربار پھر اُس نے فراہم
بنا تھا اُس زمان وہ صورتِ غم
نہین اُمید کا نام و نشان تھا
لگا پر بولنے وہ چار و ناچار
کہ اے شاہان و نوابانِ ذیشان
رئیسان راجگان ہفت اقلیم
تمھین اربعہ عناصر کے ہو مالک
رہے عالم مین اب تک ہم ظفرمند
ہزیمت کا مگر اب دغدغہ ہے
وہ ایسا سخت دشمن ہے ہمارا
نہ کوئی آزمایش آتی ہے کام
کلامِ حق کی وہ تلوار لیکر
خدا پر اُس کا ایمان ہے نہایت

کہ آخر اچھا ہو انجام میرا"
تھے کہتے و ور اُس کا بیگمان غم
سمجھتی تھی نرالے حق کے ہین طور
سمجھتی تھی خدا پورا کرے گا
وہ بھوک اور پیاس کا مارا ہوا تھا
اُسے وہ بھوک مین آسودہ رکھتے
دماغ و دل کو اُسکے رکھتا تھا پُر
ہوا اُسکے آنے کے مقصد کا انجام
کہ غائب وان سے شیطان بالیقین تھا
کرے تدبیر ایسی جو ہو انسب
کرین تا مشورہ ملعون باہم
ہزیمت کا خیال اُس کو تھا ہر دم
اور اُس سے رنج و غم از حد عیان تھا
حقیقت کا لگا کرنے وہ اظہار
امیران و وزیران ہنروان
ہے دل مین میرے جن کی عزت و تکریم
تمھارے تحت مین ہین سب ممالک
ظفرمندی فقط کرتی ہے خرسند
ہماری سلطنت کا فیصلہ ہے
کہ اُس سے بیگمان اب تک مین ہارا
تھا گرچہ آزمانے مین مرا نام
مرا سر ہوتا ہے مجھ پر مظفر
ہے بیجا اُس کو خالق سے محبت

شیطان کا شیاطین کے ساتھ مشورہ کرنا

۱۳۵ نہ دل مین اُسکی دنیا کی محبت ہے ہر دم ساتھ مین حق کی رفاقت
مین اُسمین سارے اوصاف الٰہی ابھی تک ہے اُسی مین بے گناہی
کمال اُسمین ہے اور اعلیٰ خیالات جہان مین سب سے برتر اُسکی ہے ذات
بڑا آدم سے ہے البتہ وہ ہی نہ اُلفت حق کی آدم مین تھی ایسی
کہ عورت کی محبت مین وہ پھنسکر خلافِ حق ہوا عاصی سراسر
۱۴۰ یہ انسان گرہے انسان سے بڑا ہے تعجب کیا کہ یہ ابنِ خدا ہے
مین واپس اس لیے آیا ہون یان پر کرون آگاہ اس سے مین سراسر
مبادا کامیابی کے یقین پر گزشتہ حالِ آدم پر نظر کر
رہو تم بے خبر اور سخت غافل اگر ہو کامیابی اُس کو کامل
رہو اب تم مدد کو میری تیار رہو دشمن سے ہر دم اپنے ہشیار
۱۴۵ کہ تا غلبہ نہ مجھ پر پاسنے پائے نہ آفت کوئی ہم پر لانے پائے
کلام ابلیس کا پورا ہوا جب بفرطِ جوش یون کہنے لگے سب
تو جیسا حکم دیگا ہم کرین گے مصیبت ہم پہ جو آئے سہین گے
لگا بلعال اُن مین بولنے اب رہے خاموش تا اُسکی سنین سب
مثالِ اسمیدس تھا جن ناپاک نہ دل مین شرم اُسکے تھی نہ کچھ باک
۱۵۰ نہایت شہوتون سے پُرلعین تھا وہ محبوبون کا عاشق بالیقین تھا)
تردد مین ہے کیون اے شاہِ دنیا تجھے اندوہ و غم ہے کیون زیادہ
زنانِ سیم جبین و دلربا کو بتانِ ماہ سیما مہ لقا کو
جو فنِ دلربائی مین ہون اُستاد ہنر سب دلبری کے اُنکو ہون یاد
حسین سب سے زیادہ اور قاتل کرین اک غمزے سے دل کو جو بسمل
۱۵۵ غضب کی ناز کی ہو اور ادا ہو کہ جس سے زہد کا بس خاتمہ ہو
وہ ہون عیار باصد سحر و افسون کرین جو اُلفت کا ایکدم خون
مقرر ہم کرین تا آزمائین اُسے اپنی محبت مین پھنسائین

ہو بلبل کی طرح شیدائے گلرو
برائے عاشقان ہے وہی آفت
بچے کوئی بھلا کس طرح اُن سے
وہ اپنے سے جدا ہونے نہ دیتے
وہ دامِ مکر بہرِ اتقیا ہین
خدا کی اُسپہ از حد تھی عنایت
بڑھا بے طرح تھا عرفان اُس کا
اگرچہ ساری باتون مین تھا اُستاد
مئے عشقِ زنان سے وہ تھا سرشار
(کہ تھا وہ گھاگ اور عاقل بلا کا)
تو فنِ دلبری مین خود بھی ہے طاق
ترے دل مین وہ کھپ جاتی ہے ہر دم
تری وارفتگی از حد ہویدا
کیا خلقِ خدا کا ناک مین دم
پڑھا کچھ عشق کا اس طرح افسون
نہ سمجھا فرق کچھ سود و زیان مین
جو چاہا تو نے تھا سب کچھ ہوا وہ
جو تھے اہلِ خدا با وصف و خوبی
بنے وہ خوار اور از حد کمینے
اگرچہ وہ نبی بھی تھا خدا کا
گناہِ بت پرستی مین پھنسائے
تو ہی کرتا ہے دلپر اُنکے شاہی
تو عظمت سب کے لیے اُنکی ہے خنجر

سلاطین ۱۱ باب[۱]

پیدائش باب[۶]

گنتی ۲۵ باب[۱]

امیرون کو تو ہی کرتا ہے نادار
رشی کی تو تپشیا بھنگ کرتا
ہر اک جا تیرا ہی ہے دور دورہ
کیا راون کو تو ہی نے تو برباد
ہوئے برباد لاکھون ساتھ اُسکے
کیا بد فعلی مین پیرس کو بیباک
نہین تو وزن سب کا ایکسا کر
نہین اِس دام مین پھنستے وہ زنہار
نہین کیا حالِ یوسف تجھ پہ روشن
نہ اُس کو کر سکی اپنے پہ مایل
اگرچہ قید بھی اُس کو کرایا
حقیقت مین یہ یوسف سے بڑا ہے
سلیمان پر تجھے ہے فخر از حد
اُسے منظور آسایش تھی ہر دم
195 وہ طالب عشرت و دولت کا رہتا
اُسے اُس سے تھا ہر دم عیش مطلوب
اسی باعث اسیر زلف پیچان
یہ ہے از حد سلیمان سے بھی دانا
ہے مقصد نیک اُسکا اور برتر
200 بھلا تم پاؤ گے ایسی کہان زن
ہو جس کے حسن کی دنیا مین شہرت
جسے دیکھے نگاہِ شوق سے وہ
نہ اُس کو بھی بھروسہ خود پہ ہو گا

لگا کر عاشقی کا دل مین آزار
اُسے عالم کا تو ہی ننگ کرتا
ہے عالم مین پھرا تیرا ڈھنڈھورا
اگرچہ وہ ہر اک فن مین تھا اُستاد
نہ آیا جز خرابی ہاتھ اُس کے
تر واس جسکے باعث ہو گیا خا[illegible]
جہان مین جو کہ ہین مقبولِ داور
مے اُلفت سے حق کی وہ ہین سرشار
زلیخا جو حسین تھی اور پُر فن
نہین کم کر سکی اُس کے فضائل
نہ ہرگز مطلب دل اپنا پایا
نہین انسان یہ ابنِ خدا ہے
جسے عشقِ بتان نے کر دیا با[illegible]
نہین تھا عاقبت کا کچھ اُسے غم
اُسے منظور اُس سے فائدہ تھا
اُسے دنیا تھی پیاری اور محبو[ب]
ہوا۔ آخر تھا جس سے وہ پریشا[ن]
وحید عصر و یکتائے زما[نہ]
نہین محبوب اُسکو ہے زن اور
جو حد درجہ کی ہو عیار و پُر[فن]
حسینون کو ہو جس کا حسن حیر[ان]
کرے اُس سے تکلم ذوق سے [illegible]
ہو عیاری اگرچہ اُسکا [illegible]

اگرچہ حسن کی ملکہ ہو وہ ہی
وہ باندھے زہرہ کا گرچہ کمر بند
طلسمون کا تھا وہ گنجینہ یکسر
دلِ داناکی خاطر دام وہ ہی
تھا آتش سردمہری کیلیئے وہ
محبت جوش زن اُس سے سدا تھی
تھی اُس مین ہر طرح شیرین بیانی
تھی خاموشی تکلم سے جو بہتر
تھا غمزہ وہ کرے دل کو جو تسخیر
ہے ابنِ حق مین وہ نیکی کا جوہر
نگہ اُس کی کرے گی رعب کا کام
ادا اُس کی نہین کچھ کام آئے
غرورِ حسن بھی ہو دور اُس سے
وہ عزت کی نگہ سے دیکھے اس کو
طبیعت سے جو ہین کمزور اُن پر
وہی ہین دامِ الفت مین گرفتار
نہین یہ آزمایش اس کے لایق
اِسے اس طرح سے ہم آزمائین
دکھائین سبز باغ اُس کو سراسر
ہو جن مین عزت و عظمت سراسر
اُنھین سے اُسکو اب ہم آزمائین
بڑے اشخاص اُن سے گر گئے ہین
ہے خواہش جو طبیعت کے موافق

ہوا اُسکے حسن کی عالم پر شاہی
فسون حد سے زیادہ جسمین تھے بند
تھا عاشق کے لئے گویا وہ خنجر
حکیمون کے لیے صمصام وہ ہی
تھا اُلفت ساتھ مین اپنے لئے وہ
بھری محبوبی کی اُس مین حیا تھی
قیامت ہر جگہ اُس سے بپا تھی
رگِ جان کیلیئے گویا وہ نشتر
کرے الحق وہ مرغِ جان کو نخچیر
ہے جس سے سارے عالم سے وہ برتر
پشیمان اُس سے ہو جائے وہ گلفام
خجالت بیگمان دل مین وہ پائے
وہ سب رعنائی ہو کافور اُس سے
مطیعِ حکمِ ابنِ حق بھی وہ ہو
ہے غالب عشقِ محبوبان سراسر
اُنھین کے واسطے ہے عشق آزار
بتون کا ہوگا یہ ہرگز نہ شایق
برائی کی نہ صورت ہم دکھائین
وہ باتین جو کہ ہون اعلیٰ و برتر
جو ہون نزدیک ہر انسان کے بہتر
ہو ممکن اُس کو نیچا ہم دکھائین
نہین قایم صداقت پر رہے ہین
نہین ہرگز برا ہے جس کا شائق

کتاب ایڈ

اسیرون کو تو ہی کرتا ہے نادار — لگا کر عاشقی کا دل مین آزار
رشی کی تو تپلشیا بھنگ کرتا — اُسے عالم کا تو ہی ننگ کرتا
ہر اک جا تیرا ہی ہے دور دورہ — ہے عالم مین پھرا تیرا ڈھنڈھورا
کیا راون کو تو ہی نے تو برباد — اگرچہ وہ ہر اک فن مین تھا اُستاد
۱۸۵ ہوئے برباد لاکھون ساتھ اُسکے — نہ آیا جز خرابی ہاتھ اُس کے
کیا بد فعلی مین پیرس کو بیباک — تروا اس جسکے باعث ہو گیا خاک
نہین تو وزن سب کا ایکسا کر — جہان مین جو کہ ہین مقبولِ داور
نہین اِس دام مین پھنستے وہ زنہار — مے اُلفت سے حق کی وہ ہین سرشار
نہین کیا حالِ یوسفؑ تجھ پہ روشن — زلیخا جو حسین تھی اور پُرفن
۱۹۰ نہ اُس کو کر سکی اپنے پہ مایل — نہین کم کر سکی اُس کے فضایل
اگرچہ قید بھی اُس کو کرایا — نہ ہرگز مطلب دل اپنا پایا
حقیقت مین یہ یوسف سے بڑا ہے — نہین انسان یہ ابنِ خدا ہے
سلیمان پر تجھے ہے فخر از حد — جسے عشقِ بتان نے کر دیا بد
اُسے منظور آسایش تھی ہر دم — نہین تھا عاقبت کا کچھ اُسے غم
۱۹۵ وہ طالب عشرت و دولت کا رہتا — اُسے منظور اُس سے فائدہ تھا
اُسے اُس سے تھا ہر دم عیش مطلوب — اُسے دنیا تھی پیاری اور محبوب
اسی باعث اسیرِ زلف پیچان — ہوا۔ آخر تھا جس سے وہ پریشان
یہ ہے از حد سلیمان سے بھی دانا — وحیدِ عصر و یکتائے زمانہ
ہے مقصد نیک اُسکا اور برتر — نہین محبوب اُسکو ہے زن اور زر
۲۰۰ بھلا تم پاؤگے ایسی کہان زن — جو حد درجہ کی ہو عیار و پُرفن
ہو جس کے حسن کی دنیا مین شہرت — حسینون کو ہو جس کا حسن حیرت
جسے دیکھے نگاہِ شوق سے وہ — کرے اُس سے تکلم ذوق سے وہ
نہ اُس کو بھی بھروسہ خود پہ ہوگا — ہو عیاری اگرچہ اُسکا پیشہ

پیرس ایشیائے کوچک کے شہر تروا اس کا شہزادہ تھا یہ یونان کے ایک بادشاہ اگیمیمنن کی بی بی کو بھگا لایا تھا ۔ ۵۳ پیدایش ۳۹ باب

یوحنا ۳۱-۱۱

	اگرچہ حسن کی ملکہ ہو وہ ہی	ہو اُسکے حسن کی عالم پہ شاہی
۲۰۵	وہ باندھے زہرہ کا گرچہ کمربند	فسون حد سے زیادہ جسمین ہین بند
	طلسمون کا تھا وہ گنجینہ یکسر	تھا عاشق کے لئے گویا وہ خنجر
	دلِ دانا کی خاطر دام وہ ہی	حکیمون کے لیے صمصام وہ ہی
	تھا آتش سردمہری کیلئے وہ	تھا اُلفت ساتھ ہین اپنے لئے وہ
	محبت جوش زن اُس سے سدا تھی	بھری محبوبونکی اُس مین حیا تھی
۲۱۰	تھی اُس مین سبطرح شیرین بیانی	قیامت ہر جگہ اُس سے بپا تھی
	تھی خاموشی تکلم سے جو بہتر	رگِ جان کیلئے گویا وہ نشتر
	تھا غمزہ وہ کرے دل کو جو تسخیر	کرے الحق وہ مرغِ جان کو نخچیر
	ہے ابنِ حق مین وہ نیکی کا جوہر	ہے جس سے سارے عالم سے وہ برتر
	نگہ اُس کی کرے گی رعب کا کام	پشیمان اُس سے ہو جائے وہ گلفام
۲۱۵	ادا اس کی نہین کچھ کام آئے	خجالت بیگمان دل مین وہ پائے
	غرورِ حسن بھی ہو دور اُس سے	وہ سب رعنائی ہو کافور اُس سے
	وہ عزت کی نگہ سے دیکھے اس کو	مطیعِ حکمِ ابنِ حق بھی وہ ہو
	طبیعت کے جو ہین کمزور اُن پر	ہے غالب عشقِ محبوبان سراسر
	وہی ہین دامِ الفت مین گرفتار	اُنھین کے واسطے ہے عشق آزار
۲۲۰	نہین یہ آزمایش اس کے لایق	بتون کا ہوگا یہ ہرگز نہ شایق
	اِسے اس طرح سے ہم آزمائین	برائی کی نہ صورت ہم دکھائین
	دکھائین سبز باغ اُس کو سراسر	وہ باتین جو کہ ہون اعلیٰ و برتر
	ہو جن مین عزت و عظمت سراسر	جو ہون نزدیک ہر انسان کے بہتر
	اُنھین سے اُسکو اب ہم آزمائین	ہو ممکن اُس کو نیچا ہم دکھائین
۲۲۵	بڑے اشخاص اُن سے گر گئے ہین	نہین قایم صداقت پر رہے ہین
	ہے خواہش جو طبیعت کے موافق	نہین ہرگز برا ہے جس کا شائق

کتاب ۵۲

نظر آیا مگر واں ایک جنگل | قریب اُسکے تھا نرمل بہہ رہا جل
گھنا واں پر درختوں کا تھا سایہ | تھی پرگھٹ ہر طرف ایشور کی مایہ
۲۷۵ پرندے خوش گلو واں چہچہاتے | اُسے گویا وہ حمدِ حق سناتے
گیا واں پر کرے آرام دن کو | تمازت مہر کی جسدم بہت ہو
روش تھی کنجوں کے اندر وہاں پر | خدا کی صنعتیں ظاہر سراسر
وہ جب تھا دیکھنے میں اُنکے مشغول | خیالِ عظمتِ حق حسبِ معمول
عزازیل اُس کو تب آیا نظر واں | تھا پہلے کی طرح وہ شکلِ انسان
۲۸۰ نہ پہچانے اُسے ایسا بنا وہ | بنا پیشِ مسیحا اب نیا وہ
بنا اب ظاہرا وہ صاحبِ جاہ | جو ہو مقبولِ دربارِ شہنشاہ
سلام آکر کیا اُس نے ادب سے | کہ عیسیٰ تھا معزز گویا سب سے
کہا کیوں اس قدر ہے تو پریشان | بہت ناطاقت و بیدم و حیران
بظاہر بھوک کے باعث ہے بیدم | مجھے یہ بیکسی ہے دیکھ کر غم
۲۸۵ بیاباں میں فقط تو ہی نہ آیا | خدا اوروں کو بھی تھا یاں پہ لایا
یہاں پر ہاجرہ اور اُس کا بیٹا | پریشان تھے کہ ازحد تھا وہ پیاسا
دکھایا حق نے اُس کو ایک چشمہ | علاجِ خوب تھا جو تشنگی کا
بیاباں میں نبی یعقوب تھے جب | یقیں یہ ہے کہ مرجاتے وہاں سب
خدا من آسمان سے گر نہ دیتا | نہ رحمت سے اگر وہ کام لیتا
۲۹۰ یہاں الیاس کو حق نے کھلایا | بیاباں میں تھکا ماندہ وہ جب تھا
خدا کو کچھ نہیں پروا ہے تیری | نہیں رحمت سے اُسکی تیری سیری
نہ تجھکو اب تلک اُس نے کھلایا | غذا تیرے لئے یاں پر نہ لایا
کیا ہے اپنی رحمت سے تجھے دور | نہیں طاعت تری ہے حق کو منظور
جواب اُس کو دیا ابنِ خدا نے | اُسی مرتاض نے اور پارسا نے
۲۹۵ ضرورت اُن کو تھی مجھکو نہیں ہے | غذا اب مرضیِ حق بالیقیں ہے

	اُسے انجام دینا میرا کھانا	اُسی سے کام لینا میرا کھانا	
	جواب اُسکو دیا شیطان نے تب	سمجھتا خوب ہون مین تیرا مطلب	
	اگر بھوکا بھلا تو کس لیئے ہے	اور اس مین بھی نہایت شک مجھے ہے	
	کہ کھانا سامنے آ ئے نہ کھائے	اُسے خاطر مین اپنی تو نہ لائے	
۲	جواب اُس کو مسیحا نے دیا یہ	عجب فہم و فراست سے کہا یہ	
	مناسب طور سے پاؤن تو کھاؤن	مین دینے والے پر کچھ شک نہ لاؤن	
	دیا پاسخ یہ چالاکی سے اُس نے	تو سُن لے غور سے کہتا یہ مجھ سے	
	حقیقت مین ہے ہر مخلوق تیرا	ہے اُس پہ ہر طرح کا تیرا دعویٰ	
	ہے فرض اُسکا کرے تیری وہ خدمت	اُسے تیری ہی خدمت سے ہے عظمت	
۲	نہ کھانا وہ غذائین جو ہون ناپاک	نہ جائز رکھے جن کو تیرا ادراک	
	بتون پر جو کہ گذرانی گئی ہون	وہ تنخانون سے یا لائی گئی ہون	
	نہ کھانا ڈینیل نے جن کو چاہا	فقط سادا ہی کھانا جس نے کھایا	ڈینیئل ۱
	نہین دشمن کی چیزین کھانا اچھا	اگر اچھی وہ ہون نقصان ہے کیا	
	غرض ہے حفظ جان لازم ہر اک کو	بھلا ذمی کوئی جان دیکے کیون ہو	
۱	ہے خلقت دیکھ کر تجھ کو پریشان	مہیا کر دیا ہے اُس نے سامان	
	کرے اُسکو تو ممنون اور کھائے	نہ اپنے دل مین شک کوئی تو لائے	
	دکھایا ایسا کچھ وان اُسنے افسون	مہیا نعمتین کین حد سے افزون	
	سرا سر بچھ گئے دستار خوان وان	غذا اسکے تھے مہیا ساز و سامان	
	غلامان حسین تھین خانسامان	پری جو تھین حسینان پرستان	
۳	تھین حاضر اس زمان وان بہر خدمت	عجب تھا ساز و سامان شان و شوکت	
	تھے برتن ہر طرح کے وان مہیا	بہت خوش رنگ اور بیحد مصفا	
	تھے چینی کے وہ برتن نازک و صاف	بیان کرنے سے باہر جنکے اوصاف	
۴	وہ نقاشی کہ ہو ارژنگ حیران	مصفا تھے مثال مہرتابان	

سوا انکے تھے برتن سیم و زر کے | وہ تھے باآب جیسے ہون گُہر کے
مرصع تھے جو اہر سے سراسر | لگے اُنمین تھے بیحد لعل و گوہر
شراب ایسی طہور اُس سے نہ بہتر | لُبھائے دل کو دید اُسکی سراسر
کباب خوش مزہ تھے وان بکثرت | جو کھائے پھر نہ بھولے اُنکی لذت
۳۲۵ تھے سالن ہر طرح کے وان پہ موجود | مشام جان ہو جنکی بو سے خوشنود
تھی مچھلی ہر طرح کی وان پہ تیار | کوئی بے خار تھی کوئی تھی باخار
پلاؤ اور تھا متنجن خوش مزہ وان | بہت قسمونکی تھین خوش ذائقہ نان
تھین پوری گھی مین تر خستہ کچوری | تھین کثرت سے وہان شیرینیان بھی
ملذذ سالے سے تھے حلوائے بے دود | طبیعت جنکے کھانے سے ہو خوشنود
۳۳۰ وہان تھے میوہ ہائے خشک و تر بھی | تھے وہ مانند یاقوت اور زر بھی
لبھاتی اُنکی خوشبو اور رنگت | اُنھین خوش دیکھ کر ہوتی طبیعت
وہ پھل جس سے ہوئی حوا گنہگار | نہین تھا اُن پھلون کے مثل زنہار
غرض تھین نعمتین وان کل جہان کی | نہین طاقت زبانمین ہے بیان کی
معطر خوشبو سے تھا سارا میدان | صبا آہستہ تھی وان پر خرامان
۳۳۵ تھی دلخوش کن وہان پر نغمہ سنجی | ہر اک لے اُسکی جادو سے بھری تھی
تھے موزون ساتھ اُسکے ہر طرح ساز | لُبھانے والی تھی گانے کی آواز
کرے مقبول تا شیطان کی دعوت | نہ سمجھے وہ ذرا اس مین عداوت
لگا شیطان پھر ترغیب دینے | (بہت ہی خلق سے وہ کام لینے)
نہین شک دل مین لے ابن خدا لا | تو دستر خوان پر اب بیٹھکر کھا
۳۴۰ نہین ممنوع ان مین کوئی کھانا | نہ لازم اِن سے ہے نفرت دکھانا
نہ حاصل ہے بدی کا علم ان سے | نہ ایسی چیزین ہو پرہیز جن سے
قیام اِن سے ہمیشہ زندگی کا | انھین سے چشمہ ہے خورسندگی کا
کرینگی بھوک کو تیری یہی دور | کرینگی ہر طرح تجھ کو یہ مسرور

ہین حاضر یان پہ سب خدام رحمٰن — نہین انسا کوئی سالسے جہان مین
۳۴ ہین حاضر تا کرین خدمت یہان وہ — دکھائین جوہرِ خدمت عیان وہ
خداوند اپنا تجھکو مانتی ہین — تری خدمت مین عظمت جانتی ہین
انھین ممنون کر ابنِ خدا کا — نہین سوا اس اپنے دل مین تولا"
دیا سنجیدہ پاسخ ابن حق نے — نہایت فہم سے اور زیرکی سے
کہا تو نے کہ سب چیزین ہین تیری — یہ سچ ہے کیونکہ ہین واقع ہین میری
۳۵ ہین کیون تیرے وسیلے انکو کھاؤن — ہین کیون چیزون کو اپنی تجھ سے پاؤن
ہین کر سکتا ہون سب چیزین مہیا — دکھا سکتا ہون مین قدرت کا جلوہ
اگر چاہون فرشتون کو بلاؤن — جو چاہون ان سے مین خدمت کراؤن
ہین تیری کوششین سب یا نپہ بیکار — ہے میرے ساتھ ناحق تیرا اصرار
تجھے ہے بھوک سے کیا میری مطلب — اُٹھا لیجا غذا مین اپنی تو سب
۳۵ ہین نفرت سے انھین اب دیکھتا ہون — نگاہِ شوق سے کب دیکھتا ہون
دغا شامل تری بخشش مین از حد — بدی سے آزما مجھکو نہ اے بد"
ہوا ناخوش جواب اسکو دیا یہ — نہایت فہم سے اُس نے کہا یہ
یہ دیکھا کتنی قدرت مین ہون رکھتا — کہ کر دین نعمتین کیسا کیا مہیا
انھین تو کھائے اور آرام پائے — نہین وسواس کچھ خاطر مین لائے
۳۶ قبول انکو نہین کرتا ہے کیون تو — یہان پر بھوک سے مرتا ہے کیون تو
مگر معلوم ہوتا شک سے تجھ کو — نہین کھاتا انھین مردِ نکو خو
انھین اب دوسرے کھائینگے لاریب — نہین سمجھینگے جو کھانے مین کچھ عیب
وہی جو اسکے کھانیکے ہین قابل — نصیحت پر ہماری جو ہون عامل
یہ کہتے ہو گیا غائب وہ سامان — رہا وہ اور منجی اور بیابان
۳۷ نہ باز آیا لگا یون آزمانے — اور اپنی عقل کے جوہر دکھانے
تو ہی ہے متقی مردِ نکو نام — نہین ہے کھانے پینے سے تجھے کام

ہراک کو بھوک قابو مین ہے لاتی ۔ اور اُس سے چاہتی جو کچھ کراتی
مگر تو اُسکے قبضے مین نہین ہے ۔ وجود اعلیٰ اکوئی تو بالیقین ہے
نہ کھانے سے نہین نقصان تیرا ۔ بڑا ہے واقعی ایمان تیرا
۳۷۰ اگر مقصد تیرا اعلیٰ ہے یقیناً ۔ تو ہر انسان سے بالا ہے یقیناً
کریگا کیسے مقصد اپنا حاصل ۔ کہ تا ہو کامیابی تجھ کو کامل
بڑے سامان بڑے کامونکو درکار ۔ بغیر اُنکے ہے ہر انسان ناچار
نہین دنیا مین تو ہرگز ہے مشہور ۔ حقیقت مین ہے تو ہر طرح مجبور
نہ کوئی یار تیرا اور مددگار ۔ تو ہے بے بس بہت اور سخت ناچار
۳۷۵ ترا ہے خاندان بھی کیسا ادنیٰ ۔ نہین تو قوم مین ہرگز ہے اعلیٰ
پدر تیرا جو کہلاتا ہے نجار ۔ غریبی کی رہی تجھپر سدا مار
یہان بھی ہے بیابان مین اکیلا ۔ ہے گرہ اور ہے حد درجہ بھوکا
بھلا کس طرح بن سکتا تو اعلیٰ ۔ بڑھے کیسے جہان مین تیرا رتبہ
نہ دے سکتا کوئی تجھ کو حکومت ۔ نہین ظاہر ہے تجھ مین کوئی عظمت
۳۸۰ نہ تیرے ساتھ ہے کوئی بھی لشکر ۔ عوام الناس جانین کیسے برتر
کرین وہ پیروی کس طرح تیری ۔ وہ مانین کس طرح سے تیری شاہی
نہ کھانا تو کھلا ان کو سکے گا ۔ کہان سے تو بھلا تنخواہ دیگا
ہے زر سے عزت و حشمت ہمیشہ ۔ ضرورت کی یہی سب چیزین دیتا
اسی سے دوست ہین عالم مین اور یار ۔ روپیہ والے کے ہین سبھی مددگار
۳۸۵ اسی سے سلطنت ہے اور ظفر ہے ۔ غرض دنیا مین جو کچھ ہے وہ زر ہے
اگرچہ انٹی پیٹر تھا ادومی ۔ وہ زر رکھتا تھا انھین تھی یہ خوبی
عروج اُس کا ہوا حد سے زیادہ ۔ تھا اُسکے ایک ہیرڈ نام بیٹا
کئے زر کے وسیلے دوست پیدا ۔ اُسی پر جان و دل سے جو تھے شیدا
ہوا وہ بادشاہ اُن کے وسیلے ۔ بنی یعقوب تھے ماتحت اُسکے

۳۹۰ خزانہ اور دولت کر مہیا   بڑے کاموں کا تب ہی کر تہیہ
نہین مشکل ہے کچھ میری تو سُن بات   ہے از حد فیض کا منبع مری ذات
کہ ہے دولت مرے پاس اور حشمت   بدل دونگا سراسر تیری قسمت
مرا مہر و کرم ہوتا ہے جن پر   انھین دولت مین دیتا ہون سراسر
کہ نیکی اور حکمت اور ہمت   بآسانی نہ پا سکتی ہین دولت
۳۹۵ یہن کر سکتا دھنی ہون ایک آن مین   مین کرتا مرتبہ والا جہان مین
دیا منجی نے پاسخ باتحمل   وہ گویا اس جہان مین صبر تھا کل
بغیر نیکی و ہمت و حکمت   مضر ہے اور ہے بیکار دولت
نہ حاصل اُس سے ہو سکتی حکومت   قیام اُس سے نہ پائیگی حکومت
سلف مین سلطنت تھین جو نمایان   نہایت بڑھ گئی جب دولت و شان
۴۰۰ ہوئین برباد دولت کے سبب سے   ہوئین نابود خالق کے غضب سے
غریبون کو مگر حق نے بڑھایا   جو دولت والے تھے نیچا دکھایا
تھے افتاح اور جدعون کیسے ادنیٰ   خدا نے کس طرح اُن کو بڑھایا
خصوصاً وہ جو تھا چوپان لڑکا   ہوا شاہون مین اعلیٰ اس کا رتبا
رہی اولاد اُسکی صاحبِ تاج   بہت قرنون تلک یان پر کیا راج
۴۰۵ دوبارہ وہ کریگی تخت حاصل   کریگی وہ حکومت سب پہ کامل
ہمیشہ تک رہیگی اُس کی شاہی   نہین ہوگی کبھی اُس کی تباہی
مین ہون لاریب مداحِ غریبان   ہوئے کار اہم جن سے نمایان
مگر دولت کی کچھ پروا نہین کی   اگرچہ بادشاہون سے وہ ملتی
بظاہر مین غریب و ناتوان ہون   یہان پر بھوک سے مین نیمجان ہون
۴۱۰ زیادہ اِن سے کر سکتا اہم کام   کہ نیکی سے ہے ہر مشکل کا انجام
نہ کر اتنی تو دولت کی بڑائی   نہین انسان کی اس سے بھلائی
ہے دولت بیوقوفون کی مشقت   نہین دانا کو کوئی اس سے راحت

حضرت

ہے اُس کے واسطے گویا یہ جنجال ۔ بدی میں ہے پھسانے کو یہ اک جال
یہی نیکی میں کرتی سُست دل کو ۔ کہ انسان سر بسر تا دنیوی ہو
۴۱۵ کرے وہ نام کی خاطر ہر اک کام ۔ نہیں واقع ہیں جس سے نیک انجام
سمجھتا ہیچ ہو نہیں دولت و شان ۔ نہیں ہیں سلطنت کا بھی ہوں خواہان
نہیں ہے تاجِ زر کی کچھ حقیقت ۔ بظاہر ہے اگرچہ قدر و قیمت
نہیں شک اسمیں تاجِ خار ہے وہ ۔ پہننے والے کو آزار ہے وہ
کہ خطرے اور مصیبت اور افکار ۔ ہیں ساتھ اُسکے ہے جسکی حالتِ زار
۴۲۰ نہیں سو سکتا جو ہے صاحبِ تاج ۔ یہ وہ ہی جانتا جو کرتا ہے راج
ہر اک کا بار اُٹھاتے شاہِ ذیشان ۔ وہ اکثر بوجھ کے باعث ہیں حیران
ہے خوبی عزت و نیکی اسی میں ۔ نہ آئے خلق کی راحت کمی میں
تسلط خود پہ جو رکھتا سراسر ۔ حقیقت میں وہ ہے شاہوں سے برتر
وہ اپنی خواہشوں کو جذبے کو بھی ۔ رجا و خوف کو اندیشے کو بھی
۴۲۵ سراسر اپنے قابو میں ہے رکھتا ۔ حقیقت میں وہی ہے نیک دانا
مگر دل پر نہیں قابو ہے جس کا ۔ ہے ناحق سلطنت کا اُس کو چسکا
کہ شہروں اور لوگوں پر حکومت ۔ کرے اپنی نہیں ہے ٹھیک حالت
کہ دل پر ہے نہیں اُسکی حکومت ۔ اُسے ہے بیگمان اس وجہ ذلت
وہ اپنی خواہشوں کے بس میں رہتا ۔ وہی کرتا ہے جو دل اُس کو کہتا
۴۳۰ ہدایت قوموں کی کرنا یہ اسلوب ۔ اُسے جانیں جو سچ ہو اور ہو خوب
نجات اُن کی ہو کیسے یہ بتانا ۔ جو اُنکی بھول ہو اُن کو دکھانا
کہ تا وہ کر سکیں حق کی پرستش ۔ ہو اُن پر ہر طرح خالق کی بخشش
یہ بہتر بادشاہی کام سے ہے ۔ یہ بہتر دنیوی ہر نام سے ہے
اسی سے روحوں کو ہم کھینچ سکتے ۔ بناتے اُن کو بیٹے ہم خدا کے
۴۳۵ ہماری ہوتی اُن پر بادشاہی ۔ نہیں اس سے ہے بہتر کوئی شاہی

	فقط جن کی بدن پر ہے حکومت	نہین اس سے انہین ہے پچی رحمت
	کبھی سختی کا وہ برتاؤ کرتے	مگر سچی اطاعت ہے نہ اس سے
	کسی کو سلطنت دینا ہے بہتر	نہین خود سلطنت لینا ہے بہتر
	بہ ذاتِ خود نہاین دولت ہے اچھی	کہ دولت اس جہان کی ہے نہ سچی
۴۴	کسی نے راج اس سے پایا پھر کیا	نہ پاتا راج اِس سے ہوتا اچھا
	تو ایسے راج کی ترغیب مت دے	نہین خلقت کی راحت سچی اس سے

جلد سویم

آزمایش دویم

تمہید

گھرا ہے آزمایش سے صد آہ تو | مصیبت میں ابھی تک ہے رہا تو
نہیں امید کا نام و نشان ہے | زیان اپنا بظاہر اب عیان ہے
مصیبت کے ہین گھیرے گھرے بادل | ہین تاریکی سی دل مین لاتے بادل
بناتا دل کو شیطان یاس کا گھر | کرے بیچین تا تجھکو سراسر
۵ اُسی مُنجی کا تو اب آسرا ڈھونڈھ | پناہ و عاطفت اُس سے دلا ڈھونڈھ
جسے شیطان نے تھا آزمایا | نہین مغلوب اُسے وہ کرنے پایا
نہ اُسکا کچھ جواب اب دیکھا وہ | پریشان اور حیران بھی رہا وہ
کہ قائل در حقیقت وہ لعین تھا | بہت شرمندہ دل مین بالیقین تھا
مگر عیاری سے پھر کام لیکر | لگا یا یون کہنے وہ بد خو ہنرور
۱۰ ہُر اک سے پاتا ہون تجھ کو مین برتر | کھُلا ہے تجھ پہ دانش کا ہر اک در
جو اچھی باتین اُن کو جانتا ہے | افادہ جن سے وہ پہچانتا ہے
ہے دانائی تری باتون سے ظاہر | تو ہر کارِ فراست مین ہے ماہر
ہے کہتا تو مناسب جس کا کہنا | مناسب جس کا کرنا وہ ہی کرنا
ہین جیسی باتین ویسے کام تیرے | فضیلت ہے ہمیشہ نام تیرے
۱۵ ہے باتون کے مُوافق دل ترا پاک | ہے جسمین انتہا درجے کا ادراک
وہی ہے مخزن نیکی سراسر | حقیقت مین وہ ہر خوبی کا ہے گھر
سنین تیرا کلام پند آمیز | تری حکمت کی باتین حیرت انگیز
تو تو مین اور شاہانِ زمان سب | خردمند و حکیمانِ جہان سب
تجھے مانین گے دانائی مین افضل | تری تدبیرین سمجھین گے وہ اکمل

سوم

۲ اُنہین مانند یورم[1] اور تجسیم
کلام انبیا سمجھین گے اُن کو
جہان تدبیر سے ہو کام لینا
بنائین گے تجھے سالار وان پر
ہو دنیا سے تجھے گر جنگ کرنا
۲ مقابل کون اُس کے ہو سکیگا
تو اپنی خوبیون کو کیون چھپاتا
ہے لاحاصل تری عزلت گزینی
دکھا تو کام تا سب کو ہو حیرت
جلال و عظمت و شہرت تجھے ہو
۴ ہے دنیا مین جلال اس طرح کی کی
یہی ہر کار اعلیٰ کا ہے انعام
یہی صادق کے دل کو بھی ہے تحریک
سمجھتا ہیچ ہے وہ ہر خوشی کو
نہ دولت چاہتا وہ اور نہ ثروت
۱ کہ اعلیٰ اقتدار اُس کا ہو سب پر
یہ تیرے حوصلے کا ہے زمانہ
سکندر عمر مین تھا تجھ سے چھوٹا
مسلط تخت دارا پر ہوا وہ
کیا پھر سیپیو[1] نے نام پیدا
تھا اشجع جولیس قیصر یقینا
شجاعت مین اُسے تھا نام منظور
اُسے صد درجہ تھی منظور شہرت

وہ جانین گے کرینگے اُن کی تعظیم
وحیِ معتبر جانین گے اُن کو
مہم کا ہو جہان انجام دینا
نہ پائینگے کوئی تجھ سا ہنرور
اگرچہ تیرا لشکر بھی ہو تھوڑا
ہر اک پر تیرا ہی غلبہ رہیگا
نہیں تو کام مین ہے اُن کو لاتا
ہے بدتر اُس سے یہ صحرا نشینی
ہو دنیا کے لیے تو فخر و عزت
بالآخر دہر مین رفعت تجھے ہو
کوئی ہستی دہر مین ویسی نہین ہے
اسی کا شوق ہے مشکل کا انجام
اسی کے شوق سے ہر کام ہے ٹھیک
کہ دنیا مین جلال اُس کی خوشی ہو
فقط ہے اُسکے دل کو اسی مین بہجت
وہی ہو دہر مین ہر اک پہ سرور
اسی مین اپنے جوہر تو دکھانا
مگر فاتح ہوا وہ ایشیا کا
ظفر پاتا ہوا آگے بڑھا وہ
تھی پولپئی[1] کی شجاعت بھی ہویدا
شجاعت مین وہ تھا برتر یقینا
شجاعت کا اُسے تھا کام منظور
رہا کرتا تھا وہ مخمور شہرت

[1] وہ چیزین جسے ہوئی سردار کاہن خدا کی مرضی دریافت کرتے تھے

[1] حکمران رومۃ الکبریٰ

لگا کہنے وہ اور کہتے کہ ہیہات — رہے تیرے واسطے یہ غور کی بات
جیا مدت تلک بے نام و شہرت — نہین حاصل ہوا اجلال و عظمت
۴۵ زمانہ واسطے تیرے ہے اچھا — جلال و نام اُس مین پیدا کرتا
بجھا مت تشنگی قدرتی کو — تو کر حاصل جلال اب جسطرح ہو
جواب اُس کو دیا ابن خدا نے — سراسر نیکی نے اور اتقا نے
نہین ہرگز ہین دولت کا ہون طالب — اگرچہ ہین غریبی اور مصائب
ہو گرچہ سلطنت بھی اُس سے حاصل — نہین ہین فائدے کا اُسکے قائل
۵۰ نہ حشمت سلطنت سے مجھ کو منظور — جلال سلطنت سے کب ہون مسرور
حقیقت مین جلال و نام کیا ہین — بظاہر برق سان نور و ضیا ہین
عوام الناس کی تعریف ہین وہ — نہ قابل قدر کے توصیف ہین وہ
نہ اُس تعریف مین اصلا صداقت — حقیقت مین ہے وہ دور از حقیقت
کہ ہین جمہور مین نافہم اشخاص — عوام اُنہین بہت ہین تھوڑے ہین خاص
۵۵ وہ ایسی باتون کی تعریف کرتے — بلا سوچے وہ ہین توصیف کرتے
نہین ہے قدر کے قابل یہ توصیف — نہین تعریف ہے یہ اُن کی تعریف
جلال ایسا نہین منظور مجھ کو — کریگا یہ نہین مسرور مجھ کو
ہے افسوس اُنپہ جو اُسکے ہون طالب — کہ پیدا کرنا شہرت ہو مطالب
کہے جن کو برا خلقت مبارک — کہ دنیا مین ہے بے عظمت مبارک
۶۰ حقیقت مین جلال اسکا ہے نام — کرے خالق پسند انسان کا کام
فرشتون سے کرے توصیف اُسکی — رکھے قائم سدا تعریف اُسکی
ملائک پھر کرین تعریف اُس کی — ہمیشہ تک رہے توصیف اس کی
تھا ایسا واقعی ایوبؑ کا حال — رہے جس پہ ہمیشہ حق کے افضال
کرم سے کی خدا نے اُس کی توصیف — نہین بھولیگا تو بھی اُس کی تعریف
۶۵ کہ پوچھا اس نے تجھ سے تو نے دیکھا — وہ بندہ جو ہے دینداری مین یکتا

ایوب باب ۱ : ۸

حقیقت مین وہ جنت مین تھا مشہور
کہ شہرت ہے یہان کی جھوٹی شہرت
وہ باتین جو نہین عظمت کے لائق
سمجھتے ایسے لوگون کو ہین اچھا
سمجھتے فتح کو جو باعثِ فخر ۷۰
سراسر ہین غلط پر در حقیقت
ظفر جو جنگ مین ہین کرتے حاصل
کسی کا فائدہ ہرگز نہ کرتے
کہین وہ لوٹتے برباد کرتے
جلاتے قتل کرتے اور ستاتے ۷۵
غلام اُن کو بناتے جو تھے آزاد
جہان تھی صلح وان خونریزی کرتے
ہے عظمت اُن کی بربادی سے ظاہر
وہ کرتے صلح کے کامون کو برباد
مربی خلق کے کہلاتے پھر وہ ۸۰
خدا یا دیوتا ان کو سمجھکر
بوقتِ موت ہوجاتا یہ ظاہر
حقیقت مین وہ حیوان سے تھے بدتر
ہے حصہ بیگمان ذلت بھری موت
ذرائع ہین جلال و فخر کے اور ۸۵
وہ مل سکتے بغیرِ جنگ و سختی
یقیناً صلح سے حاصل وہ ہوتے
ہے زہد و فہم بھی درکار اس مین

مگر اس دہر کی شہرت سے تھا دور
نہین حاصل کسی کو اس سے عظمت
سمجھتے ہر طرح لوگ اُن کو فائق
جلال اصلا نہین ہے جن مین سچا
(بھلا کس طرح وہ ہو باعثِ فخر)
نہین ان باتو نہین ہے سچی عظمت
حکومت ملکون پر ہو جاتی کامل
بزرگی کا اگرچہ دم ہین بھرتے
ہزارون ظلم سے ہین لُٹکے مرتے
وہ عظمت اس طرح اپنی دکھاتے
اُنھین دُکھ دیتے جو تھے ہر طرح شاد
وہ سارے ملک کو آفت سے بھرتے
بڑائی مردم آزاری سے ظاہر
ہین اس سے سب طرح مغرور اور شاد
نہ خاطر مین کسی کو لاتے پھر وہ
پرستش لوگ کرتے اُن کی اکثر
نہ ہرگز کام تھے اُن سب کے ظاہر
بدی مین مبتلا تھے وہ سراسر
ہے کرنے کو ہلاک اُنکے چھُری موت
حقیقت مین ہین اُنکے اور ہی طور
ضرورت ہے نہ اس مین جو صلے کی
نہایت صبر سے کامل وہ ہوتے
بدی سے ہے در حقیقت خار اس مین

ہے قابل غور کے ایوب کا حال — ہوا تھا جو رسے جو تیرے پامال
۹۰ مقدس صبر سے غالب ہوا وہ — کہ حق کی مرضی کا طالب ہوا وہ
ہے اسکا اس زمان تک نام مشہور — زمانہ اُس کا تھا اب سے بہت دور
ہے قابل ذکر کے سقراط کا نام — صداقت کا سراسر اُس کا تھا کام
صداقت کے لیے تھا موت انجام — مگر باقی رہیگا دہر مین نام
ظفر مندون سے بہتر ہین یہ اشخاص — یہی ہین درحقیقت مردم خاص
۹۵ جلال و عظمت و شان کیلئے کام — کرے کوئی نہ ہوگا نیک انجام
کیا افریکلس نے ملک آزاد — ہوا اسکا نام تا ہو جس سے وہ شاد
تو اسمین اس کی عظمت نے بھلا کیا — کیا کچھ کام اچھا تو ہوا کیا
جلال و نام کی خاطر نہ کچھ کام — کرونگا کیا ہوا اگر مین ہون گمنام
جلال اپنا نہین ہے مجھکو منظور — خیال عظمت و شان سے بہت دور
۱۰۰ جلال حق مجھے منظور ہر دم — اسی مین دل مرا مسرور ہر دم
بزرگی دون لیے ہے جسنے بھیجا — سمجھ لے تو کہان سے مین ہون آیا
دیا ابلیس نے پاسخ اسے یہ — تو سن لے غور سے کہتا تجھے یہ
جلال و عزت و حشمت کسی کو — جو مل جائے مبارک وہ نہ کیون ہو
سمجھنا تو نہ ہلکی بات اُن کو — نہین آگاہ ہے اِنسے تو خوشخو
۱۰۵ ہے ترا باپ بھی ان سب کا طالب — ہین خلقت سے یہی اسکے مطالب
بزرگی پاسے ہر دم تام اُس کا — جلال اسکے لیے ہو کام اُس کا
جلال اُس کو ملائک سے ہے حاصل — کہ اُن کی ذات سے ہر درجہ کامل
جلال انسان سے حاصل وہ کرتا — برا انسان ہو یا ہو وہ اچھا
وہ عاقل ہو یا بے عقل و نادان — ہو کم مایہ ہو یا پُرمایہ انسان
۱۱۰ یہودی ہو کہ یونانی و حبشی — ہو ہندی وہ کہ ایرانی و رومی
وہ لیتا ہے شیاطین سے بھی خدمت — جلال اسکو ہو حاصل اور عظمت

جلال اپنا تو ڈھونڈھے کیا بُرا ہے — طبیعت کا یہی تو مقتضا ہے

مسیحا نے جواب اسکو دیا یہ — نہایت فہم سے اُسکو کہا یہ

خدا خالق ہے اور مالک ہے سب کا — مسبّب ہے وہی تو ہر سبب کا

۱۱۵ اسی کا یہ زمین و آسمان ہے — وہ رازق اور سب پر مہربان ہے

ہر اک دن نعمتیں اس سے ہیں پاتے — ہیں ہر دم ہم پر احسان کبریا کے

اسی سے زندگی راحت و صحت — خوشی اس سے ہے اور ہر ایک برکت

یہ مطلب خلقتِ عالم سے حق کا — ہو ظاہر رحمتِ خالق ہر اک جا

یہی رحمت جلالِ حق ہو آخر — زمانے میں کمالِ حق ہو آخر

۱۲۰ عوض میں کچھ نہیں وہ چاہتا ہے — فقط اُس کا یہی تو مدعا ہے

کہ احسان پورا انسان اُسکا مانے — اسی کو رازق و مالک بھی جانے

نہیں مشکل یہ انسان کیلیے کام — ہے احسان ماننے سے نیک انجام

ہے کفرِ نعمتِ رحمان شرارت — ہے اس سے اپنے محسن کی حقارت

عجب ہے اُسکے احسان کا یہ بدلا — وہ احسان جس سے سب کچھ ہے ہمارا

۱۲۵ بھلا انسان کیا جس کی ثنا ہو — مگر ہر دم ثنائے کبریا ہو

جلال انسان کا حق تو نہیں ہے — کہ ذلت اسکا حصہ بالیقین ہے

وہ ملزم ہے سزاوارِ جہنم — اُٹھائے گا وہ آزارِ جہنم

ہوا وہ اپنے خالق سے بھی باغی — اطاعت کی نہ اپنے کبریا کی

فراموش اسکے احسان کر دئیے سب — بھلا اُسکو دیا جو اسکا ہے رب

۱۳۰ مگر کافر ہوا وہ اس قدر ہے — کہ اُس میں انتہا درجہ کا شر ہے

خدا کے حق کو لینا چاہتا ہے — نہیں حق اُسکا دینا چاہتا ہے

وہ بننا چاہتا ہے خود جلالی — ہے جس کی مستحق ذاتِ الٰہی

مگر ہے اس قدر رحمت خدا میں — محبت ہے نہایت کبریا میں

جو دنیا میں جلالِ حق بڑھائیں — جو خدمت میں خدا کی دل لگائیں

حاشیہ

جلال انکا بڑھائیگا خدا بھی   ہو قابل قدر کے تا اُنکی ہستی،،
جواب اُس کا ہوا اسن کر پشیمان   اُسے بہکا نا سمجھا وہ نہ آسان
خیالاتِ گناہِ خود تھے دل پر   تھے ٹھہراتے اُسے ملزم سراسر
جلالِ خود کا خواہان وہ ہوا تھا   جلال اپنا بالآخر کھو دیا تھا
مگر تا ہم لگا وہ عذر کرنے   وہ اسکی خیر خواہی کا بھی بھرنے
۱۴۰ ”جلالِ خود کا طالب تو نہین ہے   بری اس بات سے تو بالیقین ہے
برا یا اچھا اس سے کیا ہے مطلب   جو بہتر اس سے اسکو سن لے تو اب
اسی خاطر تو دنیا مین ہے آیا   کرے شاہی ہمیشہ یان پہ شاہا
تری ہو سلطنت اور تختِ داؤد   ہو تیری قوم کی تا اِس سے بہبود
تو ہے داؤد کا بیٹا یقیناً   ہے تاج اور راج کل تیرا یقیناً
۱۴۵ مگر مشکل ہے حاصل اُسکا کرنا   مطیعِ روم ہے اب ملک تیرا
کبھی ہے ظلم سے جسکی حکومت   ہے جس سے قوم کو ازحد ذلت
ہے کی ناپاک ہیکل بھی اُنھون نے   شریعت کو بگاڑا ہر طرح سے
بگاڑا جیسا تھا انطاکیس نے   بتون کی صورتون کی گندگی سے
ہے لازم یون تجھے بیکار رہنا؟   سدا غفلت مین یون سرشار رہنا؟
۱۵۰ مکابی کی طرح دکھلا تو جوہر   کہ ساری قوم جانے تجھکو برتر
بیابان مین اکٹھا کرکے افواج   کیا حاصل بالآخر تخت اور تاج
بڑے سلطان پر حاصل ظفر کی   مصیبت جھیل کر کامل ظفر کی
ہوا آخر کو اُنکا تختِ داؤد   نہ پہلے اُنکی تھی کچھ ہستی و بود
نہین ہے سلطنت کا گر تو خواہان   نہین ہے تاج شاہی کا تو جویان
۱۵۵ مگر تو فرض اور غیرت سے لے کام   ہو تیری قوم کا تا نیک انجام
یہ غیرت کا ہے اور ہے فرض کا وقت   نہین خاموش رہنے کا رہا وقت
نہین کیا خانۂ حق کی ہے غیرت؟   ہے جسکو دیکھکر ہر دل کو عبرت

ایک باد[illegible] یہودا کو بہر[illegible] چا[illegible] آن ا[illegible] یہود یونانیہ آزا[illegible]

نہین کیا قوم کی جانب ترا فرض؟ ہے تیرا واقعی بے انتہا فرض
غلامی سے کرے تو اُس کو آزاد ابد تک وہ رہے تا خرّم و شاد
۱۶۰ ہے تیرے بارے مین جو پیش خبری تری حشمت کی تیری سلطنت کی
ہے بہتر جلد تر پوری ہو وہ اب برآئین آرزوئین خلق کی سب
بس اب کر سلطنت ابنِ خدا تو نہ گمنامی مین رہ یان پرشسا تو
مسیحا نے دیا پاسخ یہ اور اک (خیالات اسکے تھے بے انتہا پاک)
نہ میرے واسطے تو فکر کچھ کر کریگا فکر میری میرا داور
۱۶۵ نہین واقف جو واعظ نے کہا ہے (ہر اک کو ماننا جس کا بھلا ہے)
ہے ہر شئی کے لئے وقتِ مناسب نہین ہے وقت ہونگا اُسکا طالب
مری نسبت جو ہے ہر پیش خبری ہے جس سے نسلِ انسان کی بھلائی
اُسے پورا کریگا وقت پر حق کلام اُسکا ہے صادق اور برحق
تو شاہی کی طرف کرتا ہے مائل بتاتا مجھکو اس سے ہے فضائل
۱۷۰ مگر تو اور باتون کو چھپاتا تو باغِ سبز ہر دم ہے دکھاتا
ہے اوّل سامنے میرے مصیبت وہ ہے انسان کی خاطر مجھکو راحت
ہر اک انسان کی پاؤن سزا مین اٹھاؤن ہر طرح جور و جفا مین
کہ تا کفارہ اسکا ہو سکون مین ہر اک کے واسطے جان اپنی دون مین
بنے وہ پاک اور فرزندِ رب ہو نہین پیشِ خدا تحتِ غضب ہو
۱۷۵ کرون پھر تا ابد مین اُن پہ شاہی تبھی ہو خلق پر فضلِ الٰہی
بنی یعقوب بھی اور سب بنی سام ہر اک اولادِ یافث اور بنی حام
نجات و خرّمی پائین ہمیشہ وہ خالق کو بھی خوش آئین ہمیشہ
جو جھیلے دُکھ وہ سرداری کے لائق اطاعت کرتی ہے ہر اک کو فائق
بڑھائیگی مصیبت میرا درجہ سرافرازی اسی سے ہے ہمیشہ
۱۸۰ تجھے ہے سلطنت سے میری کیا کام نہوگا اس سے تیرا نیک انجام

مرا بڑھنا ترا گھٹنا یقیناً — زوال اب تیرا آ پہونچا یقیناً"
گیا کٹ سن کے یہ دل مین عزازیل — مگر پاسخ دیا اس نے بہ تعجیل
"ہو کچھ انجام اندیشہ مجھے کیا — بھلا اور ہوگا کیا نقصان میرا
امید اب فضل پانے کی نہین کچھ — نہ رحمت مجھ پہ ہوگی بالیقین کچھ
١٨٥ نہ بدتر اس سے ہوگا حال میرا — نہ ہوگا اور بُرا اقبال میرا
نہین امید جب کچھ ہے نہ کچھ ڈر — ہے میرے واسطے یہ ہی تو بہتر
جو ہونا ہو بُرا ہو جائے وہ بھی — ہے اسکا دغدغا بے حد تباہی
ہے حصہ واقعی میرا بُرا حال — کہ واقع مین بُرے تھے میرے افعال
ہے دکھ مین اب مجھے راحت یقیناً — بھلائی اور ہے فرحت یقیناً
١٩٠ گنہ مجھ سے ہوا سرزد یقیناً — بنا ہون واقعی مین بد یقیناً
بدی کی ہے سزا مجھ کو اٹھانی — مکافاتِ خرابی مجھ کو پانی
تری ہو بادشاہی یا نہین ہو — ترا کچھ بھی نہین ہو یا زمین ہو
یہی خواہش مگر رکھتا ہون ہر دم — کہ تیری دید سے غم ہو مرا کم
پنہ مین پاؤن خالق کے غضب سے — بچون مین تیری شاہی کے سبب سے
١٩٥ جہنم سے غضب اسکا بڑا ہے — کہ اُسکی بھی نہین کچھ انتہا ہے
کرے بادل تمازت دور جیسے — کرے وہ دھوپ کو کافور جیسے
بہ وقتِ قہرِ رب ہو تو ہی بادل — ہو نارِ قہرِ رب کے واسطے جل
مین جب نقصان اُٹھانے پر ہون تیار — تو ہے کیا واسطے تیرے یہ دُشوار
بھلائی کے لیے جلدی کرے تو — نہ یون غفلت مین مدت تک رہے تو
٢٠٠ تری اور خلق کی خاطر ہے بہتر — خوشی اُس سے ہراک کی ہے سراسر
کہ تو جو سب سے قابل بادشہ ہو — ہو تجھ سے فیض عالم مین ہراک کو
ہے شاید تجھ کو حد درجہ تامل — کہ مشکل اور اہم یہ کام ہے کل
تو الحق ذات انسان مین ہے اکمل — تو ہی کر سکتا ہر عقدہ کو ہے حل

مگر دنیا سے واقف تو نہین ہے — رہا تنہائی مین تو بالیقین ہے

۲۰۵ گلیلی شہر سب تو نے نہ دیکھے — بہت کم نکلا تو سے اپنے گھر سے

گیا ہر سال تو بیت المقدس — وہان پر چند دن تک تو رہا بس

تو اس عرصہ مین وان کیا دیکھ سکتا — بڑھاتا تجربہ وان کون تیرا

نہین دنیا کو دیکھا تو نے ابتک — رہیگا یان پہ تنہائی مین کب تک؟

نہین تو اُسکی عظمت سے ہے واقف — نہین معلوم ہین اُس کے کوائف

۲۱۰ نہ یان کی باوشاہت تو نے دیکھی — نہ دربارِ شہی اور شان انکی

انہین سے تجربہ تو سیکھ سکتا — مُمِد ہوتا وہ سب کامون مین تیرا

اگرچہ عقل مین ہو کوئی کامل — مگر بے تجربہ کچھ ہے نہ حاصل

نہین ہو بے دھڑک وہ کام کرتا — نہیں وہ سلطنت مین نام کرتا

وہ مثلِ سئول ہوتا خام بالکل — زبون جس کا ہوا انجام بالکل

۲۱۵ نہ رکھتا وہ اولوالعزمی نہ ہمت — بھلائی کے لیے اُسمین نہ محنت

مگر مین تجھ کو لے جاتا ہون وان پر — ہو تجھ کو تجربہ حاصل جہان پر

ہین جتنی سلطنت دکھلاؤنگا سب — تری نظرون کے آگے لاؤنگا سب

نظام انکا تو دیکھے اور اجلال — سب اُنکی شان و شوکت اور اقبال

رموزِ سلطنت سے تو ہو واقف — ہون روشن تجھ پہ انکے سب کوائف

۲۲۰ مقابل شاہون کے تا ہو سکے تو — بالآخر دہر پر شاہی کرے تو

نہین ملعون کی تھین خالی باتین — تھی ظاہر قدرتِ شیطانی اُن مین

یکایک کوہ ارفع پر اڑا کر — وہان سے لے گیا اُسکو فسون گر

بلند ایسا فلک تک تھی رسائی — تھی نیچے خوشنما اُسکے ترائی

تھی میدانِ وسیع و خوشنما وہ — شمالِ عدن خوش منظر تھی جا وہ

۲۲۵ تھا دو دریاون سے سیراب میدان — شمالِ ہند تھا شاداب میدان

خم و پیچ ایک دریا مین تھا ازحد — دگر دریا تھا بہتا سیدھا ازحد

فلسطین شمالی حصہ

اسموئیل ۱ ۳۱ باب یہ بنی اسرا پہلا بادشا

شیطان کا خداوند یسوع مسیح کو ایک اونچے پہاڑ لیجاکر دنیا کا سلسلہ لغتوں دکھانا

	دو آبہ اُنکا تھا زرخیز وادی	سمندر کو تھے مل کر دونو راہی
	ہر اک صورت یہ میدان زر کی تھا کان	خورش کا تھا یہان کثرت سے سامان
	یہان مے اور روغن کی تھی کثرت	تھی گلون اور حیوانون کی کثرت
۲۳۰	نظر آئے بڑے شہر اور بیحد	تھے دار السلطنت آباد بیحد
	کہا اس سے مجسم بغض و کین نے	بڑے موذی سے شیطان لعین نے
	تجھے وادی و جنگل ہین دکھائے	ہین تو نے دیکھنے سے لطف اُٹھائے
	کہین مزرعہ کہین باغات دیکھے	کنارے پر تھے دریا جن کے بہتے
	منادر دیکھے باعظمت عمارت	ہے مشہور زمانہ جن کی عظمت
۲۳۵	اسوری سلطنت کو دیکھ اب تو	حدود اسکی یہان سے دیکھ سب تو
	تھی وسعت دور تک اس سلطنت کی	طلائی دہر مین تھی یہ ہی شاہی
	تھا نینوہ راجدھانی سلطنت کی	نفس نے جسکی تھی بنیا و ڈالی
	کئی منزل تلک آباد تھا شہر	حقیقت مین نہایت شاد تھا شہر
	ہوا سلمنسر ملعون یہان شاہ	تھی اول جسکی سب سے عظمت و جاہ
۲۴۰	کیا دس فرقون کو بھی قید جس نے	ہوا برباد اُنکا ملک اُس سے
	اُدھر بابل کا ہے شہر معظم	کہ اسکی شان کے تھے شہر یہ کم
	قدیم ایسا نہ اس سا شہر کوئی	تھی شہرت سے گمان ہر جا پہ جسکی
	زبان پر تھے ہر اک کی جسکے اوصاف	نہ شہر ایسا کوئی تھا قاف تا قاف
	کیا بار دگر تعمیر اُس کو	بنایا خوبی کی تصویر اُس کو
۲۴۵	اُسی نے جو تھا اک سلطان اعظم	ہر اک شئے اس سے تھا رتبہ مین تب کم
	اسیری مین وہی تو لے گیا تھا	تیری قوم اور آبا کو دوبارا
	کیا خسرو نے آخر ان کو آزاد	تھی جسسے ملک کنعان مین ہین آباد
	تھی پرسی پولس اسکی راجدھانی	مگر شوکت ہے اب اسکی کہانی
	وسیع اسکی حکومت تھی نہایت	تھی جسکی ہند سے تا مصر وسعت

۲۵۰ تو دیکھ اب سوے مشرق ہند کا ملک　　نہین دنیا مین ایسا خوشنما ملک　　ہند کا

یہان کی مٹی سونا ہے یقیناً　　جواہر کا ذخیرہ ہے یقیناً

یہان کے شہر سب شہرون سے بہتر　　وسیع و خوشنما جو ہین سراسر

بڑا سب سے ہے وہ قنوج کا شہر　　بہت شاندار ہے اور خوشنما شہر　　قنوج

بھون اسکے نرالے اور رنواس　　تعجب کیا کرین یان دیوتا باس

۲۵۵ یہان کے راجہ ہین قیصر سے بڑھکر　　بڑی افواج رکھتے اور بہت زر

گنُی پنڈت ہین یان یونان سے بڑھکر　　ہین عالم یان سے دنیا بھر مین کمتر

خزانہ مین ہین یان لعل و جواہر　　تمول سلطنت کا جس سے ظاہر

نظر ایران پہ اب بارِ دگر کر　　اسی سے آئیگا مطلب ترا بر　　جنگی قو

ہین ایرانی نہایت صاحبِ زر　　نہایت اہلِ ہمت جنگ آور

۲۶۰ سپہبد مثلِ رستم ہین تنومند　　سپاہی گیو سان ہین چاق و چوبند

ہین شہزادے بھی روئین تن سے بہتر　　جری و آزمودہ اور دلاور　　اسفن

کیے شاہانِ گیتی قید انھون نے　　کیے شیر ژیان بھی صید انھون نے

ہے موقع قوتِ ایران کو دیکھے　　ہوا ماہر جنگ سے اور اسکے فن سے

ہے بیحد جمع اس دم فوجِ ایران　　صفاہان مین برائے جنگِ ترکان　　اصفہا

۲۶۵ انھون نے سگدیانہ کر کے برباد　　کیا شاہِ زمان کو سخت ناشاد

وہ بڑھتا لشکرِ جرار لے کر　　کہ ترکون کو کرے برباد یکسر

بنا ہے اونچی ہر اک سپاہی　　ہین ہتھیار اسکے دنیا کی تباہی

ہین فولادی کمان انکی غضب نیز　　ہر اک ناوک ہلاکت مین بہت تیز

ہزارون ہین پیادے اور اسوار　　ہے سفاکی مین ماہر جنگی تلوار

۲۷۰ قطارون مین کبھی چلتے ہین آتے　　ہلال آسا کبھی وہ دیکھے جاتے

سوارونکی زرہ گھوڑون کی پاکھر　　چمکتی ہین مثالِ سیم اور زر

ہین گھوڑے تیز رو جیسے چھلاوا　　تعجب خیز سرپٹ اور کاوا

ہر اک صوبہ کی ہین یہ چیدہ افواج — کہ ہے اس بادشہ کا ہند تک راج
سپاہی ہے ہر اک آمادۂ جنگ — کرے تا دشمنون کا قافیہ تنگ
ہین تیر انداز سب اب بر سر کار — ہے ایران کا نرالا طرز پیکار ۲۷۵
بظاہر بھاگتی ہے فوج اسکی — مگر پھر یک بیک وہ گھوم پڑتی
وہ کرتی شدومد سے بارش تیر — بناتی دشمنون کو اپنا نخچیر
ہے غالب پیچھا کرنے والون پر وہ — بالآخر کرتی ہے حاصل ظفر وہ
ہے لوہے سے بھرا میدان سراسر — مثال آسمان روشن ہے یکسر
ہزارون فیل ہین اور ہین ارابہ — ہے فیلون پر مثال برج ہودہ ۲۸۰
ہین ان پر بھی ہزارون ناوک انداز — ہلاکت ساتھ ناوک کے ہے پرواز
سفر مینا کا ہے اسباب بھاری — ہر اک دشت وجبل ہین کام جاری
پہاڑون کو وہ یکدم کرتے میدان — گذرنا فوج کا ہو ان سے آسان
کہین جنگل کو وہ ہین کاٹ دیتے — سراسر وہ ہنر سے کام لیتے
مثال کوہ وہ ہین دھس بناتے — بیابان ہین کہین وہ نہر لاتے ۲۸۵
سکھا دیتے کہین نالون کو یکسر — سڑک اچھی بنا دیتے ہین اوپر
وہ دریاؤن پہ پل یکدم بناتے — انھین بھی جلد قابو ہین وہ لاتے
بکثرت اونٹ ہین اور سانڈنی بھی — ہے کثرت بے گمان وان خچرونکی
بہیر اسکی بکثرت اور سامان — کہ جس سے ہو سکے وہ جنگ آسان
مہا بھارت مین تھی ایسی نہ کثرت — نہ تھی جنگ آورون کی اتنی شدت ۲۹۵
دکھا کر سب یہ وہ ناپاک بولا — ذرا تو غور کر کیا کیا دکھایا
تجھے محفوظ رکھنا میرا مطلب — بڑھانا رتبہ تیرا میرا مطلب
اگرچہ تیرا ہی ہے تخت داؤد — مگر کوشش سے ہوگی تیری بہبود
نہ بے کوشش کبھی حاصل ہوا کچھ — نہ بے محنت کبھی کامل ہوا کچھ
نہ پیشینگوئی سے ہوگا کبھی کام — ہے تدبیرون مین اپنی تو گر خام ۳۰۰

موافق ساحری ہون اور یہودی | نہ کوئی ملک مین ہو ترا بیری
تو ہو آسانی سے اس ملک کا شاہ | نہ ہو کوئی خلافِ رتبہ و جاہ
مگر آسان نہین یان شاہی کرنا | رہے گا ہر زمان روما کا کھٹکا
۳۰۵ نہ ایران سے رہیگا امن مین تو | ہے خطرہ واسطے تیرے ہر اک سو
تو ان دو مین سے اک کو اپنا کرلے | رہے تجھکو نہین خطرہ کسی سے
ہے بہتر کرے ایران کو تو اپنا | ہے تیرے واسطے میرا یہ شوری
ہے تیرے ملک سے ایران نزدیک | ہے مطلب کیلئے تیرے یہی ٹھیک
کہ ایرانی تھے یان تک حملہ آور | ظفر اُن کو ہوئی آخر سراسر
۳۱۰ اُنھون نے قید شاہون کو کیا ہے | لڑا جو اُن سے وہ پسپا ہوا ہے
مین اُن کو تیرے قابو مین کرونگا | ہر اک تدبیر سے مین کام لونگا
مین مفتوح اُن کو کردون گر تو چاہے | اُنھین پھر کام مین اپنے تو لائے
اُنھین یا مین بنادون دوست تیرا | مدد کرنا ہے تیری مقصد ہے میرا
مدد سے اُنکی تو حاصل کرے راج | صداقت کو کرے اپنا تو سرتاج
۳۱۵ کرے تو تختِ داؤدی پہ شاہی | عدو کی ہو ترے بے حد تباہی
ہین دس فرقے جو مشرق مین پریشان | جو ہین واقع مین نسلِ اہلِ ایمان
غلامی مین ہین ایران کی سراسر | ہے ساری قومون سے حال انکا بدتر
ولانا اُن کو کنعان بارِ دیگر | بڑھانا اُنکا ایمان بارِ دیگر
۳۲۰ سراسر کرنا کنعان پر تو شاہی | تو اور ملکون پہ بھی ظلِ الٰہی
نہ روما اور قیصر سے توڑنا | بصد شان پھر حکومت سب یہ کرنا
نہ ان باتون کا منشی پر اثر تھا | وہ دانائی سے اب اس طرح بولا
دکھائی دہر کی شان تو نے مجھکو | موثر تاکہ دل اس سے مرا ہو
دکھایا جنگ کا اسباب و افواج | بزرگی کی تو سمجھا اُن کو معراج
۳۲۵ مگر اُن سے بزرگی ہے نہ حاصل | نہین اُن سے ہوا کچھ بھی ہے کامل

اینٹھ

	سیاست اور نظام سلطنت کا	بیان تو نے کیا حد سے زیادہ
	رموزِ سلطنت تو نے سمجھائے	نہین اچھے نظر مین میری آئے
	بتایا اتحاد و عہد و پیمان	بزرگی کے لیے میری ہین سامان
	لکھا سکتی ہین دنیا کو یہ باتین	بہ ظاہر دنیوی عظمت ہین ان مین
۳۳۰	مگر مجھ کو لکھا سکتی نہین ہین	وہ ناقص ہر طرح سے بالیقین ہین
	تو ایمان سے ہٹانا چاہتا ہے	غرض نیچا دکھانا چاہتا ہے
	کہ پیشینگوئیون پر ہو نہ ایمان	کہ دن تکمیل کا ہین اُن کی سامان
	کہ بے کوشش مری ہونگی نہ پوری	نہین لازم مجھے ہرگز صبوری
	مگر میرا نہین ہے وقت آیا	یہ ہی خالق نے ہے مجھ کو بتایا
۳۳۵	کرونگا وقت پر اپنا ہر اک کام	کہ خوبی سے ہو سب باتونکا انجام
	نہین مین جنگ سے کچھ کام لونگا	نہ دل دنیا کی باتون پر مین دونگا
	لڑائی ضعفِ انسان کی علامت	بہت اُسمین حماقت اور شرارت
	نہ تدبیرون پہ تیری مین چلونگا	مناسب ہوگا جو مین وہ کرونگا
	بچانے کو تو دس فرقون کے کہتا	بہ ظاہر اب یہ ہی مقصد ہے تیرا
۳۴۰	کہ ساری قوم کا مین بادشہ ہون	خلاصی اُن کو اعدا سے مین بخشون
	ہے انکے واسطے کیون تجھ کو غیرت	ترے دل مین ہے کیون اُنکی محبت؟
	تو ہی انکی ہلاکت کا تھا باعث	ہلاکت اور حماقت کا تھا باعث
	کہ تھا داؤد کے دل مین یہ ڈالا	(تکبر سے بھرا دل تو نے اُس کا)
	کرے وہ قوم کی مردم شماری	ہوئی اُس کی نہایت جس سے خواری
۳۴۵	ہزارون تین دن مین مر گئے ہاے	یہ خیر اندیشی تب تیری تھی اے شاے
	گنہ مین اُن کو تو نے تھا پھنسایا	اُنھین ہر طرح سے نیچا دکھایا
	ذلیل اور خوار آخر ہوگئے وہ	نہین عہدِ خدا ہرگز لیے ہے وہ
	ہوئے اعمال بد اُن کے سراسر	ہوئے کنعانیون سے بھی وہ بدتر

ملک اور بعل کے گرویدہ ہوکر — پھرے راہِ خدا سے وہ سراسر
۳۵۰ بتون کے ماننے والے ہوئے وہ — نہ قائم دین پر ہرگز رہے وہ
اسیری مین ہوئے ہرگز نہ تائب — رہی ہے دنیِ دل پر اُنکے غالب
نہین ہے اُنمین اور قومون مین کچھ فرق — یہی ہے حال اُنکا غرب تا شرق
گنہ مین آپ کو اُن سب نے کھویا — عفونت کے سمندر مین ڈبویا
نہ جب تک پاک ہون کیونکر بچین گے — ہلاکت کی وہ حالت مین رہین گے
۳۵۵ اگر مین اُنکو کنعان پھر دلاؤن — مین اُنکے ملک مین پھر اُنکو لاؤن
دوبارہ پھر گنہ آ کر کرین گے — یہان اپنے گناہون مین مرین گے
کرین توبہ یہ ہی ہے پہلے بہتر — کہ حال اُن کا بنے اچھا سراسر
نہین یہ قوم سب پاکیزگی کے — بلا اپنے خدا کی بندگی کے
حقیقی سرفرازی پا سکی ہے — پسندیدہ خدا کو آ سکی ہے
۳۶۰ جو ایمان لائینگے بچ جائینگے وہ — اور اپنے ملک مین پھر آئینگے وہ
فرات اُن کیلئے تب خشک ہوگا — کہ جیسے خشک قلزم بھی ہوا تھا
وہ میرے ساتھیان شاہی کرینگے — خدا کی بندگی مین وہ رہین گے
خدا ہی جانتا ہے جب یہ ہو گا — وہ جب رحمت کرے گا تب یہ ہوگا
ہوا یہ سُن کے شرمندہ عزازیل — نہ آئی کام مین کچھ قال اور قیل
۳۶۵ قریب اُس کا ہوا اُس پر نمایان — کہ کیا بے طرح تھا وہ پشیمان
کرے گا جھوٹ سے جو سچ پہ حملہ — پشیمان ہوگا وہ حد سے زیادہ
کہ غالب صدق ہی آخر کو ہوگا — ہمیشہ جھوٹ مین پاؤگے دھوکا

مکا یرہ یسہ ۲۷ ۴

فردوس بازیافتہ

جلد چہارم

آزمایش دوم وسوم

زمانہ آزمایش کا ہے آخر ‌ خدا مین اے صدا اب تو ہو فاخر
کہ شیطان نے اگرچہ آزمایا ‌ مگر قابو نہین کچھ تجھ پہ پایا
بھروسہ تیرا تھا ابنِ خدا پر ‌ بنا تو فیض سے اس کے مظفّر
دلا سکتا ظفر شیطان پہ وہ ہی ‌ قیام اس سے اُسی سے ہے نکوئی
٥ کہ غالب وہ ہی شیطان پر ہوا تھا ‌ نہ قابو اُس پہ شیطان کا چلا تھا
ہوا شرمندہ اُس کو آزما کر ‌ ہنر وہ کام مین سب اپنے لا کر
جواب اُس کی نہ باتون کا بنا کچھ ‌ نہ پوشیدہ فریب اس کا رہا کچھ
امیدِ کامیابی تھی نہین کچھ ‌ نہ کام آئی فصاحت بالیقین کچھ
وہ لسّانی و کل شیرین کلامی ‌ فسون مین جس کے حوّا جلد آئی
١٠ مسیحا پر مؤثر کچھ نہین تھین ‌ ذلالت کا سبب وہ بالیقین تھین
مسیحا تھا مسیحا حوّا حوّا ‌ مقابل مہر کے کیا چیز ذرّہ
تھا شیطان چیز کیا ہوتا مقابل ‌ مگر مغرور تھا اور سخت جاہل
کہ اُسنے اُس کی قوت کو نہ جانا ‌ اور اپنی بے لبسی کو بھی نہ مانا
ہو عیاری مین جیسے کوئی ماہر ‌ نہ عیار ایسا کوئی ہو یہ ظاہر
١٥ نہ عیاری سے کچھ حاصل اُسے ہو ‌ شکستِ فاش آخر مین ہو اُسکو
کرے کوشش وہ تا اُس کے لئے کو نام ‌ کہ پہلے سے زیادہ اُسکا ہو نام
اُسے وہ آزماے جس سے ہارا ‌ اگرچہ ہار کھاے اُس سے دوبارا

کہین پر جس طرح کو لھو ہو رس کا | جہان پر ہو مٹھائی کا ذخیرہ
ہجوم اُس پر مگس کا بے طرح ہو | ہٹائے ہر طرح سے کوئی اُن کو
۲۰ فراہم ہو کے سب آئین بہ کثرت | نہین اُنسے کبھی حاصل ہو مہلت
کرارون پر پڑین جیسے تھپیڑے | نہ پہونچے کوئی نقصان انکو اُنسے
مگر کرتی رہین امواج حملہ | کہ تا برباد ہوجائے کرارا
نہ اُنکے زور سے کچھ بھی ہو حاصل | ہون ساری کوششین بیکار و زائل
تھی واقع مین یہی حالت لعین کی | نہ پروا شرم و ذلت کی اسے تھی
۲۵ ہزیمت پر ہزیمت اُس نے کھائی | مفر دیکھا نہ جز اُس نے خموشی
نہی وہ ہار کر بیٹھ جاتا | یقین کامیابی گو نہین تھا
دگر صورت ہے کرتا آزمایش | لعین کی بالیقین تھی یہی خواہش
کسی صورت گنہ اسی سے کرائے | اُسے تزویر مین وہ اپنی لائے
بسمت مغرب کوہِ فلک شان | اُسے اب لے گیا ملعون شیطان
۳۰ اُسے تا مغربی دنیا دکھائے | یہ خوبی سیر دان کی وہ کرائے
دکھاتا ایک میدان ہے جو لبنا | ہر اک جانب بہت کم ہے وہ چوڑا
سہ جانب وہ سمندر سے گھرا ہے | فقط اک سمت خشکی سے ملا ہے
اُسی جانب پہاڑ اک ہے نمودار | حقیقت مین ہے وادی جس کا گلزار
اُسی سے رکتی ہے بادِ شمالی | ہے اس سے ملک کی ازحد بحالی
۳۵ ہے اس کے وسط مین دریا ذخار | وہ آب صاف سے ہر جا ہے سرشار
ہے ہر دو جانب اُسکے شہر ایسا | نہین عالم مین کوئی شہر ویسا
پہاڑی سات ہین جن پر ہے آباد | نہایت مالدار و خورم و شاد
انھین پر ہین محل اور ہین منار | بروج مرتفع اور خوب و نادر
تماشہ گاہ ہین حمام و انہار | نہایت دور تک آباد بازار
۴۰ ہین استادہ بت اشخاص نامی | جو تھے اس دہر مین ازحد گرامی

(حاشیہ) بیان ملعون شیطان کا خداوند یسوع مسیح کو سلطنت روم و کل جہان دینے کا وعدہ اور اس سے درخواست کہ اسکے عوض وہ اسے سجدہ کرے [illegible]

(حاشیہ) بیان شہر روم

نشانات ظفر سے شہر معمور ‌ ‌ جو ہین حد درجہ اس دنیا مین مشہور
نشانِ فتح در وا نسے ہین اکثر ‌ ‌ مصفّا اور مجلّے مثلِ گوہر
ہر اک جا ہین وہان پر باغ و گلزار ‌ ‌ نمایان جابجا عظمت کے آثار
دکھا کر اُن کو وہ ملعون بولا ‌ ‌ اُبھی جو تونے یہ ہے شہر دیکھا
۴۵ یہ یہما ہے روم کا مشہور بلدہ ‌ ‌ جو اپنی شان و عظمت مین ہے یکتا
یہ دنیا کی غنیمت سے بھرا ہے ‌ ‌ اور اُس پر یہ حکومت کر رہا ہے
پہاڑی پر کبھی ٹول اس کا قایم ‌ ‌ رہیگا دھر مین نام اُس کا دایم
حصار روم یہ ہے در حقیقت ‌ ‌ ہے تسخیر اس کی ناممکن نہایت
پلیٹائن پہ ہے قصر شہنشاہ ‌ ‌ ہے اُس سے ظاہر اسکی عظمت و جاہ
۵۰ نہایت پر فضا اور ہے مرفع ‌ ‌ عمارات زمانہ کا مرقع
ہے ظاہر اُس مین ہر فن عمارت ‌ ‌ اسی سے اُسکی دنیا مین ہے شہرت
سنہرے اُسکے گنبد اور مینار ‌ ‌ ضیا مین خور کی کیسے وہ شاندار
محلّات اور بھی عمدہ عمارات ‌ ‌ کشادہ جن مین ہین صحن اور باغات
عظیم الشان ہین اور عظمت نشان ہین ‌ ‌ مکلّف ہر طرح مثلِ جنان ہین
۵۵ تو اندر اور باہر دیکھ سکتا ‌ ‌ ہے اندر کا نظارہ حیرت افزا
ستون اور سقف کیسے خوشنما ہین ‌ ‌ ہنرمندی سے وہ حیرت فزا ہین
ہین نقاشی کے کام اُنہین سراسر ‌ ‌ طلا ہے ہاتھی دانت اور سنگ مرمر
تو دیکھ اس شہر کے دروازے کو اب ‌ ‌ کشادہ اور عالی شان ہین وہ سب
ہے کیسی بھیڑ اُنسے آتی جاتی ‌ ‌ ہے دروازون مین مشکل سے سماتی
۶۰ ہین صوبون کے گورنر آتے جاتے ‌ ‌ وہ بیحد شان اپنی ہین دکھاتے
مزیّن ہین لباس فاخرہ سے ‌ ‌ قبا سے اور دستار و عبا سے
مرصّع اور منقّش سراسر ‌ ‌ جڑے ہین جنمین بیحد لعل و گوہر
جدا اُنکے علم ہین اور نشان ہین ‌ ‌ سوار اُنکے بہ کثرت بے گمان ہین

روم ... مندر

روم کی پہاڑی

سفیرِ افرقی و ملکِ ایران　　سفیرِ ہند و چین و روس و توران
٦٥ سفیرِ جرمنی و ملکِ برٹن　　ہین دستار و کلہ سے جو مزین
ہر اک جانب سے وان ہین آتے جاتے　　اور اپنے ملک کی شان ہین دکھاتے
غرض ہے یان پہ ہر جا رفعت و شان　　جہان دیکھو امارت کا ہے سامان
دکھایا مشرق و مغرب سراسر　　یہ ہی ہے سلطنت مغرب مین برتر
وسیع اور ہے قوی اور ہے یہ زردار　　کہ خشکی اور تری پر ہے یہ مختار
٧٠ ہنرمندی ہین اور شایستگی ہین　　حکومت کے عمل کی عمدگی ہین
ہے مشہورِ زمانہ یہ ہی شاہی　　ہین باقی سلطنت چھوٹی جہانکی
ہے بہتر ہر طرح ایران سے یہ ہی　　مطیع اسکے بہت قومین جہان کی
جہان کی سلطنت اور عظمت و جاہ　　دکھائی تجھ کو تا ان کا بنے شاہ
حقیقت مین یہ موقع بھی ہے اچھا　　نہ مشکل آئے گا پھر وقت ایسا
٧٥ ہے قیصر روم کا اسوقت عیاش　　نہایت بدخصائل اور اوباش
ہے بے اولاد بھی اور ہے وہ بوڑھا　　وہ کپرے کے جزیرہ مین ہے رہتا
کہ تا وان پر کرے عیاشی ہر دم　　ہے شہوت پرستی مین وہ پیہم
سپرد یار کی ہے اُس نے شاہی　　ہے اُس سے دہر مین بیحد تباہی
ہر اک کو اپنے قیصر سے ہے نفرت　　کسی سے ہے نہین اُسکو بھی الفت
٨٠ تو اپنی خوبیان دکھلا جہان مین　　ہون تیرے معترف رومی عیان مین
اُتار اُسکو تو اُس کے تخت سے اب　　تری ہو جائے رومی سلطنت سب
غلامی سے ہون اُسکی رومی آزاد　　رہین اس دہر مین وہ خرم و شاد
غرض اب حوصلہ مندی سے لے کام　　کہ تیرا دہر مین ہو نیک انجام
نہ پیشینگوئیون سے ہوگا کچھ کام　　توکل سے نہ ہوگا کام انجام
٨ ترا ہوگا نہ ہرگز تختِ داود　　بلا کوشش تری ہوگی نہ بہبود
ترا مین ساتھ دینے کو ہون تیار　　مہیا مین کرون گا جو ہو درکار

ٹائی بیریٹس یہ بیان تواریخ کے موافق ہے

بجنسہ

کہ ہو روم مین تیری بادشاہی ہو پھر دنیا مین تیری حکمرانی
خدا نے مجھکو یان سب کچھ دیا ہے جو کچھ تو دیکھتا یان وہ مرا ہے
سراسر ہو نہین ہی دنیا پہ مختار مدد لینے سے میری کر نہ انکار
٩٠ جسے چاہو نہین دم مین سلطنت دون مین اس سارے جہانکی مملکت دون
مین تجھسے اور نہین کچھ چاہتا ہون نہین واجب تجھے تکلیف اور دون
فقط یہ سجدہ مجھکو تو کرے اب تجھے مین سلطنت دنیاکی دون سب
مری بخشش کا تھوڑا ہے یہ بدلا مناسب ہے نہین انکار کرنا
دیا پاسخ اُسے ابن خدا نے تجلی اور نور کبریا نے
٩٥ دکھائی تو نے جو یہ شان و شوکت نہین اس مین ذرا ہے سچی عظمت
نہین دل پر مرے اسکا اثر ہے نہین محبوب شاہی اور نہ زر ہے
پسندیدہ نہ عیش اُسکا نہ آرام مجھے کیا نعمتون سے اُسکی ہے کام
امیرون اور سفیرونکی خوشامد غلو اور جھوٹ سے مملو ہے بیحد
نہین جویان ہے کوئی عاقل اُسکا فقط نافہم کو ہے اُس کا چسکا
١٠٠ کرون قیصر کو کیون نہین تخت سے دور ہے اول مجھکو دنیا مین یہ منظور
کرون دور اُسکو جو ہے شر کا بانی ہے اُسمین جس سے کی پید اخرابی
کرون آزاد کیون ہین رومیونکو کہ ہین وہ سخت بے رحم اور بدخو
جو پہلی خو بیان تھین اُنکو کھوکر وہ ہوتے جاتے ہین ہر روز بدتر
وہ عادل پہلے تھے اور سادہ دل تھے نہین مجھے کام عیاشی کے اُنکے
١٠٥ خرابی سلطنت مین اُنکی آئی نہین اُنسے رعایا کی بھلائی
وہ اب تو لوٹتے صوبہ نکو از حد نہایت اُنکو ہے اس امر مین کد
وہ اول فتح کی خواہش مین پھنسکر بنے مغرور اور از حد ستمگر
وہ انسان اور حیوان کو لڑاکر ہوئے خونریزی کے عادی سراسر
بنے پاکر وہ دولت سخت عیاش زناکار اور بدکار اور اوباش

نہ اُن مین وہ رہی مردانگی بھی
نہین دانائی اُن کو کرنا آزاد
یہ الحق بندۂ حرص و ہوا مین
گنہ سے خلق کو مین کرکے آزاد
کرونگا تخت داؤدی پہ شاہی
شجر ہو سایہ افگن جس طرح سے
مری شاہی کا یہ ہی حال ہوگا
وہ پتھر کی طرح مضبوط ہوگی
کریگی وہ ہراک شاہی کو برباد
نہین شاہی کا میری ہوگا آخر
یہ ہوگا کس طرح مین کیون بتاؤن
سماعت کے نہ لائق تیری باتین
ترا ہے وقت مجھ کو آزمانے
مجھے برداشت کرنا چار و ناچار
چلا جا یان سے لے شیطان ملعون
لکھا ہے کہ فقط سجدہ خدا کو
تو خدمت اسکی کر اور بندگی کر
تو کیون ابنِ خدا کو یہ سجھاتا
کہ اے ملعون کرے سجدہ وہ تجھ کو
گنہ تو اسے تو نے تھا کرایا
بڑا تھا کام اُس سے یہ بُرا کام
خدا کی ہے فقط عالم پہ شاہی
تری ہٹنے دی شاہی حق نے یان پر

نہین رومی رہے وہ پہلے رومی
کہ بیحد اپنی بدکاری مین ہین شاد
غلامِ سخت گیری و جفا مین
کرونگا سلطنت تب با دلِ شاد
گنہ کی ہوگی تب بے حد تباہی
وہ دنیا مین بڑھے ہر جا پہ پھیلے
بڑا سب سے میرا اجلال ہوگا
نہ ویسی ہوگی مضبوطی کسی کی
کرے گی ظلم سے خلقت کو آزاد
اگرچہ ہوگا اس دنیا کا آخر
تجھے کیون رازِ حق سے مین خبر دون
کہ بیدینی بھی ہے اور کفر انہین
کہے مجھ سے ترے جی مین جو آئے
اگرچہ تیری باتین دل پہ ہین بار
نہین چل سکتا تیرا مجھ پہ افسون
تو افضل جان سب سے کبریا کو
وہی خالق ترا ہے اور دادار
(تو باغِ سبز اُس کو ہے دکھاتا)
وہ مالک ہوکے اب بندہ ترا ہو
اور اُس کو جھوٹ سے تھا آزمایا
ترا ہوگا نہایت زشت انجام
یہ دنیا جب گنہ کے بس مین آئی
اسی باعث تو مالک ہے جہان پر

[۱] دانیل ۲-۴۴
[۲] خروج ۲۰-۳ سے ۵، استثنا ۶-۱۳، ،، ۱۰-۲۰
[۳] پیدائش ۳ باب

مری دنیا ہے یہ تجھ سے مین یون کیون
تو نالایق تجھے تعظیم دون کیون

تو ہے بیدین بھی اور کافر نہایت
کہ ازحد تجھ مین ہے کفرانِ نعمت

۱۳۵ کرا! چاہتا سجدہ تو اُس سے
دیا ہے اختیارِ خلق جس نے

کرونگا دور یان سے تیری شاہی
تجھی ہوگا یہان فضلِ الٰہی

فقط دنیا کا مین سردار ہونگا
سراسر تجھ کو مین غارت کرونگا"

ہوا سُنکر یہ شیطان سخت ناراض
مگر شرمندہ تھا وہ پیشِ مرتاض

لگا اس طرح سے باتین بنانے
اور اپنے دل کے مقصد کو چھپانے

۱۴۰ نہ ناخوش اتنا ہو ابنِ خدا تو
نہین مین جانتا ہون یہ، کہ کیا تو

کہ انسان اور ملک ابنِ خدا ہین
وہ بھی مقبولِ پیشِ کبریا ہین

پرستش میری وہ کرتے ہین اکثر
مجھے وہ جانتے ہین سب سے برتر

یہان ہر قوم کا مین بھی خدا ہون
بجائے کبریا یان کبریا ہون

مجھے یہ دیکھنا تھا آزما کر
کہ تو کس طور سے ہے اُنسے برتر

۱۴۵ اسی باعث کہا سجدہ مجھے کر
بڑا اُن سے تجھے پایا سراسر

ہوا اس امتحان سے کچھ نہ نقصان
تری عزت بڑھی اس سے تری شان

ہوا اس سے نہ میرا فائدہ کچھ
مرا علم اب تری نسبت بڑھا کچھ

نہین خواہش مجھے ہے سلطنت کی
کہ یہ ہے چندروزہ اور فانی

کرونگا تذکرہ اسکا نہین اب
مین اور باتین کرونگا بالیقین اب

۱۵۰ تو اس کو لے نہ لے تیرا یہ ہے کام
ہے تیرے ہاتھ مین سب تیرا انجام

طبیعت کا تری رجحان ہے اور
کہ تو اس دہر مین انسان ہے اور

ہے ازحد عادیِ غور و تامل
گیان اور دھیان پر مائل ہے بالکل

لڑکپن مین بھی تیرا تھا یہی حال
تھا تیری عمر کا تب بارھوان سال

جدا ہو کر تو اکدن ماں سے اپنی
(جو تیرے مثل ازحد پارسا تھی)

۱۵۵ گیا ہیکل مین اُستادانِ دین پاس
نہین تجھ کو ہوا کچھ ڈر کا احساس

سوالات اور مسائل تو نے پوچھے
نہ اُنسے سیکھا پر اُن کو سکھایا
وہ برِوا جس کے ہوتے چیکنے پات
تو حکمت مین ہو مشہورِ زمانہ ✤

۱۶۰ تِرا ہو علم جیسی تیری شا ہی
نہین توریت ہے کل علم کی کان
صحائف انبیا کے اور مزامیر
مگر سب علم اُن مین بھی نہین ہے
نہین ہین علم سے بے بہرہ اقوام

۱۶۱ ہین اُنکے علم سے روشن خیالات
ہر اک ملت سے تیرا کام ہو گا
بہ آسانی اُنھین ترغیب دے گا
نہین اقوام کا تو علم جانے
تو اوہام اُنکے اُن کی بت پرستی

۱۷ تو ٹھہرائے گا باطل کس طرح سے
غلط کا جانچنا اچھا ہے ہر حال
تجھے اس جا سے لیجانے سے پہلے
کر دیکھے سوئے مغرب یانسے نزدیک
تو دیکھ اک شہر بحرِ ایجین پر

۱۷ زمین اچھی ہے اور اُسکی ہوا بھی
ہے اتھنی شہر یہ مشہورِ عالم
دماغ اور چشم یونان کا یہی ہے
فصاحت اور بلاغت اور ہنر سب

ہوئے حیران رقی سارے جس سے
نہ کم اپنے کو موسے سے دکھایا
وہ اچھا ہوگا ہے مشہور یہ بات
تو حاصل علم کا کر اب خزانہ
جو ہو گی ماہ سے لے تا بہ ماہی
اگر سوچے کوئی یہ سخت نادان
اگرچہ دل کی پاکی کو ہین اکسیر
کمی علم اُن مین بالیقین ہے
نہین حکمت مین اور دانش مین وہ خام
ہین حاصل پیر کو اُن سے افادات
جو علم اُسکا تو رکھے نام ہوگا
انھین کے علم سے گر کام لے گا
کریگا بات کس صورت تو اُنسے
گیان اور فلسفہ اور اُنکی بھگتی
کریگا اُن کو قائل کس طرح سے
کہ کرتی جانچ اُسکو سخت پامال
یہ ہی ہے آخری درخواست تجھ سے
یہی ہے ابتو تیرے واسطے ٹھیک
وہ خوبی مین ہے اور شہرون سے برتر
عمارت پختہ ہین اور خوشنما بھی
ہر اک ہے شہر اس سے علم مین کم
جو سچ پوچھو یہ یونان کا سبھی ہے
رموزِ فلسفہ علم و گر سب

ہونہار برِوا کے ہوت چیکنے پات

اتھینس دارالسلطنت یونان

فلسفہ و علم یونان

اسی دارالامارت کی ہین ایجاد
ہے اہلِ علم سے یہ شہر آباد

۱۸۰ یہان کے کنجون مین باغات مین بھی
ہر اک جا دن مین بھی اور رات مین بھی

تلاشِ علم مین ہین لوگ مشغول
نئی باتون کا سننا کہنا معمول

اکاڈیمی یہ اپنی تو نظر کر
فلاطون یان رہا کرتا تھا اکثر

ہے دلکش اس جگہ بلبل کی آواز
نہین بہتر ہے اس سے کوئی بھی ساز

ہٹیس کی پہاڑی کیسی گلزار
بہت علمی مشاغل کو ہے درکار

۱۸۵ الیسس ندی یان پر بہ رہی ہے
زبانِ حال سے یہ کہہ رہی ہے

یہ بلدہ علم کا دریا ہے لوگو
اسی سے علم جتنا چاہو لے لو

حکیمون کے مدارس یان ہین بسیار
یہان پر علم کا ہے گرم بازار

ارسطو جو تھا استادِ سکندر
ہر اک سے جو کہ دانش مین تھا برتر

یہان یہ مدرسہ اُسکا ہے موجود
سکھانا اس سے دانش کا ہے مقصود

۱۹۰ وہان وہ مدرسہ زینو کا قائم
رہیگا علم مین نام اس کا دائم

ادب کا بھی ذخیرہ ہے یہان پر
نہین شاعر کہین ہین یان سے بہتر

ہین شیرین اور دلکش یان کے نغمے
ہین راحت بخش وہ رنج فروان کے

ہین گانے کے نہایت ساز ہمساز
سدھے ہین درحقیقت دست و آواز

ہے غزلون مین بہت نازک خیالی
مضامینِ ادق مشکل پسندی

۱۹۵ یہان کی مثنوی اور یان کے ناٹک
بہت دلچسپ و نادر ہین بلاشک

ہے اول شاعرون مین یان کے ہومر
وہ جدّت اور ذکاوت مین ہے برتر

ٹریجیڈی کے لکھنے والے اچھے
ہین دل خوش کن کلام نغز ان کے (غم آمیز)

مزہ اُن سے ہر اک کو ہوتا حاصل
بناتے وہ نکوکاری مین کامل

کہ اُن مین ہے نصایح کا ذخیرہ
وہی نیکی مین بڑھنے کا ہے زینہ

۲۰۰ بیان اتفاق و قسمت اُن مین
ہماری زیست کی کل حالت اُن مین

بیانِ کار اعلیٰ اور جذبات
بیان نیکی اور ہر قسم حسنات

ہین اُنمین حقیقت پائے جاتے
توجہ کر نصیحون کی طرف اب
ہوئے اپنی فصاحت سے جو غالب
قلب کا اور اُنھو رس کا سب کو
خلافِ ظلم شور و غل مچایا
توجہ کر ذرا تو فلسفہ پر
یہان سقراط و بقراط و فلاطون
تھا سقراط اُنمین دانائے زمانہ
مدارس فیض سے اُسکے تھے سیراب
اکڈیمی پرپیٹیٹک ۔ اسٹوئک اپی کور
مدارس خاص ہین یہ فلسفہ کے
لیاقت سلطنت کی تجھ کو یہ دین
بخوبی خلق پر شاہی کرے تو
مسیحا نے دیا پاسخ یہ ادراک
ہین دانا دل بہ ظاہر اہلِ یونان
ہین الہامی کتب حکمت سے معمور
یہ سب اور پوچ بالکل فلسفہ ہے
خدا کے نزد ہے وہ بیوقوفی
کلام اللہ ہے مہرِ صداقت
خیال اور خواب ہے اور کچھ نہین ہے
جو اُنمین سچی دانائی تھا رکھتا
یہ کہتا تھا کہ آخر مین نے جانا
مسائل اور ون سے جہل سراسر

وہ اچھی باتین ہر اک کو سکھاتے
کہ اُنسے تیرا بر آسکتا مطلب
ہوئے حاصل اُنھین کے سب مطالب
مخالف کر دیا آزادی وان ہو
اُنھون نے ظالمون سے تھا چھڑایا
اُسی مین ہین بھرے حکمت کے گوہر
تھے حکمت سے منور بے چراچون
ہے جس کے فیض کا ہر جا ترانہ
اُسی کے فیض سے ہر جا پہ تھی آب
ہین اپنی فلسفہ دانی مین مشہور
تو گھر پر یا یہان پر سیکھ اُن سے
شہنشہ تجھ کو باطن مین بنا دین
فراغت سے مسیحائی کرے تو"
حقیقت مین خیالات اسکے تھے پاک
سمجھدار اُنسے پر ہین اہلِ عرفان
ہر اک دل کی جہالت کرتی ہین دور
تو اہم کے سوا اُس سب مین کیا ہے
نہ خیر اُس سے نہ اُس سے ہے نکوئی
ہے اُن کا فلسفہ معمورِ ظلمت
نہین بنیاد اور کچھ بالیقین ہے
حکیمون مین تھا پہلا جس کا رتبہ
جو جانا مین نے تھا وہ کچھ نہین تھا
فضول اور واہی باتین جنہین اکثر

اسی دار الامارت کی ہین ایجاد
۱۸۰ یہان کے کنجون مین باغات مین بھی
تلاش علم مین ہین لوگ مشغول
اکاڈیمی یہ اپنی تو نظر کر
ہے دلکش اس جگہ بلبل کی آواز
ہمیٹس کی پہاڑی کیسی گلزار
۱۸۵ الیسس ندی یان پر بہ رہی ہے
یہ بلدہ علم کا دریا ہے لوگو
حکیمون کے مدارس یان ہین بسیار
ارسطو جو تھا استاد سکندر
یہان یہ مدرسہ اُسکا ہے موجود
۱۹۰ وہان وہ مدرسہ زینو کا قائم
ادب کا بھی ذخیرہ ہے یہان پر
ہین شیرین اور دلکش یان کے نغمے
ہین گانے کے نہایت ساز ہمساز
ہے غزلونمین بہت نازک خیالی
۱۹۵ یہان کی مثنوی اور یان کے ناٹک
ہے اول شاعرونمین یان کے ہومر
ٹریجیڈی کے لکھنے والے اچھے
مزہ اُن سے ہر اک کو ہوتا حاصل
کہ اُن مین ہے نصایح کا ذخیرہ
۲۰۰ بیان اتفاق و قسمت اُن مین
بیانِ کار اعلیٰ اور جذبات

ہین اُنمین وہ حقیقت پائے جاتے
وہ اچھی باتین ہر اک کو سکھاتے

توجہ کر فصیحون کی طرف اب
کہ اُنسے تیرا بر آسکتا مطلب

ہوئے اپنی فصاحت سے جو غالب
ہوئے حاصل اُنھین کے سب مطالب

۲۰۵ فلپ کا اور اُنھون رس کا سب کو
مخالف کر دیا آزادی وان ہو

خلافِ ظلم شور و غل مچایا
اُنھون نے ظالمون سے تھا چھڑایا

توجہ کر ذرا تو فلسفہ پر
اُسی مین ہین بھرے حکمت کے گوہر

یہان سقراط و بقراط و فلاطون
تھے حکمت سے منور بے چرا و چون

تھا سقراط اُنمین دانائے زمانہ
ہے جس کے فیض کا ہر جا ترانہ

۲۱۰ مدارس فیض سے اُسکے تھے سیراب
اُسی کے فیض سے ہر جا پہ تھی آب

پرپیٹیٹک ۔ اسٹوئک ۔ اپی کور
ہین اپنی فلسفہ دانی مین مشہور

مدارس خاص ہین یہ فلسفہ کے
تو گھر پر یا یہان پر سیکھ اُن سے

لیاقت سلطنت کی تجھ کو یہ دین
شہنشہ تجھ کو باطن مین بنا دین

بخوبی خلق پر شاہی کرے تو
فراغت سے مسیحائی کرے تو"

۲۱۵ مسیحا نے دیا پاسخ یہ ادراک
حقیقت مین خیالات اسکے تھے پاک

ہین دانا دل بظاہر اہلِ یونان
سمجھدار اُنسے پر ہین اہلِ عرفان

ہین الہامی کتب حکمت سے معمور
ہر اک دل کی جہالت کرتی ہین دور

بجز اوہام پوچ بالکل فلسفہ ہے
توہم کے سوا اُس سب مین کیا ہے

خدا کے نزد ہے وہ بیوقوفی
نہ خیر اُس سے نہ اُس سے ہے نکوئی

۲۲۰ کلام اللہ ہے مہرِ صداقت
ہے اُن کا فلسفہ معمورِ ظلمت

خیال اور خواب ہے اور کچھ نہین ہے
نہین بنیاد اور کچھ بالیقین ہے

جو اُنمین سچی دانائی تھا رکھتا
حکیمون مین تھا پہلا جس کا رتبہ

یہ کہتا تھا کہ آخر مین نے جانا
جو جانا مین نے تھا وہ کچھ نہین تھا

مسائل اور اُن کے حل سراسر
فضول اور واہی باتین جنہین اکثر

۲۲۵ کوئی دنیا کو مایا ہین بتاتے
ہر اک کو بے حقیقت ہین دکھاتے

کسی کے نزد دنیا ہے سبھی کچھ
یہان کا کھانا پینا ہے سبھی کچھ

درازی عمر کی اور عیش و آرام
یہی ہے زیست کا کل اسکی انجام

ہین استوقی نہایت درجہ نادان
سمجھتے ہین خوشی و رنج یکسان

برابر حق کے اپنے کو بتاتے
جہالت اس طرح اپنی دکھاتے

۲۳۰ خدا سے اور انسان سے نہ ڈرتے
ہر اک شئے کی حقارت وہ ہین کرتے

زر و عشرت تکالیف اور اموات
ہین انکے سامنے ناچیز سی بات

اگر یہ فخر ہے اور کچھ نہین ہے
یہ جھوٹی لاف اُنکی بالیقین ہے

فقط وہ جبتی ہین کچھ نہین ہین
گرفتارِ ضلالت بالیقین ہین

نہ اپنے سے نہ حق سے وہ ہین واقف
نہ معلوم اُن کو خلقت کے کوائف

۲۳۵ ہوئی کس طرح سے دنیا کی خلقت
گنہ کی دہر مین کیا ہے حقیقت

گنہ مین کس طرح انسان گرا ہے
وہ کیسے فضلِ حق سے بچ گیا ہے

بہت وہ روح کا کرتے بیان ہین
خیالات انکے باطل بے گمان ہین

تلاش اپنے مین نیکی کو وہ کرتے
بڑائی کا وہ اپنی دم ہین بھرتے

جلال اپنی طرف کرتے وہ منسوب
سمجھتے اسکو حد درجہ وہ ہین خوب

۲۴۰ خدا کو وہ بزرگی کچھ نہ دیتے
نہین فہم و خرد سے کام لیتے

سراسر حق کو وہ الزام دیتے
حماقت سے وہ بالکل کام لیتے

مقدر کا اُسے بانی بتاتے
خدا کی ذات کو ایسا دکھاتے

نہین دنیا سے اُسکو کچھ سروکار
کوئی بدکار ہو یا ہو نکوکار

نہین حکمت کوئی ہے اُنسے پاتا
اور اپنے کو بطالت مین پھنساتا

۲۴۵ ہے واعظ کا نہایت قول سچا
بہت پڑھنا ہے انسان کو تھکاتا

کسی مین علم ہو پر بے عمل ہو
نہ ہوگا فائدہ کچھ اس سے اُس کو

گدھے کے مثل اُس کا حال ہوگا
کتابون کا لدا ہو جس پہ بورا

دا
قول سعدی کا
نہ محقق [illegible]
چارپائے برو [illegible]

	بڑھیگی اُس سے اُس مین کچھ نہ فہمید	نہ ہوگی فیض کی کچھ اس سے اُمید	
	حقیقت مین وہ عالم ہوگا ایسا	سمندر کے کنارے کوئی لڑکا	
۲۵۰	فراہم پتھرون کے کرتا ٹکڑے	نہین حاصل زرا ہوا اسکو جن سے	
	ہماری شاعری حق کی ہے مدحت	ہے جس سے ہر طرح خالق کی عظمت	الہامی کتب توریت زبور
	مصیبت مین تسلّی وہ ہی لاتی	وہی راہِ خدا ہم کو دکھاتی	
	ہے ایمان کا سراسر اُس سے اظہار	خدا کی رحمتون کا اُس مین اقرار	
	اُسی مین مغفرت کی باتین موجود	اُسے پڑھنے سے انسان کی ہے بہبود	
۲۵۵	وہ گنجینہ ہے عرفان کا سراسر	اُسی سے تیرہ دل ہوتے منوّر	
	اُسے غمگین بھی پڑھ کے ہوتا مسرور	وہی ہر دل کے غم کو کرتی ہے دور	
	اسیرون کا اسیری مین وظیفہ	رہائی پانے کا اُس مین طریقہ	
	ہے فرمودہ ونکا گانا کیسا شیرین	جسے سنکے ہر دل کو ہے تسکین	
	اسوری قوم کے سردارونکو بھی	ہوئی سننے کی خواہش انتہا کی	
۲۶۰	اسیران یہودہ سے بہ اصرار	کہا۔ گرچہ تمہاری حالتِ زار	زبور ۳۷
	سناؤ اپنے ہم کو تم مزامیر	ہے مشہورِ زمانہ جن کی تاثیر	
	بتون کے مدح خوان یونان کے شاعر	بہ ظاہر شاعری مین جو ہین ماہر	
	بدی کا وہ بتونکے کرتے اظہار	نہین اس سے انھین ہے شرم اور عار	
	بہت کم دیتے ہین تعلیمِ اخلاق	نہین ہین خلق کی تعلیم مین طاق	
۲۶۵	ہین الہامی کتب اخلاق کی کان	مقابل اُنکے کیا اخلاقِ یونان	
	خدا کا اور مقدّس لوگون کا حال	اور اُنکی نیکی کے اوصاف و احوال	
	ہمارے واسطے لکھے گئے ہین	بیان ایسے نہ یونان نے لکھے ہین	
	فصاحت گرچہ یونان کی ہے مشہور	محبّت سے وطن کی بعض معمور	
	کلامِ انبیا ہے اُس سے بہتر	فصاحت سے بھرا ہے جو سراسر	
۲۷۰	وطن کی گہری الفت سے بھرا ہے	ہر اک صوت صداقت سے بھرا ہے	

رموزِ سلطنت کی اُسمین تعلیم　　خدا کی باتونکی حد درجہ تکریم
سرافرازی کے بھید اُسمین مکمّل　　وہ شاہون کیلئے تعلیم اکمل
بتاتا وہ ہی بربادی کے اسباب　　خوشی کا کھلتا ہے اُس سے ہر اک باب
ضرورت ہے نہین یونان سے سیکھون　　مین کیون بیدینون سے جا مشورت لون
۲۷۵ ہوا سُن کر کے شیطان سخت ناراض　　لگا یون کہنے وہ اب پیشِ معترض
نہ تجھ کو سلطنت کی آرزو ہے　　نہ تجھ کو علم کی بھی جستجو ہے
نہ دولت چاہتا تو اور نہ عزّت　　ہنر ہے اور نہ لشکر ہے تو رفعت
نہ شہرت چاہتا تو اور نہ اجلال　　مدد تیری کریگا خاک اقبال
۲۸۰ ہے واقع مین عجب خلقت کا انسان　　ہے بہتر واسطے تیرے بیابان
تجھے پایا جہان وان چھوڑتا ہون　　بھلائی سے تری مُنھ موڑتا ہون
کہا تجھ سے تو اُس پر کرتا تامّل　　کہ تا قابل تو شاہی کے ہو بالکل
یقیناً بعد کو پچتائے گا تو　　یقیناً سخت نقصان پائے گا تو
تجھے مین سلطنت دنیا کی دیتا　　بڑے کامون کی خاطر تجھ کو لیتا
۲۸۵ نبوت تیری نسبت پوری ہوتی　　مگر اب کس طرح وہ پوری ہوگی
کواکب پر نظر کرتا ہون جب مین　　یہی پاتا ہون لکھا اُنمین تب مین
تری قسمت مین رنج اور دکھ سراسر　　ہر اک دن ہوگی حالت تیری ابتر
ملامت اور مشقّت اور نقصان　　تو دنیا سے اُٹھائیگا ہر اک آن
اُٹھا کر ظلم تو بدنام ہوگا　　مصیبت سہنا ترا کام ہوگا
۲۹۰ طمانچے اور کوڑے کھائیگا تو　　بُری صورت سے مارا جائیگا تو
ہے تیرے نام اُنمین سلطنت بھی　　نہ جانے ہے وہ اصلی یا خیالی
شروع اُسکا نہ لکھا اور نہ آخر　　دوامی سلطنت ہوگی بظاہر
یہ کہکر وہ شریر اسکو وہان سے　　لگا عرصہ کم اُسکو ایک آن سے
بیابان مین اُٹھا لایا بزوری　　ہوا غائب وہ خود ہشیاری یہ کی

۲۹۵ اندھیرا رات کا بے طرح چھایا　　بھیانک اپنے کو اُسنے دکھایا
تھا منجی بھوکا پیاسا اور تنہا　　تھکا تھا اور تھا سردی کا مارا
مگر دل مین نہین خوف اُسکے کچھ تھا　　گھنے پیڑون کی جانب تب وہ آیا
وہ سایہ مین درختون کے گیا سو　　کہ سو جانیسے دکھ کا خاتمہ ہو
مگر شیطان نے سوتے مین ستایا　　بھرا خطرہ کا خواب اُس کو دکھایا
۳۰۰ وہان آئی بہت زورونسے آندھی　　برسنے پھر لگا شدّت سے پانی
دریچے آسمان کے کُھل گئے سب　　پنہ ابنِ خدا کو تھی نہین اب
کڑک تھی آفت انگیز انتہا کی　　چمکتی تھی بڑے زورون سے بجلی
گری بجلی شجر جل کر ہوئے خاک　　تھے دشمن ہر طرح اسوقت افلاک
ہوا کا زور اور پانی کا تھا زور　　قیامت کا تھا برپا ہر طرف شور
۳۰۵ بلوط اونچے تھے اور مضبوط از حد　　اسی صورت بہت تھے پیڑ جیّد
گئے اُنمین اُکھڑ بعض اور جھکے سب　　نہ قائم رہ سکے جڑ سے ملے سب
مگر قائم تو ہی ابنِ خدا تھا　　بھروسہ تیرا خالق پر بڑا تھا
تو الحق کوہِ صیہون کے تھا مانند　　ہر اک حالت مین قائم اور خورسند
نہ تکلیفات کا تجھ پر اثر تھا　　کہ دل مین تیرے اطمینان کا گھر تھا
۳۱۰ تھا شیطانونکا حملہ تجھ پہ ہر دم　　وہ آندھی سے زیادہ تھے نہ تھے کم
وہان تھے بھوت اور غولِ بیابان　　بھر اٹھا اُنسے اُس صحرا کا دامان
بُری آوازین اُنکی تھین ڈرانی　　کلیجہ کو کرین اک دم جو پانی
وہ چلاتے تھے اور وہ چیخنے تھے　　ڈرانے کی اُسے کوشش تھے کرتے
ڈراتے اپنے ہتھیارون سے ہر دم　　نہ اطمینان کو تیرے کر سکے کم
۳۱۵ سحر اب ہو گئی تھا خوشنما نور　　یکایک خلق سے طوفان ہوا دور
سحر اب خوشنما جامہ تھی پہنے　　نہ کم تھی خوبروئی مین وہ گل سے
تھی خوش کن دل کو اُسکی ہر ادا بھی　　حقیقت مین وہ تھی سرِ کبریا تھی

	کڑک کو بجلیون کو بادلون کو	غرض اندھیرے کو اور آندھیون کو
	اشارہ سے کیا یکلخت کافور	ہوئی امن و امان سے خلق معمور
۳۲۰	کیا سورج نے اپنا زور ظاہر	نمی غائب ہوئی اُس سے بالآخر
	درختون نے دکھائی خوشنمائی	سحر سے تازگی اُن سب مین آئی
	پرندے بھی لگے اب چہچہانے	خوشی سے حمدِ حق مین گیت گانے
	کہ دل اُنکا تھا خوش بیحد سحر سے	نجات اُن کو ہوئی تھی ہر خطر سے
	اُسے پھر آزمانے آیا شیطان	تھا دل مین اپنے حد درجہ وہ حیران
۳۲۵	نہین تدبیرین اُسکی کارگر تھین	نہین کل حکمتین بھی بارور تھین
	تھی خواہش آخری بار آزمائے	بالآخر اپنے مطلب کو وہ پائے
	مسیحا کو وہ پر تھا سیر کرتا	دل اُسکا شکرِ خالق سے بھرا تھا
	بہت نزدیک اک جنگل وہان تھا	اُسی سے جلد اب شیطان نکلا
	وہ بے پروائی سے اسوقت بولا	بھلائی کے لیے پھر تیری آیا
۳۳۰	کہ شب مین تجھ کو طوفان نے ستایا	کبھی طوفان ایسا یان نہ آیا
	زمین اور آسمان اک ہو گئے تھے	جو اس خلق گویا کھو گئے تھے
	زمین و آسمان کا اس سے نقصان	نہین ہے پر مصیبت بہر انسان
	ہے آتی چھینک انسان کو ہے جیسے	تھا عالم کے لیے طوفان ویسے
	مگر انسان و حیوان اور نباتات	اُٹھاتے ہیگمان ہین اس سے آفات
۳۳۵	مصیبت کا شگون طوفان تھا الحق	اکیلا یان پہ تو انسان تھا الحق
	یہان پر تیری خاطر آیا طوفان	کرے تجھ کو وہ حد درجہ پریشان
	سمجھ لے اس کو آغازِ مصیبت	نئی نت آئیگی اب تجھ پہ آفت
	مری باتین نہین تو مانتا ہے	برائی اپنی اُن مین جانتا ہے
	بڑھاتا جاتا ہے اپنی مصیبت	نہ جانے لائیگا کیا اور آفت
۳۴۰	ہے ممکن تختِ شاہی پائیگا تو	شکارِ پُرخطر ہو جائے گا تو

مگر کب اور کیونکر شاہ ہوگا   تو کیونکر خلق میں ذی جاہ ہوگا
نہیں ظاہر کسی پر اب تلک ہے   مصیبت بیگمان زیر فلک ہے
یہ بہتر کام کا موقع پکڑنا   نہ موقع ہاتھ پھر آئیگا ایسا
اگر اب بھی نہ مانیگا مری بات   مقرر اپنے پہ لائیگا آفات
۳۴۵ یہ خطرات کے اور سب علامات   بتاتے ہیں کہ اور آئینگی آفات
تجھے طوفان نے اب آگہی دی   تو مانے یا نہ مانے تیری مرضی"
دیا پاسخ مسیحا نے بہ فہمید   فقط تھی اُسکے دل میں حق سے اُمید
نہ طوفان نے کیا حالت کو تبدیل   مری تسکین اور راحت کو تبدیل
مجھے غم گر کہا اُس نے ہوا کیا   ہوا اُس سے کوئی نقصان مرا کیا؟
۳۵۰ نہ خطرہ اور نہ ڈر اُس سے کبھی تھا   مصیبت کا گو سامان یان سبھی تھا
علاماتِ مصیبت وہ نہیں تھا   شرارت سے وہ تیری بالیقین تھا
مدد کا تیری خواہاں میں نہ ہونگا   نہیں تنہا ہی میں ہرگز تجھ سے لونگا
ڈرا مجھ کو تو چاہے جس طرح سے   نہ حاصل ہوگا مقصد اس طرح سے
تو بننا چاہتا میرا خدا ہے   بدی اب تو تری بے انتہا ہے
۳۵۵ تو بد ذاتی سے اپنی باز آجا   ہے بہتر یاں سے اے ملعون چلا جا"
ہوا یہ سُنکے برہم سخت شیطان   لگا اس طرح سے بکنے وہ ہذیان
تو سن لے ابن مریم ابنِ داؤد   نہیں منظور تجھ کو اپنی بہبود
مجھے شک ہے کہ تو ابنِ خدا ہے   فقط انسان ہے تو اور کیا ہے
مسیحا تجھ کو مانا انبیا نے   یہی ظاہر کیا اب تک خدا نے
۳۶۰ مسیحا میں بھی تجھ کو جانتا ہون   کہا جبرئیل نے جو مانتا ہون
کہ جب جبرئیل نے تیری خبر دی   ہوئی اُس دم سے مجھ کو فکر تیری
ہوا مولد ترا جب شہر داؤد[1]   تھا واقع میں وہاں پر میں بھی موجود
اُسی شب اُن فرشتے گاتے آئے   جہان کے واسطے خوشخبری لائے

[1] بیت اللحم

کہ پیدا تو ہوا منجی جہان کا　　غرض تو منجی بھی ہے اور مسیحا

٣٦٥ نظر تجھ پر رہی اُس دم سے میری　　ہر اک حالت کو دیکھا مین نے تیری

ترا بچپن لڑکپن اور جوانی　　غرض مجھ سے تری کل زندگانی

کسی حالت مین پوشیدہ نہین تھی　　وہ حیرت دل کو میرے بالیقین تھی

تو بپتسمہ کو جب یردن پہ آیا　　تجھے شوقِ تجسّس وان پہ لایا

دریاے یردن

خدا کی وان پہ یہ آواز آئی　　(حقیقت مین جو تیرے واسطے تھی)

٣٧٠ "یہ پیارا بیٹا ہے جس سے مین خوش ہون"　　ہوا اس سے تحیر میرا افزون

ہوا اسوقت سے جویان مین اسکا　　کہ ہے کس طور سے تو حق کا بیٹا

کہ الحق مین بھی ہون اللہ کا بیٹا　　نہین مٹ سکتا ہے ہرگز یہ رشتہ

ہر اک انسان اللہ کا ہے بیٹا　　تو اور انسان سے ہے کیسے اعلیٰ

یہی تھی جستجو جو یان پہ آیا　　یہ تجھ کو آزما کر مین نے پایا

٣٧٥ مرا نہالک تو دشمن بیگمان ہے　　تری ہر بات سے یہ اب عیان ہے

ہے بہتر اپنے دشمن کو مین سمجھون　　اور اُسکی ساری قوّت کو مین جانون

مین جانون اُسکی حکمت اور ارادے　　بنے جیسے کرون مین میل اُس سے

مین کرلون کچھ نہ کچھ اب اُس سے حاصل　　اُٹھاؤن تا نہ مین نقصانِ کامل

تجھے ہر چند مین نے آزمایا　　تجھے برتر ہر اک انسان سے پایا

٣٨٠ نہ تجھ پر امتحان کا کچھ اثر تھا　　نہ تجھ پر کارگر کچھ میرا شر تھا

مری قوت کے آگے بچ کے تو تھا　　نہین نقصان ہوا کچھ مجھ سے تیرا

سنسکرت اور اسکی سختی اور مضبوطی کا نشان ہے

تو دانا دل ہے اور ہے نیک سیرت　　حقیقت مین تو ہے اللہ کی صورت

نہ دولت سلطنت عزّت نہ اقبال　　نہ دنیا کی کوئی چیز اور نہ اجلال

تجھے قابل قدر کے نزدیک تیرے　　نہین مین آزما سکتا ہون اُنسے

٣٨٥ مین تجھ کو اور طرح اب آزماتا　　(کہ ہر انسان سے بہتر تجھ کو پاتا

یہ جانون ہے تو کیونکر حق کا بیٹا　　تو اپنے کو خدا کا بیٹا دکھلا"

آزمایش دوم

یہ کہکر اُس کو وانسے لے اُڑا وہ
جہان ہیکل تھی عالی شان عمارت
وہ تھی مانندِ کوہِ سنگِ مرمر
۳۸ کلس اُس پر سنہرے جا بجا تھے
اُسی کے کنگرہ پر اس کو لاکر
کہا یان پر کھڑا ہو سکتا ہے تو
مین تیرے باپ کے گھر پر ہون لایا
ہجوم خلق نیچے ہے سراسر
۳۹ تو اپنے کو یہان سے اب گرا دے
ہر اک جانے کہ تو ہے حق کا بیٹا
ضرر تجھ کو نہین ہوگا ذرا بھی
فرشتون کو خدا یہ حکم دے گا
تجھے ہاتھون پہ اپنے وہ اُٹھا لین
۴۰ نہ تیرا پاؤن ہرگز ٹھیس کھائے
دیا پاسخ یہ اسکو ابنِ حق نے
نہین تو آزما اپنے خدا کو
مسیحا وان رہا قائم سراسر
مگر شیطان وان سے گر پڑا اب
۴۱ غرور اُسکا ملا اب خاک مین سب
جہنم کو گیا وہ منھ چھپائے
نہایت خوف و غم سے تھا پریشان
بھرا تھا یاس و حسرت سے سراسر
بھلا کون ابنِ حق کو آزمائے

مقدس[1] شہر کو یکدم گیا وہ
تھی جسکو دہر مین حد درجہ عظمت
بلندی مین وہ تھی ہر اک سے برتر
شفق کے مثل از حد خوشنما تھے
حقارت سے لگا کہنے سراسر
کھڑے ہونے کی جا ہے کم ہر اک سو
بلندی پر تجھے یان پر بٹھایا
پرستارِ یہووہ[2] وہ ہین یکسر
ہے گر ابنِ خدا قدرت دکھائے
تجھے اب مان لے ہر اک مسیحا
نہین کہتا ہون مین یہ[3] لکھا بھی
(کہ ہو ہرگز نہین نقصان تیرا)
زمین پر آئے تک تجھ کو سنبھالین
نہ پتھر سے تو کچھ نقصان اُٹھائے
لکھا ہے یہ بھی اسکو تو سمجھ لے
خداوند اور اپنے کبریا کو[4]
حقیقت مین وہ تھا فرزند و اور
نہین ملعون قائم رہ سکا اب
ہوا حد درجہ محزون و معذب
شیاطین کو وہ کیسے منھ دکھائے
تھا اپنے کام سے از حد پشیمان
کہ بربادی ہوئی تھی اُسکی یکسر
سراسر جو ضرر آخر نہ پائے

[1] یروشلیم خدا کی خاص عبادت گاہ
[2] خدا کا نہایت محترم نام ہے
[3] زبور ۹۱-۱
[4] استثنا ۶-۱۶

۴۱۰ ملائک نوری اب حاضر ہوئے واں — مثالِ آتشِ روشن درخشاں

پہ آسانی پرون پہ لے گئے وہ — لگے آرام دینے اب اُسے وہ

گلستان مین اُسے لے جا بٹھایا — وہاں سبزہ پہ دسترخوان بچھایا

غذائین آسمانی اُس پہ رکھین — جو بہتر یان کے کھانون سے کہین تھین

رکھے پھل زندگانی کے شجر کے — مزہ کے جو عجب تھے اور اثر کے

۴۱۵ برائے شرب لائے آبِ حیوان — گئی پیاس اُسکی جس سے تھا پریشان

ہوئی کھا اور پی کے خستگی دور — ہوئی جس سے سراسر ماندگی دور

اثر فاقون کا یکدم سب ہوا دور — بدن اُسکا ہوا قوت سے معمور

لگے کرنے ملک حمد مسیحا — کہ وہ شیطان پر غالب ہوا تھا

حقیقت مین تو ہے اللہ کی صورت — جلال اُسکا تو ہی ہے اور حکمت

۴۲۰ تو ہے نورِ خدا نورًا علےٰ نور — اگرچہ آسمان سے اب تو ہے دور

بنا انسان تو انسان کی خاطر — منزہ تھی تری ذات اور طاہر

بیابان مین کیا اظہار حق کا — دکھایا اپنے کو اللہ کا بیٹا

عوض انسان کے شیطان سے لڑا ہے — بالآخر اُس پہ غالب تو ہوا ہے

کہ جیسے پہلے غالب تو ہوا تھا — جہنم کو اُسے پہونچا دیا تھا

۴۲۵ لیا آدم کا بدلا اُس سے تو نے — حقیقت مین گیا وہ ہار تجھ سے

کیا فردوس حاصل بارِ دیگر — کیا ہے دور شیطان کا ہر اک شر

نجاتِ خلق تو ہی اب ہوا ہے — بہشت انسان کو تو نے اب دیا ہے

جہان محفوظ آخر تک رہین گے — نہین شیطان سے پھر دکھ سہین گے

نہ اُسکی آزمایش مین پڑین گے — حفاظت مین وہ سب تیری رہینگے

۴۳۰ ہے اب شیطان تیری سلطنت سے دور — تو اے اژدر ہوا ہے حق سے مقہور

گرایا جائے گا بجلی کے مانند — گیا تو جائے گا پھر سخت پابند

[illegible] — [illegible]

شکستِ فاش کھا کر اے لعین تو
شیاطین بھی ہوا شرمندہ از حد
جہنم میں ابد دون یا ہلاکو ۴۳۵
ہلاکت دیکھ کر تیری ہے غمناک
کریگا دہر سے خارج سراسر
نہ ڈھونڈھیں گے اور منت کرینگے
ہمیں مت وقت کے پہلے ستا تو
ہمیں اب بھیج زندان میں ہمیں تو ۴۴۰
اجازت سے رہیں ہم سوار نہیں
بس اب ابنِ خدا مالک جہان کے
نجاتِ خلق کا اب کام کر تو
تری حمد و ثنا ہر دم ہو سب سے
یہ گا کر اور کر کے اس کو سجدہ ۴۴۵
ہوا ابنِ خدا بھی وان سے راہی
لگا وہ جا بجا تعلیم دینے
جہان جاتا وہان نیکی وہ کرتا
تھے اُسکے معجزے باہر بیان سے
تھے شیطان کے ستائے اور مظلوم ۴۵۰
نہیں کرتا تھا وہ آزاد اور شاد
اسے واسطے مصلوب ہو کر
ہوا تا زندگی ہم اُس سے پائیں
ہوا زندہ وہ مر کر تیسرے روز
گیا وہ آسمان پر باپ کے پاس

یہ پہلا زخم پا کر بالیقین تو
تو پائیگا بہت زخم اُس سے لے بد
جو ہے مانند تیرے سخت بدخو (سے ہلاکو)
کہ آخر تجھ کو ابنِ حق خدا پاک (مکاشفہ ۹-۱۱)
کر تو اور تیرے سارے صاحبِ شر
کہیں گے اس طرح سے ابنِ حق سے (مرقس ۵-۱۲)
تو قادر ہے کہ ہے ابنِ خدا تو
ہے مالک اور حاکم بالیقین تو
غلاظت میں جو ہیں اور [illegible]
بس اب وارث زمین و آسمان کے
مٹا اس دہر سے شیطان کا شر تو
تو ہی ممدوح خلقت کا ہوا ہے
ملائک نے لیا اب اپنا رستہ
فقط ہمراہ تھا فضلِ الٰہی
یون ہی گزرے کئی سال اور مہینے
خوشی سے دل خلائق کا وہ بھرتا (اعمال ۱۰-۳۸ وغیرہ)
وہی قدرت الٰہی کے نشان تھے
گنہ کے تھے سبب جو لوگ مغموم
بدی کے تخم کو کرتا تھا برباد
ہمارے واسطے معیوب ہو کر
نہیں پھر موت کے قبضہ میں آئیں
ہوا وہ موت اور شیطان پہ فیروز
نہیں ہے اُسمیں ہرگز بیم و سواس

	کہ ہے وہ آسمان سے آنے والا ابد تک ساتھ اُسکے ہم رہین گے		حیات و خورمی ہے لانے والا اور اُسکے ساتھ ہم شاہی کرینگے	

تمام شد